

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا باب اندونکاح عقلی دلائل سے ثابت ہونیکے بیان میں

میرے عزیز بھائی بہنو تم خوب جی لگا کے سوچو سمجھو اور فکر کرو کہ تمہارا خالق حکیم مطلق ہے اُسنے کوئی چیز خالی از حکمت نہیں پیدا کی ہے۔ زمین و آسمان۔ جن و انس۔ چرند پرند بلکہ ہر پھول پتی اور ہر برگ و ریشے کو نہایت عجیب غریب صنعت سے بنایا ہے اور اُن میں غیر محدود حکمتیں رکھی ہیں جنمیں غور کرنے سے بڑے بڑے عقلا یہانتک کہ ملائکہ بھی متحیر ہوکے سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ پکار اُٹھتے ہیں۔ اگر کوئی شخص ہزار ہا اور لکھو کہا برس کی عمر پائے اور نہایت غوض اور بڑی محنت کے ساتھ اُن صنعتوں اور اُن حکمتوں کو جو انسان کے ہر عضو عضو میں نہیں نہیں بلکہ تمام درختوں کے ہر پھول پھول اور ہر پتی پتی میں خالق نے رکھی ہیں اُنکو بیان کرنا چاہے تو یقیناً وہ شخص تھک کر مرجائے دنیا بھر کے درختوں کے قلم ٹوٹ جائیں اور سات سمندر کی روشنائی سوکھ جائے لیکن وہ ایک پتی کا بیان بھی ہرگز نہ پورا کر سکیگا جب کان رکھکے ہم سنتے ہیں تو صرف انسان ہی نہیں تمام حیوانات کے رونگٹے رونگٹے چھوٹے بڑے سب درختوں کی پتی پتی جنگل پہاڑ ویران اور آباد ساری زمین کے ذرے ذرے کنوئیں تالاب نالے ندی اور سب دریاؤ کے قطرے قطرے سے ربنا ما خلقت ھذا باطلا کی سوہانی سوہانی آواز سُنائی دے رہی ہے۔

میرے بھائی بہنو۔ تم لوگوں کو حکیم علی الاطلاق یعنی خداوند تعالے نے نکاح کا حکم بغیر حکمت

اور مصلحت کے نہین فرمایا ہے بلکہ اُسمین نہایت قیمتی قیمتی بیش بہا منافع سکھے ہین جنمین سے پہلا بلکہ
یون کہیے جسکے لیے نکاح بنایا گیا ہے اولاد ہے کیونکہ اصل مقصود نکاح سے یہی ہے کہ تناسل کا سلسلہ
قیامت تلک قائم رہے انسان کی کثرت سے دنیا آباد رہے اور انسان سچے معبود کو پہچاننے اور
اُسکی پرستش کرنے مین سرگرم رہے - نکاح اگر نہوتا تو دو حال سے خالی نہ تھا یا حرام کاری ہوتی یا سرے
سے دُنیاداری ہی نہوتی پہلی صورت مین نسب کا پتا نہ چلتا نہ یہ معلوم ہوتا کہ کون کسکا باپ اور کون
کسکا بیٹا ہے اور اس حالت مین جانورون کیطرح نہ ایک کو دوسرے کی پروا اور محبت ہوتی نہ وہ نتیجے
عجیب وغریب فائدے حاصل ہوتے جو اب نہایت قدر کے ساتھ دیکھے جاتے ہین - نہ انسان
کو جانورون پر شرافت ہوتی نہ اُنمین ایک کو دوسرے پر عزت ہوتی نہ شاہزادے کو گدازادے پر فضیلت
ہوتی نہ دنیا مین چندین ہزار مختلف قومین ہوتین اور انتظام معیشت بالکل درہم برہم ہو جاتا - غرض
ایسے ہی وجوہات ہین جنکے باعث زنا مطلقاً حرام کر دیا گیا - اور حق سبحانہ وتعالے کی مقدس
ذات جسطرح تمام نقصانات سے پاک ہے اس سے بھی پاک ہے کہ وہ زنا ایسی قبیح چیز کو انسان
جیسے اپنے ذی عقل بندون کے لیے روا رکھتا اور دوسری صورت مین یعنی جب دنیاداری نہوتی
انتظام معیشت درکنار انسان کا نام ونشان تک باقی رہ جاتا - حاصل یہ کہ انسان کا وجود قائم
رہنے کے لیے حکمت الٰہیہ نے نکاح کو مقرر فرمایا - گو حق تعالیٰ کو سب طرح کی قدرت ہے - حضرت عیسیٰ علیہ
کیطرح بغیر باپ کے اور حضرت آدم کیطرح بغیر باپ اور بغیر مان کے اسقدر انسان پیدا کر سکتا ہے
جسکی حد اُسیکو معلوم ہے لیکن اُسنے اپنی حکمت آمیز عادت یون جاری کی ہے کہ ہر چیز کے لیے
کوئی سبب بنایا ہے اور دنیا کا انتظام انہین اسباب پر جاری فرمایا جو اُسکی وحدانیت اُسکی قدرت
اور اُسکی عجیب وغریب صنعت وحکمت وغیرہ وغیرہ پر کامل درجے کا ثبوت ہے اور بڑے زور سے
اُسکی سچی اُلوہیت پر شہادت دے رہا ہے جسکی بیشمار آوازین زمین سے آسمان تک گونج رہی ہین -
اس انتظام اور ظاہری اسباب مین جو غیر محدود حکمتین حکیم شاہنشاہ نے رکھی ہین وہ کسی کی سمجھ
مین جیسا کہ چاہیے نہ آئی ہین اور نہ آسکتی ہین مگر جہان تک مقدور بشری مین ہے کچھ نہ کچھ
سمجھنے اور سمجھانے کا قصد کیا جاتا ہے - لہذا اُن حکمتون کا نہایت مختصر نمونہ اگر ہدیۂ ناظرین کیا
جائے تو غیر مناسب نہ ہوگا بلکہ اُمید ہے کہ غافل دلون سے غفلت کا پردہ اُٹھ جائے اور

اپنی طاقت کے موافق اُن کو غور کرنے کا موقع ملے۔ اور غالباً ہم اُنہی امور کا ذکر کرینگے جنپر دن رات اُنکی نظرین پڑتی ہین پر وہ سوچ نہین کرتے ہان مگر اے دوستو جب تم سوچ کروگے جون جون غور کروگے نئے انتہا حکمتین اور عجیب وغریب صنعتین تمپر کھلتی جائینگی اور تم اُنکی قدر کروگے۔

اے سچے خدا کی پرستش کرنیوالو ذرا تم اپنے نرالے معبود کی نرالی قدرت کا تماشا دیکھو۔ ہزارہا قسم کے بیج جنکی قسمین اُسکو معلوم ہین زمین مین بوئے جاتے ہین یا از خود گر کے زمین مین جگہ لے لیتے ہین جب اُنمین زمین کی رطوبت اپنا اثر کرتی ہے پھول کے وہ بڑے ہو جاتے ہین اور اُن مین سے دو سرے پیدا ہوتے ہین۔ گو ہر بیج کی طبیعت ایک ہے اور اُسکے ساتھ زمین ونیز آسمان کی نسبت ایک ہے۔ چاند سورج اور سب تارون کا اثر برابر پڑتا ہے لیکن خداے تعالے کی عجیب و غریب قدرت اُن مین سے ایک کو اوپر کھینچ لاتی ہے اور دوسرے کو نیچے گھسیٹ لیجاتی ہے۔ پھر کچھ روز بعد اُن دونون سرون کو وہ درخت بنا دیتی ہے۔ اوپر والا درخت ہوا مین چڑھتا ہوا آنکو آسمان کیطرف دکھائی دیتا ہے اور نیچے والا جسکو تم زمین کی جڑین کہتے ہو زمین کے گھراؤ مین ہر چار طرف گھستا اور پھیلتا ہوا چلا جاتا ہے۔ پہلے تم زمین کو دیکھو گو بہت سخت نہین ہے تاہم اسقدر ہے کہ اسمین مضبوط میخین مشکل سے جاسکتی ہین اور کدال وپھاوڑے وغیرہ لوہے کے اوزارون کی باڑھین مڑ جاتی ہین پھر اُن باریک جڑون پر نظر ڈالو جو نہایت ملایم اور کمزور دکھائی دیتی ہین ایسا کہ اگر تم اُنکو آہستگی کے ساتھ چٹکی سے مل ڈالو تو آٹا سی پس جائین۔ اب اس تمہید کے بعد خدا کی کامل قدرت پر غور کرو کہ زمین ایسی سخت چیز نہین بلکہ پہاڑ جیسے نہایت سخت پتھرون مین جنمین لوہے کی نہایت قوی سلاخین بھی ٹوٹ جائین یہ کمزور دھاگا سی جڑین کیونکر پہاڑتی اور دراتی ہوئی چلی جاتی ہین اور جون جون بڑھتی اور موٹی ہوتی ہین زمین تو زمین پہاڑ بھی موم سے زیادہ ملائم نکلے اپنے پتھریلے دلون مین جگہ دیتے ہوئے چلے جاتے ہین۔

سلہ آخر مارچ ۱۹۰۸ع کو کوہ ماتھے ران پر جو بمبئی پونا مین سرسبز اور خوش منظر پہاڑ واقع ہوا ہے ہم اور ہمارے معزز دوست سیٹھ حاجی رحمت اللہ صاحب حاجی داؤد صاحب اور سیٹھ قاضی عبدالکریم صاحب تاجران بمبئی تفریح کر رہے تھے۔ دل کی لبھانے والی فضا اور آنکھون کو ٹھنڈک پہنچانیوالی سرسبزی جو بھلی معلوم ہوئی فرودگاہ سے کچھ آگے نکل گئے۔ دیکھا کہ چھوٹی بڑی پتھرون کی چٹانون پر جنمین مٹی کا نام بھی نہین درخت اُگے ہوئے ہین چھوٹے چھوٹے کثرت سے اور بعض بعض بڑے انار سے بھی اونچے نظر آتے ہین اور اُنکی جڑونکو دلمین جگہ دینے کے لیے چٹانین شق ہوگئی ہین مگر اسقدر شق ہوگئی ہین جتنے مین جڑین جگہ لے رہی ہین سیٹھ قاضی عبدالکریم صاحب نے کہا یہ قابل یادگار منظر دیدنی ہے جسکو آپ اپنی کتاب مین لکھئے

اور اوپر والے سرے کو دیکھو اُسمین سے غالباً پہلے دو پتیان اور پتیون کے بیچ سے ایک شاخ اور اُس
شاخ سے بہت سی شاخین ہری ہری لہلہاتی ہوئی پتیون سے منڈہی ہوئین نمودار ہو جاتی ہین پہر
چند روز بعد شباب کا جامہ پہنکے رنگ برنگ کے پہول اور طرح دار پہلون کے زیور سے آراستہ
ہو کے عجیب و غریب جوبن مین دکھائی دیتی ہین یہ اُسی کی قدرت کا تماشا ہے جو صرف ایک بیج
سے کثیر التعداد چیزین جیسے چہال لکڑی پہول پہل اور پتیان مختلف صورت مختلف رنگ کی
مختلف اغراض کے لیے پیدا ہو جاتی ہین چہال جو بظاہر بہت کم وقعت
کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے درخت کے تنے اور شاخون کو جسم غلاف کیطرح چڑہی ہوئی نظر آ رہی
ہے ہر ایک آفت سے بچاتی ہے جیسے چہلکا پہل کو اور چمڑا جاندار کے گوشت اور خون وغیرہ کو اور
وہ ایندہن ہونے کے علاوہ صدہا مرضون مین دوا کا کام دیتی ہے۔ اُس سے چمڑا اور کپڑے وغیرہ
بہی رنگے جاتے ہین اور سن بہی چہال ہی سے بنتا ہے۔ سن سے رسیان وغیرہ تو بنتی ہی ہین اس سے
روئی کیطرح کپڑے بہی بنے جاتے ہین لکڑی کو ملاحظہ کرو تو کہین موٹی ہے کہین پتلی کہین سادہ
کہین خام کوئی مکان بنانے کے لائق اور کوئی کہانا پکانے کے قابل۔ علاوہ اس کے اور
بہت بہت بیش بہا منافع لکڑی سے لیے جاتے ہین اور وہ اتنے نہین ہین جنکو ہم لکھ سکین
کیونکہ ہمارے علم کے اعتبار سے غیر متناہی ہین۔ ہزارہا قسم کے درختون مین لکڑی کی جگہ مختلف
قسم کی وہ وہ چیزین ہوتی ہین جو جانورون کے لیے بلکہ بعضے بعضے انسان کے لیے بہی غذا بنتی
ہین جیسے گہاس بہوسا کربی اور گنا وغیرہ وغیرہ۔ پہول اور پتیون کی سیر کیجیے تو ہزارہا قسم
کے البیلے رنگ برنگ کے پہول اور طرح طرح کی خوش اسلوب پتیان تمہاری نظر سے گذرینگی
بلکہ ایک ایک پہول نہین نہین بلکہ ایک ایک پنکہڑی اور ایک ایک پتی مین تمکو مختلف رنگ
دکہائی دینگے۔ اگر بڑے بڑے باغون مین کبہی تمہارا گذر ہو تو نئے ڈہنگ نئے رنگ کے پہول
اور پتیون کے دیکہنے سے تم اس بات کے یقین کرنے مین کچہ بہی تامل نہ کروگے کہ خالق نے ہزارہا
طرح کے عجیب و غریب پہول اور پتیان اس قسم کی پیدا کی ہین جو کبہی تمہارے خیال مین بہی نہ آئی
ہونگی پہول اور پتیون کے دیکہنے سے دل کو تفریح ہوتی ہے۔ روح کو تازگی آتی ہے۔ بعض بعض
بعض لکڑی اور اکثر پہولون کی پہپکار مارتی ہوئی یا بہینی بہینی خوشبو چہن چہن کے دماغ مین پہنچتی

سے کچھ وہاں کی زمین معطر ہو جاتا ہے۔ ہر مسلمان کے دل اور زبان سے صل علیٰ نکل آتا ہے گویا
پھول اور لکڑی کی رنگت سے خوشبو و تازگی تک قسم کے عطر کی بھی نصیب آتے ہیں پھلوں پر
غور کیجیے تو انواع و اقسام اور اقسام اقسام کے پھل تمہارے واسطے ہیں گو بیشتر۔ بعضے پھل اس
قسم کے ہیں کہ انکا اوپر چھلکا ہے جو دوا علاج میں کار آمد ہوتا ہے اور اندر مغز ہے جو دوا اور غذا
دونوں کے کام میں آتا ہے اور اصل مقصود وہی مغز ہے مثال جیسے بادام اور بعضے اس قسم
کے ہیں کہ چھلکا سمیت انکا گودا کھایا جاتا ہے اور درمیان میں گٹھلی ہوتی ہے گو قلت اہتمام
کے باعث پھینک دی جاتی ہو لیکن دوا یا جانوروں کی غذا میں صرف ہو سکتی ہے مثال
جیسے خرما اور چلغوزہ۔ خرمے کی گٹھلی شہد میں گھسکر یا اور بعض ادویہ مناسبہ کے ساتھ ملاکے
آنکھ کے جالے اور ناخونے کو صاف کر دیتی ہے اور عرب میں ہمیشہ اپنی انگلیوں کو چاٹتے ہیں ببول کی
پتی کے ساتھ اونٹوں کے لیے نہایت طاقتور غذا ہے۔ اور جامنوں کی پرانی گٹھلی کا مغز اسہال
مزمن کے لیے نافع ہے۔ اور بعضے پھل اس قسم کے ہوتے ہیں جنمیں نہ پوست نکالنے کی ضرورت
ہے نہ تخم پھینکنے کی حاجت ہے۔ وہ چھلکا اور بیج سمیت نوش فرمائے جاتے ہیں مثال
جیسے انجیر اور گولر وغیرہ۔ اور بعضے اس قسم کے ہیں کہ اوپر پوست ہے۔ پوست کے نیچے گودا اور گودے
کے نیچے گٹھلی گٹھلی میں اوپر پوست اور اندر مغز ہے۔ اور پھل کے گودے کیطرح گٹھلی کا مغز بھی دوا
یا ذائقہ یا پیٹ بھرنے کے لیے کھایا جاتا ہے مثال جیسے آم غرض اسیطرح خدا جانے انسے
کس کس قسم کے پھل اور کیسی کیسی صنعت سے اپنے بندوں کے لیے پیدا کیے ہیں۔ اور پھر جیسے
تو پھل ہزار ہا قسم کے ہیں ویسا ہی گٹھلیاں بھی ناظرین غور کریں گے تو سمجھ لینگے۔ جڑیں جنکو ہمنے اور
ہم سے بہت صدی پہلے امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں نیچے والے درخت سے تعبیر کی ہے
اور جو ہمنے اصل اوپر والے درخت کے بڑھنے اور قائم رکھنے کے لیے پیدا کی گئی ہیں وہ اپنے اصلی
قائم رکھنے کے سوا اور بھی بہتیرے منافع پہونچانے کے لیے طیار ہیں جیسے پیلو کی جڑ مسواک اور مولی
سنبھل بیخ کاسنی بیخ بادیان بیخ سوسن بیخ نرگس اور عود صلیب وغیرہ صدہا مرضوں کے لیے
بنے تمہاری نظر کے سامنے گذر رہی ہیں الحاصل طوالت کے خوف سے درختوں کے
بہتیرے اجزاء جیسے گوند وغیرہ کا ذکر ہمکو چھوڑ دینا پڑا اور جن اجزاء کا ذکر کیا ہے انکا بھی نہایت ہی

اختصار کے ساتھ میرے دوستو پھر اُسکی نرالی قدرت کا تماشا دیکھو یہ بیج جو زمین سے اُگا ہے وہ ایک صورت اور ایک طبیعت کا تھا - اب اُگنے کے بعد مختلف صورت مختلف طبیعت کی مختلف چیزین کسنے پیدا کردین - اُسی اللہ نے - درخت کو جانے دو وہ صرف ایک پھل مین ایک دوسرے کی ضد مختلف طبیعتین پیدا کردیتا ہے مثلاً ترنج پر غور کرو تو اُسکا زرد چھلکا گرم خشک ہے اور چھلکے کے نیچے جو سبز گودا ہے وہ میٹھے ترنج کا تو سرد تر ہے اور کھٹے کا بعض اطباء کے نزدیک سرد خشک بعض کے نزدیک سرد تر اور بعض کے نزدیک تری اور خشکی مین معتدل ہے اور مغز اُسکا جو پردون کے درمیان غلاف مین رہتا ہے اور کھایا جاتا ہے سو وہ میٹھے کا سرد تر ہے اور کھٹے کا سرد خشک - اور بیج دونون کا گرم خشک ہے - دیکھو ایک ہی پھل کے اجزا بعضے گرم ہین اور بعضے سرد - بعضے خشک ہین اور بعضے تر اور ہر ایک کی صورت اور رنگت بھی جُدی جُدی ہے - کوئی شک نہین ہے کہ یہ مجدد رنگ برنگ کی چیزین جنکو دست قدرت نے نہایت درجہ کی صنعت اور غایت مرتبہ کی حکمت سے انتظام کے موافق بنایا ہے زبان حال کی بلند آواز سے "وحدہٗ لاشریک لہٗ" پکار رہی ہین - پھر دیکھو اُسنے کوئی چیز بیکار نہین پیدا کی ہے - ایک ایک شی مین جانے کتنے کتنے منافع کوٹ کوٹ کے بھر دیے ہین - ادنی مرتبہ یہ ہے کہ دنیا مین کوئی چیز اور کوئی جزو ایسا نہین ہے جسمین کسی نہ کسی مرض کی دوا نہ رکھی ہو - چونکہ نیم دوا کے باب مین ضرب المثل ہے لہذا ہم نیم سے قطع نظر کرکے نظیر کے لیے کسی اور درخت جیسے آم کے اجزا پر غور کرینگے شیرین اور پختہ آم قوی ارواح اعضاء رئیسہ آلات تنفس مری معدہ امعاء گردہ مثانہ اور باہ کو قوی کرتا ہے - بدن کو فربہ کرتا ہے اور رنگ کو صاف کرتا ہے - گو کسیقدر نقصان بھی ہو جس سے دنیا مین کوئی شے خالی نہین ہے تاہم اُسکی اصلاح کے لیے حکیم مطلق نے اور اور چیزین تیار کی ہین - اور تم غور کروگے تو یہ بھی کھل جائیگا کہ ہر ایک چیز مین کسی نہ کسیقدر مضرت رکھنے مین بھی بڑی حکمت اور بڑی مصلحت ہے ہان مگر اسکے سمجھنے کے لیے عقل سلیم درکار ہے - حاصل یہ کہ اُسنے ضرر کو بھی خالی از حکمت نہین پیدا کیا الحق فعل الحکیم لایخلو عن الحکمۃ لیکن اسکا یہ مطلب نہین ہے کہ لوگ شے بے سمجھے بوجھے ممنوع اور ضرر رسان چیزون کا استعمال شروع کردین کچا آم ترش آم کیطرح قاطع صفرا ہے اور بھونا ہوا "لُوہ" کا زہر دفع کرنے کے لیے تو نہایت سریع التاثیر دوا ہے پھر اُسکا سہل الوصول ہونا

اور خاص کر کے لوہڑی بادشاہت کے زمانے مین کثرت سے پایا جانا اور بھی خدا کی بڑی حکمت اور حجت ہے۔ آم کی کیریان مناسب ادویہ کے ساتھ مرکب کرنے سے جریان اور سرعت انزال کو دفع کرتی ہین کچے آم کے چھلکے منا یا کچہ اور مناسب دواؤن کے ساتھ تلی کے تیل مین ڈال کے دھوپ مین رکھنے اور کچھ روز بعد وہ تیل سر مین ڈالنے سے بال بڑھتے ہین سیاہ ہوتے ہین اور گرنے سے محفوظ رہتے ہین آم کی گٹھلی کا مغز دستون کے لیے نافع ہے۔ مغز تخم انبہ کہنہ مغز تخم جامون کہنہ اور بلیلہ سیاہ اسہال مین کی دوا ہے بول یعنی آم کے پھول بحۃ الصوت یعنی آواز بڑجانے کو نفع پہونچاتے ہین اور آم کی چیپی کے ضرر کو دفع کرتے ہین آم کے پتے تازے پتون کے ڈنٹھلون سے جو پانی نکلتا ہے وہ اُن دانتون کے لیے مفید ہے جو آنکی پلک پر نکلتے ہین اور کنجیہ کے نام سے یاد کیے جاتے ہین۔ اور خشک پتون کا دھوان ریحی درد گردہ کے لیے فائدہ مند ہے نیز بعض اجزا کے ساتھ ترکیب دیکے خونی اور بادی بواسیر کے لیے مجرب ہے آم کی لکڑی کی راکھہ نزف الدم کو اور اُسکی مسواک بخر یعنی منھ کی بدبو کو دفع کرتی ہے آم کی چھال اور ادویہ مناسبہ کے ساتھ ملا کے آب زن کرنے سے نفاس یعنی لڑکا پیدا ہونے کے بعد کے خون کو و نیز رطوبت کو نکال دیتی ہے اور رحم کو گرم کرتی ہے اور قوت بخشتی ہے المختصر بڑے حکیم نے ہر شے کے ہر جزو جزو مین جانے کیا کیا اثر رکھے ہین اور وہ ہمکو معلوم نہین۔ بلکہ جسقدر اُسنے بتا دیے ہین اُن کے بھی بیان کرنے کا یہ مقام نہین ہے۔ اور یہی وجہ ہے جو ہمنے صرف ایک آم کی مثال پر کفایت کی اور وہ بھی اختصار کے ساتھ۔ الحق دنیا مین جتنی چیزین پیدا ہوئین اور ہونیوالی ہین اُن سب کو یہانتک کہ جانورون کو بھی جو تمہاری طرح جاندار اور چلتے پھرتے ہین خالق نے تم انسان ہی کے لیے پیدا کیا ہے۔ گو بھتیرے جانور جسمانی طاقت مین تم سے بہت زیادہ ہون لیکن محض اپنے فضل و کرم سے عقل کی وہ جوہردار تلوار تمہارے ہاتھ مین دیدی ہے جسکے زور سے تم اُنپر بھی بادشاہت کرتے ہو۔ اگرچہ بادی النظر مین بہتیری چیزین جیسے شیر بھیڑیے سانپ بچھو سنکھیا اور جتنی چیزین مردم خور اور زہر دار ہین بالکل نقصان ہی نقصان مین ڈوبی ہوئین دکھائی دینگی لیکن جب چھان بین کر کے دیکھو گے غیر محدود فائدے اور بیشمار منافع جو ظاہری نقصان کے پردے مین چھپے ہوے ہین نظر کے سامنے آکھڑے ہون گے۔ افسوس اگر سامعین کی سمع خراشی کا خوف ہمکو آنکھین نہ دکھاتا تو ممکن تھا کہ کسیقدر تفصیل کے میدان

مین جولانی کرکے بار ہا قلم بتادیتا کہ ان درندے جانورون اور زہریلی چیزون سکے باعث سیکڑون نقصان
اور موذی جانورون سے ہمکو کیونکر نجات ملتی ہے اور یہ کہ مثلاً بھیڑیے اور شیر کی چربی نکالے کر روغن
اور سنکھیا کے تیل سے تم کیسے کیسے منافع اُٹھا سکتے ہو۔

مین ڈرتا ہون کہ معزز ناظرین بعضے ہنسکے اور بعضے جھنجھلا کے پوچھینگے کہ اس بدقسمت سے کہ راگ
سے مصنف نے کیا نفع سوچا ہے لہذا مین پہلے ہی سے معذرت کرتا ہون۔ کیا کرون قلم جسکو خدا تعالے
نے پیدا کیا ہے کسیقدر اُسکی صنعت اور حکمت کا نمونہ بیان کیے بغیر نہ رک سکا۔ اور یہ راگ نہین ہے
بلکہ اپنی عاجزی اور لاعلمی پر بے اختیار رو اٹھا ہون اور دستور ہے جب کوئی روتا ہے خواہی نخواہی
کچھ نہ کچھ آواز نکل ہی پڑتی ہے اور اُسکی غیر منضبط ہچکیان سامعین کو سخت ناگوار ہوتی ہین پس اے
میرے دوستو تم از بہر خدا مجھے معذور رکھو اور یہ عرض کرنے کی اجازت دو کہ یہ رونا وہ رونا ہے جو کسیکو مفت
اور کسی موقع پر نازیبا نہین ہو سکتا اور ہر آن مین مستحسن ہے اور ثنا کے قابل ہے علاوہ اسکے اس مبارک رولانے کے اور بھی وجوہ
ہین اول یہ کہ اسبات کے دیکھنے سے کہ جس مخلوق کے لیے یہ ساری چیزین پیدا کی گئی ہین خود اُسی کے ایک ٹکڑے
مگر کمزور حصے پر بیوجہ کا ظلم ہو رہا ہے میرا دل بھر آیا اور جب کہ اُس ظلم کے دفع کرنیکی طاقت میرے ہاتھ مین
نہ تھی تو ہمدردی سے رو رو کے فریاد کرنے کے سوا کوئی تدبیر نہ سوجھائی دی۔ شاید قوم کے دل پسیج
اُٹھین۔ اُن کو اپنی بیوہ بہنون اور بیٹیون پر رحم آجائے۔ دوسرے یہ کہ جسکے لیے یہ سب چیزین پیدا
کی گئی ہین خود[١] اُسکی پیدایش اور اُسکی ترقی مین ہماری قوم کھنڈت ڈال[٢] رہی ہے کھنڈت کیا ڈال رہی
ہے اپنے خالق سے لڑائی لے کے اپنے آپ کو جہنم سیاہ کی مستحق بنا رہی ہے۔ اور جب مین اپنے
نادان بھائی بہنون کو جہنم کا رستہ چلتے ہوئے دیکھون تو آپ ہی انصاف کیجیے کیونکر نہ رو اٹھون
تیسرے یہ کہ جس قادر ذوالجلال حکیم مطلق نے زمین آسمان چاند سورج اور تارے آگ ہوا پانی
مٹی پھول پھل اور کھیتی اور چرنے چگنے والے جانور غرض کہ تمام جمادات کل نباتات اور سائر حیوانات
کو نہایت حکمت اور مصلحت سے نہایت مناسب انداز پر پیدا کیا ہے اُس حکیم کا جو حکم ہوگا غایت
درجے کی حکمت اور مصلحت سے ہوگا۔ اب اس تمہید کے بعد سنو اور یقین مانو کہ رانڈون کا نکاح اُسی
حکیم کا حکم ہے اور ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ اُس حکیم کا جو حکم ہے غایت درجے کی حکمت اور مصلحت سے ہے۔

---

[١] یعنی انسان کی ١٢ منہ [٢] کیونکہ بیواؤن کے نکاح کو جو موجب ترقی نسل انسان ہے منع کر رہی ہے ١٢ منہ

اب کوئی شخص رانڈون کے نکاح کو برا سمجھیگا مگر وہ جو ایسے حکیم شاہنشاہ کے حکمت بھرے حکم کو برا مانیگا اور اُسکی قدرت اُسکے علم پر ایمان نہ لائیگا۔ غور کرنیکا مقام ہے ہرگاہ کہ اُسنے کسی چیز کو یہانتک کہ نہایت حقیر اور کمزور کوا اور یہانتک کہ درندون اور زہریلی چیزون کو بھی بیکار نہین پیدا کیا۔ تیز بچھو اور سنکھیا مین بھی انسان کے لیے بڑے بڑے منافع رکھے ہین تو بھلا عورتون کو انسانی جامہ پہناکے اور عقل کا نورانی جوہر دے کے کب بیکار پیدا کیا ہوگا۔ اُسنے عورت اور مرد کا جوڑا اسلیے بنایا ہے کہ انسان کی کثرت سے (جیسا کہ ہم اوپر عرض کر آے ہین) دنیا آباد رہے۔ عورتین انبیاء اولیاء اور علماء صلحاء کی مائین ہین۔ خدا کے بندو خدا نے تمکو عورتون پر حکومت دی ہے۔ تم اُسکی بے زبان بیوہ لونڈیون کی حق تلفی مت کرو۔ آزادی کے ساتھ اُنکے نکاح ہونے دو۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کوئی نبی تو ہو نہین سکتا ہان تم اُنکو علماء صلحاء اور اولیاء کی مائین بننے دو۔ اگر تمہارے ساتھ ہم آواز ہوکے ہم یہ بھی کہہ لین کہ اُنکے نکاح مین کسیقدر نقصان بھی ہے تو اسبات کے پوچھنے سے ہرگز نہین خاموش رہ سکتے کہ دنیاوی امور مین وہ کونسی شے ہے جسمین کسی نہ کسیقدر نقصان کی آلائش نہین ہے۔ ہماری دانست مین تو اس قسم کی کوئی ایک بھی نظیر ڈھونڈھے نہ ملیگی۔ دنیا مین جو چیز ہے اُسمین تھوڑا یا بہت کچھ نہ کچھ نقصان بھی (جیسا کہ ہم اوپر تسلیم کر چکے ہین) لگا دیا گیا ہے۔ لہذا جب کسیکو کسی امر کے چھوڑنے یا اختیار کرنے مین تقدم تاخر ہو تو اُسکا فرض ہے کہ نفع و نقصان کا موازنہ کرے نقصان کا پلا بھاری ٹھہرے تو بلا تامل چھوڑ دے اور جو منفعت کا پلا وزنی ثابت ہو تو پھر آئے موقع کو جانے نہ دے۔ چنانچہ اس قاعدے کے موافق جسمین تمام عقلاء کا اتفاق ہے جب نکاح بیوگان کے منافع اور نقصان کا ہم اندازہ کرتے ہین تو نقصان کچھ مقدار ہی مین نہین کم دکھائی دیتے ہین بلکہ نہایت خفیف اور کمزور بھی نظر آتے ہین اور منافع کو کیا کہنا وہ تو نہایت قوی نہایت عظیم الشان ڈھیر کے ڈھیر ہماری نظر کے سامنے چلے آرہے ہین۔ جون جون ہم اُن کو تولتے اور شمار کرتے ہین وہ اور بڑھتے ہی جاتے ہین۔ ہم تو تولتے تولتے اور شمار کرتے کرتے تھک گئے۔ پر اُنکو نہ کم ہونا تھا نہ کم ہوے۔ کوئی شک نہین ہے کہ اس خفیف نقصان کو ان عظیم الشان منافع کے مقابلے مین اتنی بھی وقعت نہین ہے جو ایک بوند کو دریا کے مقابلے مین ہے۔ کیونکہ بوند کو پانی ہونے کے باعث دریا سے ہمجنسی تو ہے اور یہ جنکو ہمارے نادان بھائی

بڑے بڑے نقصانات سمجھ رہے ہین واقع مین نقصان کی جنس مین داخل ہی نہین ہین - چنانچہ دوسرے باب مین اُن نقصانات کی تصریح کرکے شافی جوابات دے کے انشاء اللہ ہم اپنے ناظرین کی تشفی کرینگے اور اُسوقت اُمید ہے کہ نادان سے نادان حضرات بھی اگر انصاف کرینگے جسکی اُمید اور تمنا ہے تو بالاتفاق ہم آواز ہوکے پکار اُٹھینگے کہ ہمکو جہالت کے جادو سے بھلی باتین بُری معلوم ہوتی تھین تھا کچھ بھی نہین صرف طلسمی خیالات ڈرا رہے تھے بارے خدا کا شکر ہے کہ اُسکے دیے عقلی اسم اعظم کی برکت سے وہ طلسم ٹوٹ گیا - اور ہر شے کو اُسکی اصلی صورت پر دیکھ لیا تو کچھ شبہ نہ رہا کہ وہ کل نقصانات محض خیالی اور فرضی تھے اور واقع مین کچھ بھی نہ تھا - اگر کسیقدر نہایت کمی اور کمزوری کے ساتھ ہین بھی تو اس لائق ہرگز نہین کہ بیشمار منافع جلیلہ کے دربار مین کسی وقعت کی نگاہ سے دیکھے جائین - اور اس امر سے کسیکو انکار کرنے کی مجال نہین ہے کہ نہایت خفیف نقصان کے باعث جلیل القدر کثیر التعداد منافع کو چھوڑ دینا کمال جہالت اور نادانی کی بات ہے - پھر جسطرح بیاہ دینے مین قیمتی قیمتی منافع ہین ویسا ہی بٹھلا رکھنے مین صدہا زہریلے نقصانات بھی ہین - آہ اس سے زیادہ اور کیا رونے کی بات ہوگی کہ ہماری قوم کے دلونپر تعصب بھرے جہالت کے پردے پڑے ہوئے ہین نہ بیاہ دینے کے منافع دکھائی دیتے ہین نہ بٹھلا رکھنے کے نقصانات سوجھائی دیتے ہین - ہان ایک اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز اور رولانیوالی یہ بات ہے کہ نقصان منافع کیصورت اور منافع نقصان کیصورت مین بھیس بدلکر سامنے سے گذر رہے ہین - اگرچہ اُنکا شناخت کرنا بہت ہی آسان ہے پر افسوس کہ ہم بے پروائی کی شراب مین کچھ ایسے متوالے ہین کہ زمین و آسمان کی مطلق خبر ہی نہین - اور ایسے وقت بلبل شیراز کا یہ شعر ہمارے حال پر موزون ہوجاتا ہے ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم | چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

پھر ذرا خدا کی قدرت پر غور کرو جاندار سے بے جان پانی کو پیدا کرتا ہے اور بے جان پانی کو چند روز بعد چلتا پھرتا جاندار بنا دیتا ہے - تم دیکھتے ہو یہ سفید پانی جسکو منی کہتے ہین ایک صورت اور ایک مزاج پر ہے لیکن نو مہینے کے بعد وہ نہایت خوش اسلوب اور عجیب و غریب دل لبھانیوالی شکل پر دکھائی دیتا ہے جسمین ہاتھ پانون ناک کان اور سر - دل دماغ اور جگر - گوشت پوست اُستخوان اور رگ و پے وغیرہ وغیرہ مختلف رنگ اور مختلف وضع کی مختلف چیزین کس مناسب انداز سے

اپنی اپنی جگہ پر رکھی گئی ہین۔ وہی پانی جس سے تمہاری طبیعت نفرت کرتی تھی اور تم اُسکو بیشاب کیطرح ناپاک سمجھتے تھے اپنے آپ سے جدا کرنے مین کوشش کرتے تھے جب پاک صاف اور ستھری شکل کے روپ مین آکے جون ہین تمکو اپنی جھلکی دکھا دیتا ہے دل وجان سے تم اُسپر عاشق ہوجاتے ہو۔ اُسکی پرورش اُسکی دلجوئی اور اُسکے آرام کے لیے کس محبت اور کس شوق سے سخت سخت تکلیفین گوارا کرنے مین خوشیان مناتے ہو۔ اورخصوصاً مان تو اُسپر اپنی جان ہی صدقے کردیتی ہے۔ہائی مگر ایکم یتیہ اُسکے بیوہ ہوتے ہی خدا جانے کیا ہوگیا کہ تمام عزیز اقارب عقارب بن گئے اور مان باپ کی وہ پرجوش محبت جو انا ولاغیری کا ڈنکا بجا رہی تھی دھیمی پڑگئی۔ نہین مین نے غلطی کی مان باپ تو اوربھی جانی دشمن بن کے کاٹے کا کام دے رہے ہین۔آہ جنسے بڑھ کے کوئی دوست اوربھی خواہ نہ تھا وہ اب تکلیف دہی اور سخت ایذا رسانی پر قسم کھائے بیٹھے ہین۔ نہ معلوم اُس بیگناہ نے کون ایسی بڑی ناقابل معاف خطا کی ہے جسکے پاداش مین ابدی سوگ کی زنجیرون سے جکڑدی گئی ہے۔تمہی انصاف کرو جوانی کا عالم رنگین کا زمانہ قیسرپر وحشت بھرا دائمی قیدخانہ کن کن حسرتون کا نہ خون کررہا ہوگا۔افسوس کہ وہ سنگین جرم جسنے ان ناقابل برداشت عقوبت کو واجب کردیا ہے میری سمجھ مین ہرگز نہین آتا۔حضرات وارثین اگر آپکے نزدیک پایۂ ثبوت پر پہونچ گیا ہو۔ تو لہد مجکو بھی بتا دیجیے تاکہ مین اپنی بیجا سفارش سے آپ کی سمع خراشی کا گناہ اپنی گردن پر نہ رکھون۔ توبہ کرون آپ کا ساتھ دون اور کہون ہان یہ اسی لائق ہین۔ اپنے کیے کی سزا پارہی ہین ع فعل بدکردہ را سزا اینست۔ لیکن اگر آپ اُنکا قصور نہ ثابت کرسکین گے اور یقیناً نہ ثابت کرسکینگے فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ تو اس سخت ظلم کا سخت گناہ آپ ہی کے سرجائیگا

نکاح مین جو جو فوائد حکیم مطلق نے رکھے ہین وہ اگرچہ اس سے بہت زیادہ ہین کہ اُن کے ہزار حصون مین سے ایک حصہ بھی ہماری سمجھ مین آسکے اور اُسکے لکھنے کی ہم جرأت کرسکین لیکن کچھ نہ کچھ عرض کیے بغیر چپ ہو رہنا بھی تو وقت سے پہلے سکوت کرنا ہے۔ چارنا چار دس فائدے وہ بس فصلون مین بتاتے انشاء اللہ ہم اپنے ناظرین کی تشفی کرینگے۔

پہلی فصل نکاح کے پہلے فائدے یعنی اولاد کے بیان مین

وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَنِينَ وَحَفَدَةً ... ۱۲

نکاح کا پہلا فائدہ بلکہ یون کہیے جسکے لیے نکاح بنایا گیا ہے اولاد ہے اور اولاد مین نہایت قیمتی قیمتی منافع ہین **اول** یہ کہ اولاد کے لیے کوشش کرنے مین (بشرطیکہ حلال طریقے پر ہو) اللہ کی عین محبت اور اُسکی عین اطاعت ہے کیونکہ اُسکی عمدہ ترین مخلوق انسان کی جنس بڑھنے اور باقی رہنے کا ذریعہ یہی اولاد ہے۔ میرے دوستو سنو اور غور کرو مرد کی مشابہت کسان سے اور عورت کے رحم کی مشابہت کھیت سے ہے۔ مرد کا پانی بجائے تخم کے ہے اور عورت کا پانی زمین کے اُس جزو کی جگہ پر ہے جسکے ساتھ ملکے بیج اُگتا اور بڑھتا ہے۔ پھر عورت کے مہینے کے خون سے بچے کو ایسا ہی غذا پہونچتی رہتی ہے جسطرح پودون کو زمین کے اجزاء سے۔ اور یہ سب امور بڑی فصاحت اور بڑے زور سے خبر دے رہے ہین کہ اصل مقصود نکاح سے اولاد ہے اور خواہش نفسانی محض اس مصلحت سے پیدا کی گئی ہے کہ اولاد حاصل کرنے کے لیے اُبھارتی اور شوق دلاتی رہے۔ اس تمہید کے بعد اب فرض کیجیے کہ اُس بادشاہ نے جسکو زراعت سے بڑا شوق ہے تمام غلامون کو اپنے یہ حکم دیا کہ حلال طریقے پر زمین لیکر کھیتی کرین پھر اُسنے مہربانی سے ہر ایک غلام کے ساتھ ایک شحنہ بھی مقرر کر دیا جو غفلت کے وقت تعمیل حکم کے لیے اُبھارتا اور یاد دلاتا رہے۔ باایں ہمہ اگر کوئی غلام کھیتی سے انکار کرے اور اُن بیجون کو جو بادشاہ نے عنایت فرمائے تھے ضائع کر ڈالے اور شحنہ کی ہدایت ایک کان سے سُنے تو دوسرے سے اُڑا دے نہ اُڑا سکے تو بیجون کے ڈالنے کا ارادہ ناجائز کھیت مین کرے جو ضائع کرنے سے بھی بدتر ہے تو فرمائیے اُس نافرمان غلام پر بادشاہ کسقدر ناراض ہوگا۔

پوشیدہ نہ رہے کہ بادشاہ سے مراد اللہ ہے جو فی الحقیقت سب بادشاہون کا بادشاہ ہے اور غلام سے مرد لوگ اور حلال طریقے پر کھیت لینے سے نکاح کرنا اور بیج سے مرد کا پانی اور شحنہ سے خواہش نفسانی اور غیر کے کھیت مین بیج ڈالنے سے حرام کاری مراد ہے۔

پس جسنے باوجود قدرت کے نکاح نہ کیا اُسنے اُس پانی کو جو اولاد حاصل کرنے کے لیے اُسکو ملا تھا ضائع کر ڈالا۔ تو اب کون نہ کہیگا کہ اُسنے اپنے آپ کو خدا کی نافرمانی اور عدول حکمی کا مجرم بنا لیا اور خاص کر کے اُسوقت مین کہ بیج کو جلق لگا کے ضائع کر دیا ہو پھر اس سے بڑھ کے جب کہ ناجائز جگہ مین ڈالنے پر جرأت کی ہو۔

اب فرض کیجیے اُسی بادشاہ نے جو زراعت کا بہت بڑا شائق ہے اپنی اُس رعایا کو کھیتی کا حکم دیا جسکے پاس کھیت ہے۔ اور بیج نہین ہے مگر بیج حاصل کرنے کے لیے نہایت عمدہ اور سہل الوصول تدبیر بتا دی ہے۔ حکم یون ہے کہ وہ رعایا بادشاہ کی ہدایت کے موافق بیج بہم پہونچائے اور اُسکو اپنے کھیت مین جگہ دے۔ پھر اُس رحیم بادشاہ نے اتنے ہی پر کفایت نہین کی۔ کمال مہربانی سے ہر ایک رعایا پر ایک زبردست مگر شیرین زبان سنزاول بھی مقرر کر دیا جو غفلت اور سستی کے وقت اُبھارتا اور یاد دلاتا رہے اور سنزاول بھی کیسا سنزاول نرالا سنزاول جو اپنی چرب لسانی سحر بیانی سے سمجھا بوجھا کے مناتا رہے کہ کام کے وقت رعایا کا جی نہ اُکتائے بلکہ اور مزہ آئے۔

باوجود اس مزید اہتمام کے جو بدنصیب رعایا بیج لینے سے انکار کرے۔ کھیت پاٹر رکھے جس جز و مین یہ صلاحیت رکھی گئی ہے کہ اُسکے ساتھ ملکر بیج اُگے اور بڑھے اُسکو رائگان کر دے جو مادہ غذا پہونچانے کے لیے بنایا گیا ہے اُسکو ستیاناس کر ڈالے اور مشفق سنزاول کی نصیحت نہ مانے جبراً و قہراً اُسکو ٹالدے نہ ٹال سکے تو چوری کا بیج لینے پر مستعد ہو جائے تو کوئی شک نہین ہے کہ اس عدول حکمی اور سخت نافرمانی کے باعث وہ بدنصیب رعایا غضب سلطانی کی مستحق بن گئی افسوس کہ یہ بدقسمت رعایا وہ لاکھون بیوائین ہین جنہون نے اپنے قابل زراعت کھیت محض بیکار ڈال رکھے ہین اور اُسکے مدہ کو جسکے ساتھ مرد کا پانی ملنے سے لڑکا پیدا ہوتا ہے رائگان کر رہی ہین اور چھاتی کے خون کو جسمین بچے کے لیے غذائیت اور اُسکی پرورش کا مادہ رکھا گیا ہے ستیاناس کیے دیتی ہین۔ پھر خدانخواستہ اگر کسی نے قدرتی جوش مین بیتاب ہو کر جوانی کے اُمنگ مین معیوب طریقے پر بیج لینے کی ٹھان لی تو اور بھی زیادہ نافرمانی ہوئی اور ساتھ ہی دونون جہان کی روسیاہی بھی۔ افسوس ہمارے اس وحشیانہ برتاؤ کے سبب بیواؤن پر اور بیواؤن سے کچھ کم نہین۔ نہین۔ مین نے غلطی کی۔ بیواؤن سے زیادہ بیواؤن کے والیون پر اور جو بیواؤن کے نکاح مین رخنہ ڈالیں اُنپر بغاوت کا اطلاق صادق آ رہا ہے۔ ہائے ان سب لوگون کو باغی بنکے خدا تعالے کی حکمت بگاڑنے کا قصد کر کے اپنا دین و دنیا غارت کر لینے کے سوا اور کیا حاصل ہے۔ کوئی ان سے پوچھے خدا ایسے شاہنشاہ سے بغاوت کر کے کیا لوٹ لینگے۔ اگر لوٹینگے تو یہان رسوائی اور وہان بھڑکتی ہوئی دوزخ کے انگارون کے سوا اور کیا لوٹینگے

بھائی بہنو مین تمکو یقین دلاتا ہون کہ بادشاہ کی جو اطاعت تم پر لازم ہے اُس سے بہت زیادہ خداوند خلاق کی اطاعت تم پر فرض ہے - بادشاہ تو تمہاری جان و مال کی صرف ظاہری حفاظت کرتا ہے اور خدا تعالےٰ تمہاری جان و مال کا مالک اور حافظ حقیقی ہے - بادشاہ سے چھپ کر تم اپنی زندگی کا وقت پورا کر سکتے ہو اور جو کچھ چھپکر تم کرتے ہو اُسکی خبر بادشاہ کو مشکل سے ہو سکتی ہے یا ہوتی ہی نہین لیکن خدائے علیم سے نہ تم چھپ سکتے ہو نہ کوئی تمہارا کام چھپ سکتا ہے - وہ گھر باہر جنگل پہاڑ اور دریا ہر جگہ کی نہایت چھپی اور چھپی چیز کو دیکھتا اور جانتا ہے - وہ تمہارے دل کی ان کہی بات کو سمجھتا ہے - ایک بادشاہ کا مجرم بھاگ کر دوسری بادشاہت مین امن و امان کے ساتھ رہ سکتا ہے لیکن اُس احکم الحاکمین کے مجرم کو کہین مفر نہین ہے نہ اُسکی بادشاہت سے خارج کسیکی بادشاہت ہے - خشکی تری زمین آسمان سب جگہ پر اُسی کی بادشاہت ہے - اُس سے بھاگنے کا ارادہ وہی کریگا جو اُسکی زمین اور اُسکے آسمان کے سوا کوئی دوسری زمین اور دوسرا آسمان تلاش کریگا وسوسہ دل مین لائیگا اور نہ لائیگا مگر وہ جسکے دماغ مین جنون کا خلل ہوگا بادشاہ اپنی سلطنت کا انتظام کرنے مین اپنے ایسے اور ہزارون لاکھون آدمی کا محتاج رہتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بہت سی باتین مجبور ہو کے اُسکو اپنی مرضی کے خلاف کرنی پڑتی ہین اور خداوند صمد نہ کسیکا محتاج ہے نہ اُسکے کارخانہ مین کسیکو چون کرنے کی مجال ہے - وہ جو چاہتا ہے اُسکے کرنے پر قادر ہے اور کرتا ہے - ہان جب تک منظور ہے مہلت دیے رہتا ہے لیکن جب پکڑ لیتا ہے پھر نہین چھوڑتا - میرے بھائی بہنو مین تمکو سچے دل سے سمجھاتا اور نصیحت کرتا ہون کہ تم اپنے خالق سے بگاڑ مت کرو اُسکی اچھی حکمت مین کھنڈت نہ ڈالو - وہ سب بادشاہون کا بادشاہ ہے اُس سے بغاوت کرکے جہنم ایسی کالکوٹھری کے قیدی بننے کا شوق مت کرو - جس آتشی تنور سے دنیا کی آگ - نہین نہین خود اُس بھڑکتے ہوئے تنور کی ایک آگ دوسری آگ سے پناہ مانگتی ہو اور ”ربّ اَکَلَتْ بَعْضِی بَعْضًا“ پکار رہی ہو اُسکا کندہ بننے پر خوشیان مت مناؤ یہان سے یہ بھی ثابت ہوا کہ بیوہ چاہے کتنی ہی صاحب اولاد کیون نہو پھر بھی خدا کی مخلوق اور زیادہ بڑھانے کے لیے اُسکے نکاح کی ضرورت ہے بشرطیکہ قابل ولادت ہو

دوسرا نفع اولاد سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت ثابت ہونے اور اولاد مین کھنڈت ڈالنے سے آپ کی دلی تمنا کا خون کرنے اور آپ سے قلبی عداوت مول لینے کو بیان کیا ہے غیر مسلمانون کی قلت اور کثرت کے ذکر مین

اے بزرگ ترین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہونیکی عزت حاصل کرنیوالو۔ شفیع محشر کی شفاعت پر سچا بھروسا رکھنے والو تمکو بشارت ہو کہ جون جون تم اولاد کے لیے کوشش کرتے رہوگے ۔ اُس سرور کائنات کے ساتھ جسکے جمال جہان آرا پر بن دیکھے تم عاشق ہوا ور جسکی حلقہ بگوشی پر تمکو فخر ہے اطاعت آمیز محبت بڑھتی اور مستحکم ہوتی رہیگی۔ اور کیون نہین تم اسوقت اُس سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی دلی تمنا پوری کرنے مین مدد دے رہے ہوگے حضرت اصلعم (روحی فداہ) کی دلی تمنا ہے کہ تم مسلمانون کی اولاد بڑھے جو بعینہٖ حضرت صلعم کی امت کا بڑھنا ہے۔ فرماتے ہین صلی اللہ علیہ وسلم تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمْ ترجمہ شادی کرو تم اُن عورتون سے جو بڑا پیار کرنیوالی ہین (خاوندون کا) اور بڑی اولاد کی جننے والی ہین کیونکہ مین تمہارے باعث (اپنی امت کو دوسری امتون پر) بڑھانیوالا ہون۔ دوسری حدیث مین ہے۔ تَنَاکَحُوْا تَنَاسَلُوْا اُبَاھِیْ بِکُمُ الْاُمَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ترجمہ نکاح کرو نسل کو بڑھاؤ مین قیامت کے دن تمہاری برتری سے اور امتون پر فخر کرونگا۔ اسیطرح اور بہت سی حدیثین امت بڑھانے کے لیے بلند آواز سے نکاح کی ہدایت کر رہی ہین۔ منجملہ اُنکے ایک یہ ہے کہ بعض فقراء صحابہ نے اپنے آپ کو بدھیا کر ڈالنے کے لیے حضرت سے اجازت مانگی کیونکہ افلاس کے باعث نہ اُنکو نکاح کی طاقت تھی اور نہ قدرتی جوش کا دفع کرنا اُن کے اختیار مین تھا۔ گناہ مین پڑجانے کا خوف لگا ہوا تھا۔ مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت نہین دی اور بدھیا ہونیکی جگہ پر بکثرت روزہ رکھنے کی ہدایت فرمائی اور فرمایا فَاِنَّہٗ لَہٗ وِجَاءٌ یعنے روزونکی کثرت اسکے لیے بمنزلہ بدھیا ہونیکے ہے ذرا غور کیجیے باوجود اس سخت حاجت کے حضرت نے بدھیا ہونیکی اجازت کیون نہ دی۔ اسلیے کہ روزون کی کثرت سے جوش نفسانی فرد ہو سکتا ہے انسان گناہ سے بچ سکتا ہے لیکن بدھیا ہوجانے کے بعد تو مقدرت کی حالت مین بھی چاہے کتنا ہی بڑا دولت مند کیون نہو جاے امت نسکے بڑھانے مین

؎۱ دیکھو ابو داؤد اور نسائی کتاب النکاح مین حضرت معقل بن یسار کی روایت ۱۲ منہ ؎۲ دیکھو زرقانی شرح مواہب جلد خامس۔ نوع ثالث فی سیرتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نکاحہ۔ علامہ زرقانی کہتے ہین اس حدیث کو عیاض نے تفسیر ابن مردویہ سے اور ابن مردویہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ اور کہتے ہین اگرچہ اسکی اسناد ضعیف ہے لیکن مین نے اسکی تصدیق مین اور شواہد دیکھے ہین ۱۲ منہ۔

غالباً کبھی نہین کامیاب ہو سکنے کا۔

اگر اُس حکم سے جو صراحۃً قرآن و حدیث مین عقد بیوگان کے لیے آیا ہے قطع نظر کیا جائے اور اسباب سے کہ خدا کی کمزور لونڈیون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوہ کلمہ پڑھنے والیون پر نہایت سخت ظلم ہو رہے ہین جنکی برداشت کرنیکی اُنکو طاقت نہین ہے اور جنکا دفع کرنا تمام مسلمانون کا فرض ہے چشم پوشی کیجائے اسیطرح اُنکا نکاح فرض بتانیوالی کل چیزون سے تجاہل عارفانہ کرکے صرف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور اطاعت پر نظر ڈالی جائے تاہم اُنکے نکاح کی اشد ضرورت ہے۔ اب اگر کچھ خلجان رہ گیا ہو تو چند مقدمات کو ترتیب دیجیے نتیجہ نکالیے دیکھیے تشفی ہاتھ باندھے کھڑی ہے۔ اور وہ مقدمات یہ ہین (۱) مسلمان بیواؤن کے نکاح سے مسلمانون کی اولاد بڑھتی ہے مسلمانون کی اولاد بڑھنے سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت بڑھتی ہے۔ حضرتؐ کی اُمت بڑھنے سے حضرتؐ کی دلی تمنا حاصل ہوتی ہے حضرتؐ کی دلی تمنا حاصل ہونیوالے کام سے حضرتؐ کی محبت اور اطاعت بڑھتی ہے نتیجہ نکلا۔ "مسلمان بیواؤن کے نکاح سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور اطاعت بڑھتی ہے" پھر اس نتیجے کے ساتھ یہ مقدمہ ملانے سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور اطاعت سے خدا کی محبت اور اطاعت بڑھتی ہے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ "مسلمان بیواؤن کے نکاح سے خدا کی محبت اور اطاعت بڑھتی ہے" اور اس بیان سے ضمناً یہ بھی ثابت ہوا کہ جو لوگ بیواؤن کے نکاح سے گریز کرتے ہین یا رخنہ ڈالتے ہین وہ حضرت کی دلی تمنا کا خون کر رہے ہین۔ نہ صرف حضرت سے بلکہ خدا سے بھی دشمنی لے رہے ہین۔ اب جسکا جی چاہے کہ آپ کی دلی تمنا کا خون کرے۔ خدا اور رسول کا معاذ اللہ دشمن اور باغی بنے وہ جوان جوان بیواؤن کو بٹھلا رکھے اور جو مسلمان اللہ اور اللہ کے رسول کی خوشنودی پر قربان ہو جانیوالے پیارے گروہ مین داخل ہونا چاہین اُنکو لازم ہے کہ جہانتک ہوسکے جلدی سے بیواؤن کے نکاح کر دین کرسکین تو اپنی طاقت بھر کوشش کرنے مین دریغ نہ کرین۔ مسلمان بھائی بہنو تم خدا اور خدا کے رسول کے باغی بننے سے پرہیز کرو۔ آگ کی بیڑیان آگ کی ہتکڑیان آگ کی ٹوپیان آگ کی جوتیان اور آگ کی تمام پوشاک پہننے کا شوق ست کرو۔ آگ مین گھسنا نیکے قصد سے باز آؤ۔ خدا کے دوست بنکے خدا کی بہشت کے باغون مین چلو۔ سیر کرو۔ دلچسپی اُٹھاؤ۔ طرح طرح کے میوے کھاؤ۔ مزے مزے کے پانی پیو۔ رنگ برنگ کے جوڑے پہنو۔ شاہانہ تختون پر جلوس کرو اور اپنے حشم خدم سمیت نہایت ناز و نعمت سے ابد الآباد تک

زندہ رہنے سے خوش ہو۔

ہم نہایت افسوس کے ساتھ غور کرتے ہین کہ ہندوستان مین جیسا کہ پہلے حصے کے دوسرے باب مین معلوم ہو چکا ہے مرد عورت سب ملا کے پانچ کرور سوا لاکھ کے قریب مسلمان ہین جنمین سے کچھ اوپر چالیس لاکھ بیوائین ہین۔ اے کاش ان بیواؤن کے نکاح ہوئے ہوتے اور فی بیوہ زیادہ نہین صرف دو ہی دو لڑکے اوسط پڑتے تو آج کچھ اوپر اسی لاکھ اور مسلمان ہندوستان کے مردم شماری کے نقشے مین نظر آتے اور وہ پانچ کرور سوا لاکھ کے ساتھ ملکر چھ کرور کے قریب پونہچ جاتے۔ اور اگر دو نہین فی بیوہ ایک ہی لڑکے کا اوسط رکھیئے تو بھی کچھ اوپر چالیس لاکھ کی ترقی ہوتی ہے۔ چالیس لاکھ کیا کم ہین۔ پھر ان اسّی یا چالیس لاکھ کی نسل سے خدا جانے روز بروز کتنے کتنے کثیر التعداد مسلمان بڑھتے جاتے۔ اور آج کتنے کرور کی نوبت آتی۔ اور اسی پر قیاس ہوسکتا ہے کہ ترک نکاح بیوگان کے جاہلانہ رسم قائم ہونے کے وقت سے آج تک مسلمانون کی قوم اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت مین کسقدر عظیم الشان نقصان ہوتا آیا ہی خیر جو ہونا تھا سو ہوا۔ اب آئندہ کے لیے سوچ کیجیے۔ بھلا اب تو مسلمانون کی تعداد بڑھے اور حضرت کی اُمت گھٹتی کا مُنھ نہ دیکھے۔

اے مسلمانو لے خیر الامم کا لقب پانیوا لو مین تمکو نصیحت کرتا ہوا یقین دلاتا ہون کہ جن پیارے خاتم النبیین کی اُمت ہونے پر تمکو ناز ہے (اور درحقیقت جہانتک اس خوش قسمتی پر ناز کیا جائے زیبا ہے) تم اُنکی محبت مین اُسیوقت سچے نکلوگے جب اُنکی مرضی اُنکی خواہش اور اُنکے حکم کے موافق چلوگے۔ اور وہ لوگ اپنے لمبے چوڑے دعوے مین جھوٹے ہین جو ڈینگ کی لیتے ہین محبت کا دم بھرتے ہین گویا عشق رسول مین مرے جاتے ہین مگر کرتے وہ ہین جسمین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دلی تمنا کا خون ہو رہا ہے۔ مَعَاذَ اللّٰہِ مِن غضبِ اللّٰہِ و غضبِ رسولِ اللّٰہ

تیسرا نفع اولاد سے ماں باپ کی بھلائی کے بیان مین

اولاد کا ہونا جسطرح اللہ و رسول کی خوشنودی کا باعث ہے (جیسا کہ پہلے اور دوسرے نفع مین معلوم ہو چکا ہے) ماں باپ کے لیے دین و دنیا کی بھلائی کا ذریعہ ہے۔ دنیا کی بھلائی تو ظاہر ہے آخرت کی بھلائی کا حال سنیے۔ اولاد کی تین صورتین ہین اول یہ کہ بچپن ہی مین رخصت ہو جائے۔ دوسرے یہ کہ جوان ہو کے جدائی کا داغ دے۔ تیسرے یہ کہ ابد تک زندہ رہے۔ اور ہر صورت مین ماں

باپ کے لیے بڑے بڑے جلیل القدر منافع ہین جنکو ہم کسیقدر تفصیل کے ساتھ بطریق لف و نشر معکوس الترتیب کے ہدیۂ ناظرین کرتے ہین۔ **تیسری صورت** ہین یعنی جب کہ اولاد زندہ اور قائم رہے اولاد کے صدقہ کرنے اور دعا کا ثواب ان باپ کو پونہچتا رہیگا حدیث مین ہے اِنَّ الْاَدْعِيَةَ تَعْرِضُ عَلَی الْمَوْتٰی عَلٰی اَطْبَاقٍ مِّنْ نُّوْرٍ ترجمہ دعائین مُردون کے سامنے نور کے طباقون مین پیش کیجاتی ہین۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ ترجمہ جب انسان مرجاے اُسکی سب کمائیان بند ہوجاتی ہین مگر تین کمائی کھلی رہتی ہین یعنی صدقہ جاریہ[۱] اور علم جس سے نفع اُٹھایا جائے اور نیک اولاد جو اُسکے لیے دعا کرتی رہے **ف** نیک کی قید اسلیے نہین ہے کہ فاسق و گنہگار اولاد کی دعا کا ثواب ماں باپ کو نہ پونہچتا ہو احیاء العلوم مین ہے دُعَاءُ الْمُؤْمِنِ لِاَبَوَيْهِ مُفِيْدٌ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا ترجمہ مسلمان نیک ہو چاہے بد ہو اُسکی دعا اُسکے ماں باپ کے لیے فائدہ مند ہے۔ بلکہ یہ قید یعنی نیک ہونے کی اتفاقی ہے اور غالبًا اسلیے کہ نیک بندون کی دعا قبول ہونے کی زیادہ تر اُمید ہوتی ہے اور وہ اکثر دست بدعا رہا بھی کرتے ہین۔ زیادہ نہین تو دن مین پانچ مرتبہ یعنی ہر نماز کے بعد کہہ لیتے ہین رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ترجمہ اے میرے پروردگار تو میرے گناہ اور میرے ماں باپ کے گناہ اور تمام مسلمان مرد اور مسلمان عورتون کے گناہ بخشدے۔

میرے بھائی بہنو تم خدا کی دی اولاد کے قیمتی منافع پر کہانتک غور کروگے۔ تم اُسکا فضل ایک یہی دیکھو کہ اولاد کی تمام نیکیون کی برابر ماں باپ کو ثواب عنایت فرماتا ہے اور یہ نہین کہ اولاد کے ثواب مین سے کچھ کم کردے بلکہ اپنے پاس سے ماں باپ کو عطا فرماتا ہے اور خاص کر کے اُسوقت مین جبکہ ماں باپ نے اولاد کو تعلیم دی ہو رغبت دلا دلا کے نیک کامون کی عادت ڈال دی ہو۔ پھر خوش قسمتی سے اگر اولاد صالح ہونے کے علاوہ عالم فاضل اور حافظ ہوئی تو پھر کیا ہے نورٌ علی نور ہے۔ آہ بدقسمت بیوا وغیرہ کیسا ظلم ہے

(۱) دیکھو احیاء العلوم ۱۲ منہ ۵۲ دیکھو مشکوۃ المصابیح راوی کی کن الصحیح المسلم ۱۲ منہ ۵۳ صدقہ جاریہ اُس صدقے سے عبارت ہے جسکا فیض مرنے کے بعد تک قائم رہے جیسے پل کنوا تالاب مہمان سرا اسے اور مدرسے وغیرہ اور اس زمانے مین خصوصاً وہ انجمنین جو عقد بیوگان کی ہمدردی مین کھولی جائین ۱۲ منہ

کہ اس فضیلت سے بھی محروم رکھی جاتی ہیں۔ اور یہ ظلم صرف لاولد بیواؤں پر نہیں ہے۔ اولاد والیوں پر بھی ہو رہا ہے۔ اور کیوں نہیں اُنکے نکاح ہوئے ہوتے تو اور زیادہ اولاد ہوتی۔ زیادہ فضیلت بڑھتی۔ جس ثواب کی اب مستحق ہیں اس سے اور زیادہ ثواب کی اُمیدوار بنتیں۔ دیکھو حضرت خدیجہ کبری کے پہلے اور دوسرے نکاح سے اگرچہ اولاد تھی اور لائق اولاد تھی لیکن جو فضیلت خدا نے تیسرے نکاح کی اولاد میں دی اظہر من الشمس ہے۔ ہم اُسکی توصیف نہیں کر سکتے سوا اسکے کہ اتنا بتا دیں کہ حضرت سیدہ زہرا اُن کی بیٹی اور حضرت حسنین کے سے نواسے تیسرے نکاح کی بدولت ملے۔ اور دوسری صورت میں یعنی جب ماں باپ کے سامنے جوان اولاد اُٹھ جائے کچھ تو وہ فضیلت ہے جسکا ذکر پہلی صورت میں گذرا اور بہت زیادہ عظیم الشان ثواب صبر کرنے کا ہے۔ سورہ بقرہ کے اٹھارہویں رکوع میں حق تعالے فرماتا ہے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ترجمہ اے پیغمبر تو خوشخبری دے اُن صبر کرنیوالوں کو کہ جب اُن کو کوئی مصیبت پہونچتی ہے کہتے ہیں "ہم سب اللہ کے ہیں اور ہم سب کو اُسیکی طرف پلٹ جانا ہے" ان لوگوں پر انکے پروردگار کی خاص عنائتیں ہیں اور مہربانی ہے اور یہی لوگ ہیں اللہ کی راہ پر۔ ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا

[۱] صبر کے یہ معنی نہیں ہیں کہ مصیبت کے وقت دل پر چوٹ نہ لگے یا اُسکو ناگوار خاطر نہ ہو کیونکہ یہ انسان کی قدرت سے خارج ہے اور اللہ کسی کو ایسے امر پر نہیں مجبور کرتا ہے جسکی وہ طاقت نہ رکھتا ہو جیسا کہ سورہ بقرہ کے آخر رکوع میں خود فرماتا ہے۔ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا بلکہ صبر کے یہ معنی ہیں کہ اپنی طاقت بھر ضبط کرے جہانتک ہو سکے صدمے کو بھلائے گریہ زاری نہ کرے بیان بکھان کر کے چیخیں مار مار کے رونے منھ پر طمانچے لگانے۔ سر دُھننے۔ چھاتی کوٹنے گریبان چاک کرنے اور جو جو اُمور شرعًا اور عقلاً منع ہیں اُن سب سے پرہیز کرے کوئی ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالے اور نہ کوئی ایسا فعل کرے جس سے خدا کی شکایت یا خدا سے ناراضی ظاہر ہو۔ اب اگر مصیبت کے وقت بے اختیار آنسو نکل پڑے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ باوجود ضبط کے سسکیاں بندھ گئیں تو صبر میں کچھ نقصان نہیں آیا۔ روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم نے جب انتقال فرمایا اور چشم مبارک سے آنسو بہنے لگے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ یَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا ترجمہ آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمگین ہوتا ہے مگر بات ہم وہی کہتے ہیں جس سے ہمارا پروردگار راضی ہو۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ صبر وہی ہے جو تازہ مصیبت کے وقت ہو ۱۲ منہ [۲] دیکھو ابن ماجہ کتاب الجنائز ۱۲ منہ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ فرماتا ہی اِبْنَ اٰدَمَ اِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَۃِ الْاُوْلٰی لَمْ اَرْضَ لَکَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّۃِ ترجمہ اے فرزند آدم اگر تو صدمے کے پہلے دہلے مین صبر کریگا اور مجھ سے ثواب کی امید رکھیگا تو مین تجکو جنت دیے بغیر کسی اور ثواب پر ندراضی ہونگا۔ ابوہریرہ رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یَقُوْلُ اللّٰہُ مَا لِعَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ عِنْدِیْ جَزَاءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِیَّہٗ مِنْ اَھْلِ الدُّنْیَا ثُمَّ احْتَسَبَہٗ اِلَّا الْجَنَّۃُ ترجمہ جب مین اپنے ایمان والے بندے کے پیارے کو دنیا کے لوگون سے اُٹھا لیتا ہون اور وہ اسکے بدلے مجھ سے ثواب پانی کی امید رکھتا ہی تو میرے پاس اُسکے لیے یہی جزا ہی کہ مین اُسکو جنت دیدون۔ نیز حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ یُصَابُ فِیْ وَلَدِہٖ وَحَامَّتِہٖ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰہَ وَلَیْسَتْ لَہٗ خَطِیْئَۃٌ ترجمہ ایمان والے کو ہمیشہ اُسکی اولاد اور اُسکے عزیز اقارب کے مرنیکا صدمہ پہونچتا رہتا ہی (اور ہر صدمے سے اُسکے گناہ معاف ہوتے جاتے ہین) یہانتک کہ وہ اللہ سے ایسے وقت ملتا ہی کہ گناہون سے بالکل صاف ہوتا ہی حضرت ابوموسیٰ اشعری رض سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰہُ لِمَلٰٓئِکَتِہٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَۃَ فُؤَادِہٖ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ حَمِدَکَ وَاسْتَرْجَعَ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ ابْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ وَسَمُّوْہُ بَیْتَ الْحَمْدِ ترجمہ جب مسلمان بندے کی اولاد قضا کرجاتی ہی خدا اپنے صابر بندون کی فضیلت ظاہر کرنیکے لیے اپنے فرشتون سے پوچھتا ہی تمنے میرے بندے کے بچے کی جان قبض کرلی۔ فرشتے عرض کرتے ہین ہان قبض کرلی۔ پھر خدا پوچھتا ہی تمنے میرے بندے کے دل کے میوے کو توڑ لیا۔ فرشتے عرض کرتے ہین ہان توڑ لیا۔ تب خدا پوچھتا ہی میرے بندے نے کیا کہا۔ فرشتے عرض کرتے ہین تیری حمد کہی یعنی تعریف کی اور کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ (ہم اللہ کے ہین اور ہمکو اُسی کی طرف پھر کے جانا ہی اور جب ہم خود اللہ کے ہوئے اور ہمکو اُسی کے پاس جانا بھی ہی تو ہم کیون رنج کرین اور کیون ملال کرین وہ اسکا بدلا ہمکو وہین دیدیگا) تب خداوند دانا ارشاد فرماتا ہی تم میرے بندے کے لیے بہشت مین گھر بناؤ

لہ دیکھو مشکوۃ المصابیح کتاب الجنائز اور صحیح بخاری ۱۲ منہ سہ دیکھو موطا امام مالک کتاب الجنائز ۱۲ منہ

سہ دیکھو جامع ترمذی کتاب الجنائز ۱۲

اور اُسکا نام بیت الحمد رکھو اور پہلی صورت (یعنی بچپن میں اولاد کے قضا کر جانے) میں وہی ثواب اور وہی فضیلتیں ہیں جو جوان اولاد کے قضا کرنے میں ہیں۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ماں باپ کے جیتے جی جوان اولاد کے اُٹھ جانے سے اُنکے دل پر نہایت سخت جانگداز صدمے کی چوٹ لگتی ہے اور یہ بھی مسلم ہے کہ انسان کے دل پر جتنا ہی زیادہ صدمہ گذرتا ہے اُتنا ہی ثواب بھی زیادہ ملتا ہے۔ اور اُن دو مقدموں کا اعتراف کرنے سے کچھ شک نہیں رہتا کہ جوان اولاد کی وفات میں نابالغ اولاد کی وفات سے زیادہ ثواب ملنے کی اُمید ہے لیکن نابالغ بیگناہ بچوں کی جدائی میں ایک اور قابل قدر فضیلت یہ ہے کہ چھوٹے بچے قیامت کے دن مسلمان ماں باپ کے لیے شفاعت کرینگے جنکی سفارش سے ماں باپ جنت میں داخل کیے جائینگے۔ انس[1] سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ مُسْلِمٍ یُتَوَفّٰی لَهٗ ثَلٰثَةٌ لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِیَّاهُمْ ترجمہ جس مسلمان کے تین بچے جو قابل گناہ نہوئے ہوں قضا کر جائیں اُسکو خدا بہشت میں داخل کریگا۔ اُن بچوں پر اپنا فضل رحم کرنے کے باعث نسائی میں ابو ہریرہؓ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے قَالَ یُقَالُ لَهُمْ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ فَیَقُوْلُوْنَ حَتّٰی یَدْخُلَ اٰبَاؤُنَا فَیُقَالُ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُکُمْ ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جائیگا اُن لڑکوں سے جاؤ تم جنت میں۔ وہ کہینگے ہم نجائینگے جبتک ہمارے ماں باپ نجا لینگے۔ تب ارشاد ہوگا تم بھی جنت میں جاؤ اور تمہارے ماں باپ بھی جائیں۔ ابو سعید خدریؓ[2] سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَیُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَ لَهَا ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ کُنَّ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ترجمہ جس عورت کے تین بچے قضا کر جائیں وہ اُسکے لیے دوزخ سے ٹٹی ہوں گے۔ ایک عورت نے عرض کیا اور دو (یعنی کیا دو لڑکے بھی ٹٹی بن سکینگے) فرمایا اور دو (یعنی ہاں دو بھی) ابن مسعودؓ[3] سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَةً لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ کَانُوْا لَهٗ حِصْنًا حَصِیْنًا قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَدَّمْتُ اِثْنَیْنِ قَالَ وَاثْنَیْنِ فَقَالَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ سَیِّدُ الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا وَلٰکِنْ

---

[1] دیکھو صحیح بخاری کتاب الجنائز ۱۲ منہ [2] دیکھو صحیح بخاری کتاب الجنائز ۱۲ منہ [3] دیکھو جامع ترمذی کتاب الجنائز ۱۲ منہ۔

اِنَّمَا ذَالِكَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی ترجمہ جس مسلمان کے تین نابالغ لڑکے قضا کر جائیں اُسکے لیے وہ لڑکے مضبوط قلعہ بن جائینگے (یعنی دوزخ سے بچا لینگے) ابوذر نے عرض کیا میرے دو لڑکے قضا کیے ہین۔ فرمایا اور دو (یعنی دو وہی قلعہ بنکے بچا لینگے)۔ اُبی بن کعب سید القراء نے عرض کیا میرا ایک لڑکا قضا کیا ہے۔ فرمایا اور ایک (یعنی ایک ہی یہی کام دیگا)۔ مگر یہ پہلے صدمے کیوقت ہے (یعنی یہ بچے قلعہ اُسیوقت بن سکینگے جب اول صدمے کیوقت صبر کیا جائے۔

ایک صحابی کا ذکر ہے وہ اپنے بیٹے سے نہایت محبت رکھتے تھے کبھی اپنے سے جدا نہ کرتے تھے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوتے تو بھی ساتھ لیے آتے۔ اب انتہا ہوگئی کہ حضرتؐ کے ایک سوال کے جواب مین عرض کیا اَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا اُحِبُّهٗ ترجمہ خدا آپ کو ایسا ہی محبوب رکھے جیسا مین اس لڑکے کو محبوب رکھتا ہون۔ خدا کی مرضی وہ لڑکا قضا کر گیا۔ اُسکے قضا کرنے سے اُن صحابی کے دل پر نہایت سخت صدمہ گذرا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جیسا کہ سنن نسائی مین قرۂ مزنی سے روایت ہے مَا یَسُرُّكَ اَنْ لَّا تَاْتِیَ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَّا وَجَدْتَّهٗ عِنْدَهٗ یَسْعٰی یَفْتَحُ لَكَ ترجمہ کیا تم اس بات سے خوش نہین ہو کہ تم بہشت کے دروازون مین سے جس دروازے پر آؤگے وہین تمکو وہ ملے گا۔ دوڑتا ہوا آئیگا تمہارے لیے بہشت کا دروازہ کھول دیگا۔ دوسری حدیث مین اتنا اور زیادہ ہے فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهٗ خَاصَّةً اَمْ لِكُلِّنَا قَالَ بَلْ لِكُلِّكُمْ ترجمہ پوچھا ایک شخص نے یا رسول اللہ (یہ فضیلت) خاص اُسیکے لیے ہے یا ہم سب کے لیے۔ فرمایا تم سب کے لیے ہے۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتون سے فرمایا لَا یَمُوْتُ لِاِحْدٰىكُنَّ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهٗ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اَوِ اثْنَانِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَوِ اثْنَانِ ترجمہ تم جس عورت کے تین بچے قضا کر جائین اور وہ خدا سے ثواب کی اُمید رکھے بہشت مین داخل ہوگی۔ ایک عورت نے عرض کیا اور دو۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

۵۱ دیکھو مشکوٰۃ المصابیح کتاب الجنائز مین مسند امام احمد کی روایت ۱۲ منہ ۵۲ دیکھو صحیح مسلم جلد ثانی کتاب البر والصلۃ والادب ۱۲ منہ ۵۳ مخاطب اگرچہ انصار کی عورتین ہین لیکن حکم عام ہے ۱۲ منہ۔

فرمایا اور دو (یعنی دو بچوں کے قضا کرنے پر بھی بہشت دیگا) ابوحسان[1] سے روایت ہے کہ مین نے ابوہریرہ رض سے کہا میرے دو بیٹے قضا کر گئے ہین کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث روایت کر سکتے ہو جس سے ہمارے دل ہمارے مردون کیطرف سے خوش ہین ابوہریرہ نے کہا ہان صِغَارُهُم دَعَامِيصُ الْجَنَّةِ يَتَلَقَّى أَحَدُهُمْ أَبَاهُ أَوْ قَالَ أَبَوَيْهِ فَيَأْخُذُ بِثَوْبِهِ أَوْ قَالَ بِيَدِهِ كَمَا آخُذُ أَنَا بِصَنِفَةِ ثَوْبِكَ هَذَا فَلَا يَتَنَاهَى أَوْ قَالَ يَنْتَهِي حَتَّى يُدْخِلَهُ اللَّهُ وَآبَاهُ الْجَنَّةَ

ترجمہ چھوٹے بچے بہشت کے دُعموص[2] ہین۔ وہ اپنے باپ سے یا مان باپ[3] سے ملاقات کرین گے انکا کپڑا یا ہاتھ[4] پکڑ لینگے جیسے ہم تمہارے کپڑے کا کھونٹ پکڑے ہوئے ہین۔ اور نہ چھوڑینگے یہانتک کہ خدا انکو اور اُنکے باپ کو (باپ سے مان باپ دونون مراد ہین) بہشت مین داخل کردیگا حضرت علی[5] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهُ إِذَا أَدْخَلَ أَبَوَيْهِ النَّارَ فَيُقَالُ أَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهُ أَدْخِلْ أَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهِ حَتَّى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ ترجمہ جب پیٹ گرے ہوئے بچے کے مان باپ دوزخ مین ڈالے جاوینگے وہ اپنے پروردگار سے جھگڑا کریگا۔ ارشاد ہوگا اے پیٹ گرے بچے اپنے پروردگار سے جھگڑنے والے تو اپنے مان باپ کو جنت مین داخل کردے تب وہ اپنی نال سے کھینچتا ہوا انکو لے جائیگا اور بہشت مین داخل کریگا۔

تینون صورتون کا خلاصہ یہ ہوا کہ جتنی ہی اولاد بڑھیگی اتنا ہی مان باپ کے لیے ثواب بڑھتا رہیگا۔ آہ ہم غریب بیواؤن پر کیا کیا ظلم نہین کر رہے ہین۔ نہ صرف انکی دُنیا تباہ کر رہے ہین بلکہ اولاد سے روک روک کے اُن کے ذخیرۂ عاقبت مین بھی کھنڈت ڈال رہے ہین۔

مونث گر منصف مزاج ناظرین کے انصاف پر بھروسا ہے کہ اولاد کے بیش بہا منافع پر غور فرمائینگے اور بیساختہ بول اُٹھینگے کہ بیوائین چاہین کتنی ہی اولاد والی کیون نہون اگر ابھی قابل اولاد ہین تو اور زیادہ اولاد بڑھانے کے لیے اُنکے نکاح کی ضرورت ہے۔

---

[1] دیکھو صحیح مسلم مین اوپر والی حدیث کے بعد ۱۲ منہ [2] دعموص ایک قسم کے دریائی کیڑون کا نام ہے ۱۲ منہ [3] راوی کو شک ہے کہ حدیث مین باپ کا لفظ ہے یا مان باپ دونون کا لیکن ہر حال مین مراد دونون مین ۱۲ منہ [4] راوی کو شک ہے کہ حدیث مین کپڑے کا لفظ ہے یا ہاتھ کا ۱۲ منہ [5] دیکھو ابن ماجہ کتاب الجنائز ۱۲ منہ

دوسری فصل نکاح کی بدولت شیطان اور نفس امارہ سے بچنے اور خواہش نفسانی کے فرو ہونے کے بیان مین

نکاح کی برکت سے شیطان لعین کا قابو انسان پر کم چلتا ہی۔ انسان بدکاری سے بلکہ آنکھ کے گھورنے اور دل کے منحوس وسوسون سے بھی بچ سکتا ہی۔ اسی وجہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ احیاء العلوم وغیرہ مین ہی فرماتے ہین مَنْ نَكَحَ فَقَدْ حَصَّنَ نِصْفَ دِيْنِهٖ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي الشَّطْرِ الْاٰخِرِ ترجمہ جسنے نکاح کیا وہ اپنے نصف دین کی حفاظت کر چکا اب اسکو چاہیے کہ نصف باقی مین خدا سے ڈرے صحیحین اور ابوداؤد وغیرہ مین ہی کہ فرماتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ ترجمہ اى جوان لوگو تم مین سے جسکو نان ونفقہ دینے کی طاقت ہو اسکو چاہیے کہ نکاح کرے اسلیے کہ نکاح آنکھ کو نظر بازی سے اور شرم گاہ کو بدفعلی سے خوب بچاتا ہی۔ اور جسکو نہ طاقت ہو روزے رکھے۔ اسلیے کہ روزون کا رکھنا اسکے لیے بدھیا ہونا ہی **ف** یہ اسلیے فرمایا کہ فقرا صحابہ جو نہ نکاح کی طاقت رکھتے تھے نہ فطری خواہش کا ہٹا دینا انکے اختیار مین تھا بدھیا ہو جانے پر مستعدی ظاہر کرتے تھے جیسا کہ پہلے حصے مین گذر چکا ہی مگر یاد رہے کہ نان ونفقہ کی وسعت کی قید عورتون کے لیے نہین ہی۔ وہ نکاح کرکے خاوند کے نان ونفقہ کی ذمہ دار نہین ہو جاتی ہین بلکہ اور اپنے روٹی کپڑے سے بھی فارغ البال ہو جاتی ہین۔

امام غزالی رح[1] لکھتے ہین "دین مین اسلیے نکاح کا اہتمام کیا گیا ہی کہ غائلۂ شہوت کو دفع کرتا ہی" پھر لکھتے ہین "خواہش نفسانی جب غالب آجاتی ہی اور اسکو تقوے کی طاقت نہین روک سکتی ہی تو خواہی نخواہی کھینچ کے بدکاری مین ڈال دیتی ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کہ "وہ اگر نہ بیاہوگے تو زمین مین فتنہ اور بڑا فساد ہوگا" اسی طرف اشارہ کر رہی ہی جابجا تقوی کی لگام کیون نہ دی ہو[2]

[1] دیکھو احیاء العلوم ۱۲ منہ [2] دیکھو احیاء العلوم ۱۲ منہ

نہایت درجہ یہ کہ انسان ظاہری اعضا کو روکے گا۔ آنکھ نیچی کر لیگا اور شرمگاہ کو بچائیگا مگر دل کو وسوسون اور خیالات سے محفوظ رکھنا تو اسکے اختیار مین نہین ہے۔ نفس امارہ ہمیشہ اسکو کھینچتا رہیگا ہمبستری کی باتین اسکے کان مین پھونکتا رہیگا اور شیطان جو بڑا بہکانیوالا ہے اپنے بہکانے سے نہ تھکیگا۔ بلکہ یہ معاملہ کبھی عین نماز مین وقوع ہو جاتا ہے۔ ہمبستری کے امور جنکو نہایت کم درجہ کے لوگون کے سامنے بیان کرتے سے شرم آتی ہے اسکے دل پر گذرنے لگتے ہین۔ حالانکہ اللہ کو اسکے دل کا حال خوب معلوم ہے۔ اللہ کے حق مین دل ایسا ہی ہے جیسے مخلوق کے حق مین زبان ہے۔ اور آخرت کا رستہ چلنے والے کے لیے اصل چیز اسکا دل ہے۔ احادیث شریف مین محتاج مردون کو روزہ رکھنے کی ہدایت مجبوری درجہ پر کی گئی ہے ورنہ اکثر لوگون کی طبیعت سے جب تک انکے بدن مین ضعف اور انکی صحت مزاج مین فساد نہ پیدا ہو جائے ہمیشہ روزہ رکھنے سے بھی وسوسے کا مادہ منقطع نہین ہوتا ہے۔ اسی لیے ابن عباس رض نے فرمایا ہے کسی عابد کی عبادت نکاح بغیر ٹھیک نہین ہوتی ہے۔ اور یہ (خواہش نفسانی کی) دیوانگی عام ہو رہی ہے۔ اس سے شاذ و نادر کوئی بچ سکتا ہے۔ عکرمہ اور مجاہد سے روایت ہے کہ حق تعالٰے کے کلام خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا کی تفسیر مین انسان کے ضعیف ہونے کے معنی ابن عباس نے یہ بتائے ہین کہ وہ عورتون کے بغیر صبر نہین کر سکتا ہے۔

اسی طرح عورتین بھی بغیر مرد کے نہین صبر کر سکتی ہین۔ اگرچہ انسان ہونے کی حیثیت سے مرد اور عورتین دونون کمزور ہین لیکن عورتین مردون سے بھی زیادہ کمزور ہین اس وجہ سے انکو اور بھی نہین صبر آتا ہے۔ خاوند کے فراق مین روتے روتے انکی آنکھین پتھرا جاتی ہین۔ زمین و آسمان بلکہ چاند اور سورج بھی انکو تیرہ و تار دکھائی دیتے ہین۔ وہ تمام دن سرد ہنتی رہتی ہین انکے جیا کرتی ہین اور رات نہ پوچھو کس بیکسی کی آہ و زاری مین کٹتی ہے۔ وہ تنہائی کی لمبی چوڑی سنسان راتین تارے گن گن کے صبح ہوتی ہین۔ خدا جانے کیسی کیسی حسرتون کے دلون مین خون ہوتے ہین سچ ہے یہ کالی بلا وہ زہریلی ناگن ہے جسکے ڈسے کا دوا بول نکاح کے سوا اور کوئی منتر ہی نہین ہے۔ امام غزالیؒ[1] لکھتے ہین۔ خواہش نفسانی وہ زبردست بلا ہے کہ جب جوش مین آجاتی ہے نہ اسکو عقل روک

[1] دیکھو احیاء العلوم ۱۲ منہ۔

سکتی ہے نہ دینداری اُسکو فرد کر سکتی ہے۔ باوجود اس صلاحیت کے کہ حیاتؔ ظاہری اور حیات باطنی کا سبب پڑتی ہی شیطان کا نہایت زبردست ہتھیار ہے" الحق یہ شیطان کا وہ غضب جادو بھرا خنجر ہے کہ بہتیری عورتین اور بہتیرے مرد اُسکی چمک دمک دیکھتے ہی باولے ہوجاتے ہین کس شوق سے اُسکے اپنا گلا آپ کاٹ لیتے ہین۔ اور اُسکی تیزی کا یہ عالم کہ ہزارون لاکھون خون کرتا چلا جاتا ہے اور کند ہونے کا نام نہین لیتا۔ جون جون خون پیتا ہے اُسکا حوصلہ بڑہتا آتا ہے۔ امام غزالی نے ایک بزرگ صالح کی حکایت لکھی ہے کہ وہ شادیان کثرت سے کیا کرتے تھے یہانتک کہ اُنکے نکاح مین دو اور تین بیویون سے کبھی کم نہین رہا کرتی تہین۔ بعضے صوفیون نے اسپر اعتراض کیا تو بزرگ صالح نے اُن سے پوچھا جب تم مین سے کوئی شخص خدا کے سامنے خدا کی عبادت کے لیے بیٹھتا یا کھڑا ہوتا ہے تو کیا اُسوقت اُسکے دل مین خواہش نفسانی کا خطرہ نہین گذرتا ہے۔ صوفیون نے کہا ہان اس قسم کے خطرے ہمارے دلون پر بہت گذرا کرتے ہین۔ بزرگ صالح نے فرمایا اگر تمہارے ایک وقت کے موافق مین اپنی تمام عمر رہنا چاہتا (یعنی یہ کہ عبادت کرتا رہون اور شیطانی وسوسے میرے دل پر گذرتے رہین) تو مین کبھی شادی ہی نہ کرتا۔ میرا یہ حال ہے کہ جب میرے دل پر کبھی ایسا خطرہ گذرتا ہے جسکے باعث عبادت سے جی اُچاٹ ہونے لگتا ہے تو اُسکی حاجت روائی کرنے سے مین اُسکو دفع کردیتا ہون۔ تب مجھے آرام ملتا ہے اور مین پھر اپنے شغل کیطرف رجوع کرتا ہون۔ یہی وجہ ہے کہ چالیس برس ہوئے کوئی گناہ کی بات میرے دل پر نہین گذری" نیز احیاء العلوم مین ہے۔ کسی نے حضرات صوفیہ کے حال پر اعتراض کیا کہ وہ نکاح بہت کیا کرتے ہین۔ ایک دیندار نے جواب دیا اگر تو بھی اپنی آنکھ اور اپنی شرمگاہ کو بچانا چاہتا جیسے وہ بچاتے ہین تو تو بھی نکاح کرتا جیسے وہ کرتے ہین" نیز احیاء مین ہے کہ حضرت جنیدؒ فرماتے ہین "مین جماع کی طرف ایسا ہی محتاج ہوتا ہون جیسے کھانیکی طرف محتاج ہوتا ہون"

غور کا مقام ہے ہرگاہ کہ مقدس زمانے کے بڑے بڑے مشائخ اور اولیاء اللہ کا جو ہمیشہ یاد خدا مین ڈوبے رہتے تھے یہ حال ہو۔ اُنکو خواہش نفسانی ستاتی ہو۔ اُسکا زور توڑنے کے لیے وہ نکاح

سلہ حیات ظاہری اور حیات باطنی کی تحقیق انشاء اللہ چھٹی فصل مین آتی ہے ۱۲ منہ سلہ ۵۲ دیکھو احیاء العلوم ۱۲ منہ

کے محتاج ہوتے ہین۔ تو ہمارے زمانے کی نوخیز اور جوان ساتھ ہی دل کی ناتوان بیوائون کا افسوس کیا بُرا حال ہوگا۔ آہ۔ پیاس کی شدت اور پھر پانی کی پاس ہین خدا جانے اُنکے دل پر کیسی کیسی آفتین نہ جت رہی ہونگی۔ کیا اس خطرناک حالت مین اُنکی تنزلزل اور موہوم پارسائی پر گھمنڈ کرکے غافل ہو بیٹھنا کسی عقلمند کے لیے جائز ہوگا۔ نہین ہرگز نہین۔ اچھا اب مواہب لدنیہ اور زرقانی مین دیکھو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روحی فداہ کیا فرماتے ہین اَصْبِرُ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَلَا اَصْبِرُ عَنْهُنَّ ترجمہ "کھانے پانی سے مین صبر کرتا ہون لیکن عورتون سے مجھکو صبر نہین آتا ہے"۔ اب انصاف کیجیے عورتون کو مردون سے کیسے صبر آسکتا ہے۔ صحیح مسلم جلد اول کتاب النکاح مین حضرت جابرؓ سے روایت ہے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً فَاَتَى امْرَأَتَهٗ زَيْنَبَ وَهِيَ تَمْعَسُ مَنِيْئَةً لَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ فَاِذَا اَبْصَرَ اَحَدُكُمْ اِمْرَأَةً فَلْيَاْتِ اَهْلَهٗ فَاِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِيْ نَفْسِهٖ ترجمہ "ایک عورت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر پڑی تو آپ اپنی بیبی زینبؓ کے پاس تشریف لائے جبکہ وہ اپنی ایک کھال مل رہی تھین آپنے حاجت روائی فرمائی پھر اپنے یارون کے پاس جلوہ افروز ہوئے۔ اور فرمایا عورت شیطان کی صورت مین آتی اور شیطان کی صورت مین جاتی ہے جب تم کسی کی نظر کسی عورت پر پڑجائے تو چاہیے کہ اپنی بیبی کے پاس آئے۔ کیونکہ یہ (یعنی بیبی سے صحبت کرنا) اُسکے دل کے وسوسونکو دفع کردیتا ہے"۔ عن ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک عورت دکھائی دی اور بھلی معلوم ہوئی آپ سودہؓ کے پاس تشریف لائے۔ وہ کچھ خوشبو بنا رہی تھین۔ اور اُنکے پاس اور عورتین جمع تھین وہ ہٹ گئین۔ آپ نے حاجت روائی فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا اَيُّمَا رَجُلٍ رَاٰى امْرَأَةً تُعْجِبُهٗ فَلْيَقُمْ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِيْ مَعَهَا ترجمہ جو مرد کسی عورت کو دیکھے وہ اُسکو بھلی معلوم ہو تو چاہیے کہ اپنی بیبی کے پاس جائے کیونکہ جو چیز اُس عورت کے پاس ہے اُسی کے موافق اُسکی بیبی کے پاس ہے۔ حضرات جسطرح مردون کی نظر مین عورتین شیطان کی صورت مین آتی اور جاتی ہین اسیطرح

ف دیکھو مشکوٰۃ المصابیح کتاب النکاح اور سنن دارمی ۱۲ منہ۔ ف یہ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبی ہین ۱۲ منہ۔

عورتون کی نظر مین مرد لوگ شیطان کی صورت مین آتے اور جاتے ہین عورتین اُنکو دیکھکے فریفتہ ہوجاتی ہین اور دل مین بُرے بُرے خیالات آنے لگتے ہین۔ پھر جسطرح مردون کو بیبی کے پاس جانیسے اطمینان ہوجاتاہے اسیطرح عورتون کو خاوند کے پاس رہنے سے اطمینان ہوسکتاہے۔ الغرض مردونکے دل عورت بغیر اور عورتون کے دل مرد بغیر ڈانوان ڈول رہا کرتے ہین۔ کبھی اطمینان ہونہین سکتا ڈھارس آ نہین سکتی۔ مردون کو شاید آبھی جائے پر عورتون کو نہین آتی۔ خلاصہ یہ کہ دل کو مطمئن اور پاک رکھنے کے لیئے نکاح سے بہتر کوئی قیمتی تدبیر نہین ہے۔ نکاح کی برکت سے بہیترے آوارہ مردون کو سنبھلتے ہوئے ہمنے خود دیکھاہے۔ زمانہ جانتاہے یہ بازاری عورتین پیشے والیان جب نکاح کرلیتی ہین ایک ہی کی ہورہتی ہین۔ اور نکاح نہونے کی نحوست مین بعض بیواؤن کی نسبت وحشت ناک خبرین سننے مین آئین ہین جنکو نہ صرف زبان پر لاتے ہوئے بلکہ دل پر خیال گذرتے ہوئے غیرت اور عبرت آتی ہے۔

خواہش نفسانی کا زور بہانتک بڑھا ہوا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے باوجود معصوم ہونے کے اُسکے شر سے پناہ مانگی ہے۔ یا کمال احتیاط کے باعث یا اُمت کو سکھانے کے لیے۔ بہرحال آپ دعا کرتے ہین اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّ سَمۡعِیۡ وَبَصَرِیۡ وَقَلۡبِیۡ وَمِنۡ شَرِّ مَنِیِّیۡ ترجمہ اے میرے اللہ مین تیری جناب مین پناہ مانگتا ہون اپنے کان اپنی آنکھ اور اپنے دل کے شر سے اور اپنی منی کے شر سے ف کان۔ آنکھ اور دل کے شر سے تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک ساتھ مین پناہ مانگتے ہین اور اہتمام کرکے منی کو جدا کرکے اُسکے شر سے مستقل طور پر علیحدہ پناہ مانگتے ہین گویا اس سے اشارہ بتارہے ہین کہ منی کا شر بہت زیادہ بڑھا ہوا ہے۔ پھر آپ دعا مانگتے ہین۔ اَسۡئَلُكَ اَنۡ تُطَھِّرَ قَلۡبِیۡ وَتُحَفِّظَ فَرۡجِیۡ ترجمہ میرے اللہ مین تجھ سے یہ مانگتا ہون کہ تو میرے دل کو پاک رکھ اور میری شرمگاہ کی حفاظت کر۔ صاحبو۔ چاند سورج سے بھی زیادہ روشن ہے کہ روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم گناہون سے بالکل پاک ہین۔ گناہون سے پاک تو سب پیغمبر ہین اور آپ اُنکے سردار ہین۔ آپ سے کوئی اور کسی طرح کا گناہ صادر ہونے کا احتمال کیا وہم بھی نہ تھا ہر آدمی کے ساتھ نیک کام بتانیوالے فرشتے کیطرح ایک شیطان بھی رہا کرتاہے جو اُسکے کان مین گناہ کی باتین پھونکتا رہتاہے لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کا تو شیطان بھی مطیع اور فرمان بردار تھا۔ نیک بات کے سوا بُری بات کا کبھی وہ بھی نام نہ لیتا تھا۔ باانیہمہ معصومیت جب آپ مقتضائے

بشریت سے ڈرتے اور پناہ مانگتے ہون تو یہ غریب بیوائین ذات کی عورتین کس قطار و شمار مین ہین انکی ہو ہوم اور زیادہ سے زیادہ ظنی پاکدامنی پر بھروسہ کر کے بے فکر ہو رہنا تمھی تبلاؤ کیونکر جائز ہوگا۔

تیسری فصل نکاح کی برکت سے بڑے بڑے سخت اور مہلک امراض سے محفوظ رہنے کے بیان مین

نکاح کا تیسرا فائدہ تندرستی ہے نکاح سے صحت برقرار رہتی ہے۔ بڑے بڑے سخت اور مہلک امراض سے حفاظت رہتی ہے۔ نکاح مین صرف یہی کرامت نہین ہے کہ موجودہ صحت کو قائم رکھے بلکہ وہ اعجاز ہے کہ گئی صحت کو پھیر لائے۔ ظالم رنڈاپے کے پیدا کیے امراض حرف غلط کیطرح اڑجائین جان بلب رسیدہ مریض چنگا ہوجائے۔ سسکتا ہوا مردہ اٹھ کھڑا ہو۔ بالتفصیل دیکھنا منظور ہے تو ورق اُلٹیے پہلے حصے کے تیسرے باب مین ملاحظہ فرمائیے۔

چوتھی فصل نکاح سے تفریح قلب ہونے کے بیان مین

نکاح کا چوتھا فائدہ یہ ہے کہ تفریح ہوتی ہے۔ آنکھون مین نور اور دلین سرور آتا ہے۔ قالب بیجان مین نہین۔ بلکہ خود جان مین جان آتی ہے۔ تنہائی کی وحشت دور ہوتی ہے۔ ہجر کی کلفت رفع ہوتی ہے اور جملہ کلفتین بے فوجکر ہوجاتی ہین۔ کچھ عجیب لطف ہوتا ہے۔ دونون حشاش و بشاش۔ شادان و فرحان خوشی خوشی عیش و عشرت سے رہتے سہتے نظر آتے ہین۔ گلچھرے اڑاتے ہین۔ حضرت وہ گلچھرے نہین جنمین بدچلنی اور گناہ کی آلائش ہو۔ وہ گلچھرے جن سے خدا بھی خوش ہو اور ثواب ملے گھاتے مین اب زیادہ نہ کھونگا۔ کسی جوان بیوہ کا نکاح کر کے ملاحظہ فرمالیجیے کس خوشی کی دنیا مین چہل پہل کر رہی ہے۔

پانچوین فصل نکاح سے عبادت مین جی لگنے کے بیان مین

نکاح کا پانچوان فائدہ یہ ہے کہ نکاح کی برکت سے اپنے پیدا کرنے والے معبود کی عبادت مین خوب جی لگتا ہے۔ زبان سے جو کلمہ نکلتا ہے دل کی سچائی اور شکرگذاری کی خبر لاتا ہے۔ اور نکاح بغیر کتنا ہی بڑا

متقی اور پرہیزگار ہو نہ اُسکو خشوع ہوگا نہ خضوع ہوگا نہ قرآن مین جی لگیگا نہ نماز مین دل لڑیگا۔ وہ ہزار خلوص کا قصد کرے مگر جب دل ہی قابو مین آئے۔ زبان پر تو حمد ہے ثنا ہے تہلیل ہے تمجید ہے تسبیح ہے تکبیر ہے قرآن ہے درود ہے مگر دل مین کچھ اور ہے۔ ہاتھ۔ پانون ناک۔ کان۔ اور آنکھ سب عضو عبادت کے لیے حاضر ہین مگر خلوص نہین ہے۔ اور ہو تو کیونکر ہو خلوص تو ہوتا ہے دل سے اور دل کہین اور ہے۔ مسلمانو دل سے سنو نماز کیا ہے معراج المومنین ہے۔ ایمان والون اور ایمان والیون پر لازم ہے کہ نماز کے وقت دنیا و مافیہا سے منہ موڑلین۔ صرف اپنے خالق سے لو لگائین۔ سب چیزون کو بھلادین ایک وحدہ لاشریک کا دھیان باندھین۔ مگر افسوس کہ یہان خدا کا سوچ کرنے کی جگہ پر کچھ اور ہی سوچ ہے۔ اور کیسا گاڑھا سوچ جسکا نکاح بغیر رد کرنا اگر ناممکن نہین تو قریب قریب ناممکن کے ضرور ہے۔ اور یہ کچھ اچنبھے کی بات نہین ہے جب ادعیہ منی مین آکے منی بھر جاتی ہے دل و دماغ کو پریشان کر دیتی ہے۔ سر سے پانون تک سارے بدن کو ہلا ڈالتی ہے یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے اولیاء اللہ جو ہمیشہ یاد خدا مین غرق رہا کرتے ہین وہ بھی اپنے نفس پر اعتبار نہین کر سکتے۔ نکاح بغیر ہمیشہ نہین تو کبھی کبھی اُنکے بھی دل مین فطری جوش اُمنڈ آتا ہے یہانتک کہ عین نماز مین وسوسے گذرنے لگتے ہین۔ جیسا کہ امام غزالی و نیز دیگر اولیاء اللہ کے کلام سے ثابت ہوچکا ہے آہ ان جوان نوجوان بیواؤن کی مٹی ہر طرح خراب ہے۔ نہ دنیا ہی نصیب ہے نہ آخرت مین کچھ ثمرہ ہے۔ اگر چاہین کہ دنیا چھوڑ کے خدا کی ہو رہین تو بن نکاح یہ بھی مشکل ہے۔ اُنکے وحشی دلون کے ڈانوان ڈول رہنے سے اُنکی عبادت بھی نہین پوری پڑتی ع گئے دونون جہان کے کام سے ہم نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم۔ نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوسکے۔ ہمارے ناظرین کو اُس عابدہ عورت کی حکایت یاد ہوگی جسنے اپنے تمام رنڈاپے کو بڑی پاکدامنی سے خدا کی یاد مین کاٹا۔ باوجودیکہ دن رات قرآن پاک کی تلاوت مین رہا کرتی تھی۔ دن کو ہمیشہ روزہ رکھنے اور شام کو کچھ سوکھی پھیکی روٹی پر قناعت کرنے سے اپنے آپ کو کمزور بھی کر ڈالا تھا تاہم جوانی کا جوش اُسکو آستا تھا دل قابو مین نہ آتا تھا رات کو چوکیدار کی آواز نشتر کا کام دیتی تھی عین تلاوت مین وہ بیتاب ہو جاتی تھی۔ الغرض نکاح سے حفظ صحت رہتی ہے جی خوش رہتا ہے تو عبادت بھی سچے دل سے ادا ہوتی ہے۔ اسیوجہ سے روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین

سلہ دیکھو تیسرا فائدہ ۱۲ منہ سلہ دیکھو چوتھا فائدہ ۱۲ منہ

حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمُ النِّسَاءُ وَالطِّیْبُ وَجُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ

ترجمہ تمہاری دنیا مین سے مجکو دو چیزین محبوب ہین (اول) عورتین (کیونکہ اُنکی ہمبستری سے حفظ صحت رہتی ہے اور دل کو تفریح ہوتی ہے تو عبادت مین بہی خوب جی لگتا ہے) اور (دوسرے) خوشبو (کیونکہ خوشبو سے روح تازہ ہوتی ہے) اور میری آنکھ کی ٹھنڈک بنائی گئی ہے نماز مین۔

چھٹی فصل نکاح سے عبادت کا اشتیاق پیدا ہونیکے بیان مین

دنیا کی لذتون مین یہ بڑا فائدہ ہے کہ اُنکا مزہ ملنے سے آخرت کی بے بہا اور بے انتہا نعمتون کی جو ابدالآباد کے لیے ملینگی قدر ہوتی ہے اور اشتیاق بڑھتا ہے۔ اور اُن کے اشتیاق مین عبادت کا اشتیاق پیدا ہوتا ہے جو اُنکے ملنے کا ذریعہ ہے۔ اگر انسان کو دنیا کے تکالیف کی خبر نہوتی تو بھڑکتی ہوئی دوزخ کے سخت عذاب کا اسکو ڈر نہ ہوتا۔ اور دنیا کی نعمتون کے مزے سے ناواقف ہوتا تو جنت کے ہرے ہرے لہلہاتے ہوئے باغون سے جہان ہر قسم کی نعمتین موجود ہین دلچسپی نہ اُٹھاتا۔ اور کوئی شک نہین ہے کہ خواہش نفسانی کے رفع کرتے وقت نہایت لذت آمیز کیفیت حاصل ہوتی ہے پس خدا کی ابدی نعمتون کی قدر پہچاننے اور اُسکی خالص عبادت کا شوق بڑھانے کے لیے نکاح بڑی عمدہ تدبیر ہے۔ امام غزالی[1] لکھتے ہین۔ "خواہش نفسانی مین علاوہ اسکے کہ اولاد کے لیے برانگیختہ کرتی ہے ایک اور حکمت ہے۔ وہ یہ کہ ہمبستری کی لذت جسکے مقابلے مین کوئی لذت نہین ہے اُن لذتون کو یاد دلاتی ہے جنکے لیے بہشت مین ملنے کا وعدہ کیا گیا ہے"۔ پھر اسکے بعد لکھتے ہین۔ "لذات دنیا کے فوائد مین سے ایک یہ فائدہ ہے کہ ان لذتون کی بہشت مین ملنے کی آرزو عبادت کا حوصلہ بڑھا دیتی ہے"۔ نیز امام موصوف احیاء العلوم مین لکھتے ہین[2]۔ "خدا کی حکمت پھر خدا کی رحمت پھر خدا کی پوشیدہ رکھی بات مین تم سوچ کرو اُسنے ایک شہوت کے تلے کس رحمت آمیز حکمت سے دو حیات چھپا رکھی ہین ایک حیات ظاہری اور دوسرے حیات باطنی۔ حیات ظاہری تو اُسکی نسل کا قائم رہنا ہے کیونکہ نسل کا قائم رہنا ایک نوع کا دائمی وجود ہے اور حیات باطنی حیات اُخروی ہے جو یہ ناقص اور جلد گذر جانے والی لذت اُس کامل اور ہمیشہ برقرار رہنے والی لذت کے لیے

---

[1] دیکھو احیاء العلوم ۱۲ منہ [2] دیکھو احیاء العلوم ۱۲ منہ۔

رغبت دلاتی ہے تو عبادت کے لیے آمادگی پیدا ہوتی ہے اور عبادت حیات اُخروی کو پہونچا دیتی ہے۔"

ساتوین فصل نکاح سے خاوند کی اطاعت اور بچون کی خدمت کا ثواب عظیم پانے کے بیان مین

نکاح کا ساتوان فائدہ یہ ہے کہ عورت اپنے خاوند کی اطاعت اور اپنے بچون کی خدمت کرنے سے ثواب عظیم اور اجر جزیل پاتی رہے جسکا وعدہ ہے۔ بہشت مین اُسکے لیے مکان عالیشان بنتے رہین درجے بلند ہوتے رہین۔ اور سب مراتب بڑھتے جائین۔

آٹھوین فصل نکاح سے روٹی کپڑے اور دیگر حوائج ضروریہ سے عورت کے مطمئن ہونے کے بیان مین

نکاح کا آٹھوان فائدہ یہ ہے کہ عورت اپنے روٹی کپڑے اور دوسری ضروری چیزون سے مطمئن ہوجاے اُسکی تباہی اور اُسکی گاڑھی محتاجگی اُسکے سر سے اُٹھ جائے کاش ان سوگوارون کو پھر سے سوہاگن بننے کے دن نصیب ہوتے تو کسیکی محتاج ہوکر نہ رہتین نہ ذرا ذرا سی بات مین کسی کی خوشامد کرنے پر مجبور ہوتین اور خاص کرکے اُن غریب رانڈون کی ناگوار محتاجگی جنکے سر پر کوئی ہاتھ رکھنے والا نہین ہے اور جو ہین بھی "مُولی اپنے پتون بھاری" اُنکی تنگ دستی اُنکو آپ چکر دلا رہی ہے۔

کاش یہ لوگ اپنی بیواؤن کو بیاہ دیتے خود بھی سبکدوش ہوجاتے اور اُنکی بیوائین بھی خوشحال رہتین۔ اور وہ سکھ وہ اطمینان وہ فارغ البالی جو سُہاگنون کے لیے ہے تونگر اور اوسط درجے کی بیواؤن سے بھی منزلون دور ہے ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ ہمکو امید ہے کہ اس امر سے کسیکو انکار نہوگا کہ عورت اپنے روٹی کپڑے اور خرچ برچ کے لیے جو دعوی اور جو ناز خاوند پر کر سکتی ہے کسی پر نہین کر سکتی۔ پھر امرا اور متوسط لوگون کو اس وجہ سے اور بھی اپنی اپنی بیواؤن کا بیاہ دینا لازم ہے کہ اُنکو دیکھکے غریب بھائیون کی بھی ہمت پڑے۔ مسکین بیوائین فقر اور فاقے سے نجات پائین۔ وہ نجات پائین اور جتنا قانون قدرت کے موافق آیندہ بیوہ ہوتی رہین وہ بھی نجات پاتی رہین اپنی بقیہ عمر کا حصہ سکھ اور چین سے بسر کرین۔

نوین فصل نکاح کے سبب سے دن رات کی آہ وزاری سے چھٹکارا پانے کے بیان مین

نوان فائدہ یہ ہے کہ بیواؤن کے نکاح کردیے جائین تو وہ دن رات کی آہ وزاری اور سینہ فگاری سے جو گویا اُنکے لیے لازم ملزوم ہو رہی ہے چھٹکارا پائین۔ نہ یہ جانگدازی اور بیقراری رہے نہ یہ تنہائی کی وحشت بھری راتون کی اختر شماری رہے نہ ہم سن ہمجولیون کی چہل پہل دیکھکے لہو کے آٹھ آٹھ آنسو ٹپک پڑین۔ آہ۔ جب دُلہن کے ساتھ سوہاگنین کھانے پر بیٹھتی ہین اور ان بدقسمتون کو منحوسیت کے الزام پر دُتکار بتائی جاتی ہے اُسوقت کیسی کیسی دل ہی دل مین سسک سسک کے رہجاتی ہونگی خدا جانے کیسے کیسے بلاخیز حصدمے کاٹے سے زیادہ زہریلے اُنکے دل پر لوٹ جاتے ہون گے۔ اور خدا جانے کیا سمجھ کے دل مسوس کے جگر تھام کے بیٹھ رہتی ہون گی۔ اُف اُف۔ بس اب اسوقت کا حال مجھ سے نہ پوچھو۔ میرا دل قابو مین نہین ہے۔ بتاسکین تو انہی بدنصیب مصیبت کی ماریون کی زبان سے سنو۔ زبان قال سے نہین تو زبان حال سے سنو اور ترس کھاؤ۔ جہانتک جلد ہوسکے نکاح کردو۔ اس جگر سوز مصیبت اور ناقابل برداشت قلق سے وہ نجات پائین۔ خوش رہین۔ آباد رہین۔ پھلین پھولین اور سدا سہاگن بنی رہین۔

دسوین فصل نکاح سے خدا کی ذات پر یقین ٹھیک رہنے اور نکاح سے ناامیدی مین ناشکری لازم آنے کے بیان مین

انسان کو لازم ہے کہ ہر کام کے بننے اور ہر مصیبت کے کٹنے کی خدائے کارساز سے امید رکھے۔ وہ مسبب الاسباب ہے۔ بگڑے کام کا بنانا اُسکا کام ہے۔ اُس سے اُمید رکھنی ایک طرح کی عبادت ہے اور ناامید ہو رہنا کفران نعمت ہے۔ اس کفران نعمت مین افسوس کہ عموماً بیوائین مبتلا ہو رہی ہین۔ پھر سے سہاگن بننے کی آس ہمیشہ کے لیے انہون نے توڑدی ہے۔ اور اس ناامیدی مین خدا جانے کیسے کیسے ناشکری بھرے کلمے زبان سے نکل پڑتے ہین۔ اور فرض کیجیے ضبط کرین زبان سے نہ کہین تو دل کی ناامیدی کو کہان کھو سکتی ہین جو اُنکے آشفتہ رسیدہ دلون پر منڈلا

منڈالکے ناشکری کی آگ کو بجھا دیتی ہے۔ بہرحال رانڈون کے نکاح مین دسوان فائدہ یہ ہے کہ ناامیدی اور ناشکری کے بھڑکنے والے شعلے جو گناہون کے بڑے الاؤ مین ڈالکر جلا ڈالنے والے ہین بجھ جائین۔ بیوائین خدا کی وسیع رحمت پر کامیابی کی توقع رکھنے سے دونون جہان مین سرخرو رہین۔ یہان چند مین ہزار رحمت سے چھوٹی دلی تمنا کو پہونچین اور وہان دوزخ سے بچین جنت پائین

عقلی دلائل کا تتمہ

فرض کیجیے بیواؤن کے نکاح کی ہدایت قرآن و حدیث مین اگر نہ آئی ہوتی تو بھی اُن کے بیاہ دینے کی ضرورت تھی جیسا کہ عقلی دلائل سے اوپر ثابت ہو چکا ہے میرے بھائی بہنو ذرا اپنے منصف دل سے پوچھو کیا کہتا ہے مردون کو خدا نے عورتون کے لیے اور عورتون کو مردون کے لیے بنایا ہی اور جسکو خدا نے جسکے لیے بنایا ہے نہ اُسمین شرم ہو سکتی ہے نہ حیا آنیکی کوئی وجہ ہے۔ دوسرے خاوند مین نہ ذلت ہے نہ حقارت ہے بلکہ عین شرافت ہے اور قانون فطرت کے مطابق ہی۔ جو پوست و استخوان پہلے مین تھا وہی اس دوسرے مین ہے جو رگ وپے پہلے مین تھا وہی اس دوسرے مین ہے۔ نہ پہلے مین کچھ لعل لگے تھے نہ اسمین کچھ نقص ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ پہلا نکاح تو فرض اور مستحسن ہو اور دوسرا حرام و ننگ خاندان ٹھہرے۔ اگر فی الحقیقت عورت کا خاوند کے پاس جانا معیوب تھا تو پھر اُسکی پہلی شادی کیون کی گئی۔ وارثون نے بڑی غلطی کی۔ لازم تھا کہ پہلے ہی سے کنوارپن کے شکنجے مین کھینچ رکھتے۔ خیر جو ہوا سو ہوا۔ نہ ہی سہی کنواریونکو اب بھلا رکھین انکی پیاری عزت پیاری آبرو کے پیاسے نہ بنین۔ اُن بیچاریون نے کون سا ایسا گناہ کیا ہے جسکی سزا مین کاہکو اُسکی آبروریزی پر مستعد ہو جاتے ہین۔ خوفِ جوڑا اپنا لادپھاند گھر سے باہر نکال ایک بے رحم ظالم کی قید مین بن دیے بغیر نہین رہتے۔ ہماری دانست مین تو جسکو ذرا بھی خدا کی دی سمجھ ہوگی وہ نکاح بیوگان مین اپنی شرافت کا دم بھریگا۔ ہان بیعزتی بیعزتی اور دونون جہان کی روسیاہی تب ہوگی کہ خدانخواستہ جوان جوان بیوائین بن نکاح دوسرے کے گلے جا لگین۔ پیٹ گرائے جائین۔ کنبے والے پردہ پوشی کرین۔ اور بیچیر کانون کان مشہور طشت ازبام ہو۔ دنیا مین رسوائی اور آخرت مین دوزخ سی کال کوٹھری ہو جسمین کاٹنے ہونگے بچھو ہون گے اور طرح طرح کے عذاب ہون گے

اللّٰھم احفظنا - حضرت - خدا نے مردون کو عورتون کے لیے اور عورتون کو مردون کے لیے کچھ ایسا لازم ملزوم کردیا ہے کہ نہ انکو بغیر اُن کے چین ہے نہ انکو بغیر انکے صبر آسکتا ہے - یہ اُنکے لیے اور وہ انکے لیے لباس[1] اور پوشاک کی جگہ پر ہین - یہ بغیر اُن کے اور وہ بغیر انکے ننگے مادرزاد ہین - جوان بیوہ کو بغیر نکاح کے رکھنا ایسا ہی معیوب اور قابل نفرت ہے جیسے بغیر کپڑے کے برہنہ رکھنا جوان عورت کے لیے جب بیوہ ہوجائے دوسرے نکاح کی - دوسرے سے بیوہ ہو تو تیسرے کی اسیطرح اتفاقات قضا و قدر سے جب بیوہ ہوجاتی ہے اور ایک جدید نکاح کی ایسی ہی ضرورت ہے جیسے ایک کپڑا پھٹ جانے پر دوسرے کی اور دوسرے کے پھٹنے پر تیسرے کی اور اسی طرح ہر کپڑے کے بعد ایک اور کپڑے کی ضرورت ہوا کرتی ہے - جوان رانڈ کے لیے دوسرے نکاح کی وہی ضرورت ہے جو جوان رنڈوے کے لیے سمجھی جاتی ہے بلکہ اور اُس سے زیادہ اور یہ کئی وجہ سے - اول تو یہ کہ خواہش نفسانی جو تم دیکھتے ہو مردون کو باؤلا کردیتی ہے کسیکا گھر جھانکنے لگتے ہین گلی کوچے آباد کرتے پھرتے ہین عورتون کو ننانوے حصے مردون سے زیادہ ہوتی ہے (جیساکہ ایک روایت مین آیا ہے) فرق یہ ہے کہ مرد بلبلا اُٹھتے ہین اور عورتین گھٹ گھٹ کے جان دیتی ہین دوسرے یہ کہ عورتون کا ستر مردون سے بڑھا ہوا ہے - اُنکا تن بدن ڈھانپنے کی زیادہ ضرورت ہے - تیسرے یہ کہ عورت نے کہین گھبرا کے بدچلنی اختیار کرلی تو سات پشت کی ناک بن کٹے نہ رہیگی سارے کنبے کی جڑے لیگی - اور قوم کے اعتبار سے ہر غیرت دار مسلمان کو حیا عارض ہوگی - صاحب - رانڈون کے عقد کی وہ ضرورت نہین ہے جو کنواری کے لیے مسلّم ہے - بلکہ کنواری سے بڑھی ہوئی ہے - کنواری ابھی اس مزے سے واقف نہین ہوئی نہ اس کوچے مین لگی ہے - اُسکو خوف ہے ڈر ہے شرم ہے حیا ہے اور وہ جادو بھرا جوش جو بیوہ کو ہوا کرتا ہے کنواری اُس سے پاک ہے - اور بیوہ کو خاوند کا مزہ مل چکا ہے جوشِ طبیعت بھڑک اٹھا ہے - شوق بڑھ گیا ہے اور وہ ڈر وہ دباؤ وہ شرم وہ حیا نہین رہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین وَاِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ[2] یعنی جب تجکو حیا نہین ہے پھر جو چاہے کر - بیوہ کے لیے زیادہ خوف ہونے کی ایک اور وجہ ہے کہ کنواری کو شوہر پانے کی اُمید

[1] سورۂ بقر کے تیئیسوین رکوع مین حق تعالے فرماتا ہے هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ترجمہ عورتین تمہاری پوشاک ہین اور تم اُنکی پوشاک ہو - ۱۲ منہ [2] دیکھو صحیح بخاری جلد ثانی کتاب الادب ۱۲ منہ -

ہے - آج نہین تو کل سہی - کل نہین پرسون سہی بہر حال اُسکو اطمینان ہے اور بیوہ بالکل مایوس ہے
اسکو مرتے دم تک بہی کسیطرح اُمید نہین ہو سکتی -

جسکو تھوڑی بہی سمجھ ہوگی اسبات کے یقین کرنے مین کچھ شک نکریگا کہ جب انکی نا اُمیدی کی حالت مین شدت کا جوش آجاتا ہے نہ شرم رہتی ہے نہ حیا رہتی ہے نہ بھلے برے مین کچھ تمیز ہو سکتی ہے - تو اب کون کہ سکتا ہے کہ اس پیاس کی شدت اور پیاس کی مداومت مین جوان بیوہ عورتون کی حالت خطرناک نہین ہے - حضرات وارث لوگ انصاف کرینگے ایسے نازک وقت مین انکے ضعیف اور مضطر دل پر کیسے کیسے وسوسون کی بہرمار نہو رہی ہوگی - اس موقع پاکے وقت مین شیاطین ایسے دشمن بہکانے مین کب کوئی دقیقہ اٹھا رکھتے ہونگے - خاص کر کے اس زمانے مین نہ کوئی مار سکتا ہے نہ تنبیہ کر سکتا ہے نہ حد شریعت قائم ہے نہ قانون انگلشیہ مین کوئی جرم ہے یہ اور بہی سخت اندیشے کی بات ہے - پھر جون جون زمانہ کی آزادی بڑھتی جاتی ہے ساتھ ساتھ یہ اندیشہ بہی ترقی کر رہا ہے -

ہم نہایت عاجزی سے علماء فضلاء عقلاء حکماء اور تمام ترقی خواہان اسلام اور سب بہائی بہنون کیخدمت مین التجا کرتے ہین کہ اس قابل توجہ مسئلے پر غور فرمائین اور اُسکی گتھیان سلجھانے کی کچھ فکر کرین -

ہم پھر کہتے ہین اور پکارکے کہتے ہین اور بڑی مضبوطی سے کہتے ہین کہ رانڈون کی شادی نہ معیوب ہے نہ اسمین کچھ حقارت ہے نہ ذلت ہے نہ شرافت مین بٹا لگنے کا ڈر ہے - اور نہ کوئی چھپنے کی وجہ ہے - بلکہ عین قانون قدرت کے مطابق اور عقل سلیم کے موافق ہے - دیکھو نہ صرف حرمین شریفین مین بلکہ ہندوستان کے سوا سب ملکون اور سب مذہبون مین بیوہ بٹھلا رکھنا جانتے ہی نہین کسکو کہتے ہین - عدت گذری اور نکاح ہوگیا -

دوسرا باب عوام کے جھوٹے حیلے بہانون کے دندان شکن اور شافی جوابات مین

نکاح بیوگان کو ہم عقلی دلائل سے بہی ثابت کرچکے تو اب لازم ہوا کہ عوام کے جھوٹے حیلے

بھانون کو بھی جو رخنہ ڈالنے کے لیے پیش کیے جاتے ہین اُٹھا دین - اور جیسا کہ پہلے باب مین وعدہ کر آئے ہین دکھا دین کہ جو بڑے بڑے نقصانات سمجھے جاتے ہین واقع مین نقصان ہی نہین ہین ہے کیا - صرف سمجھ کا پھیر ہے - اگرچہ بہت دھوم ہوئی بہنون کی تسکین نہونے کا اب بھی کھٹکا لگا ہوا ہے مگر قطع حجت کے لیے ہمکو اپنی طرف سے کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھنا چاہیے - اور پھر جب کہ انکو ہر طرح سے موقع موقع پر سمجھایا گیا ہر قسم کا نشیب و فراز جگہ جگہ پر سوجھایا گیا - طبی عرفی شرعی عقلی انواع انواع کی ضرورتین ظاہر کی گئین - دین و دنیا کے منافع جلیلہ جو نکاح مین ودیعت رکھے گئے ہین اُنکی نظر کے سامنے کر دیے گئے ہے سے بہت گڑھے بہانے سو انکو بھی ہم بعونہ تعالے اٹھائے دیتے ہین تو اب خدا کی ذات سے کیونکر کامیابی کی امید نہ رکھین ہمکو تو اُس کریم کارساز کی ذات پر بھروسا ہے - وہ ہمکو کامیابی کا دن ضرور دکھائیگا - جلدی نہین تو دیر مین سہی - تیزی کے ساتھ نہین تو رفتہ رفتہ سہی - اگر سب بالاتفاق نہ مان لینگے تو تھوڑے تھوڑے کرکے سہی - جون جون سوچ کرینگے سمجھتے جائینگے اور جون جون سمجھ جائینگے سنبھلتے جائینگے لیکن ہمکو تمنا اور کوشش یہی کرنی چاہیے کہ جسقدر جلدی ہوسکے بہتر ہے یہ بیکس مظلوم خدا کی لونڈیان رنڈاپے کی قید سے جیسا ہی جلد نجات پا جائین بہتر ہے - لیجے اب حیلے بہانون کو جدا جدا لکھکے ہم اُن کے شافی جوابات دینے پر آگئے پہلا بہانہ (بہت جھنجھلا کے) رانڈون کا نکاح شرافت کے خلاف ہے - یہ تو کمینون کا کام ہے - آج ایک سے چھوٹین اور کل دوسرے کے جا گلے لگین اور لو اب ہم کمینے ہو گئے - اے صاحب انکا نکاح کرکے ہم اپنی شرافت مین دھبا لگائین بھائی برادری مین ذلیل بنین - تو ہماری ناک کٹی کہ رہی - مصنف ہرچند اس بہانے کا جواب جا بجا اور خاص کرکے عقلی دلائل مین ہم پہلے ہی سے عرض کرتے آئے ہین اور زور کے ساتھ عرض کرتے آئے ہین اور اسلیے ہمکو امید ہے کہ ہمارے ناظرین اسکو بہت آسانی سے اٹھا سکتے ہین بلکہ خود بہانہ کرنے والے بھی انصاف سے دیکھین تو اپنے بہانے کا جواب وہ آپ دے لین اور پہلے سے دیکھتے تو بہانہ ہی نہ کرتے لیکن جب سوال ہو چکا ہے تو اب صراحۃً بھی جواب دینا لازم آیا) جواب (دانت سے انگلی دبا کے) ارے چپ چپ - توبہ توبہ - خبردار خبردار - کوئی ایسا کہہ سکتا ہے - کوئی ایسا خیال کر سکتا ہے عیاذاً باللہ یہ کیسے خیالات ہین - یہ وہ خیالات ہین

جسنے دل لرزنے لگا۔ رونگٹے کھڑے ہوگئے اور بدن مین رعشہ پڑگیا۔ یہ وہ خیالات ہین جن کے سبب کچھ تعجب نہین جو زمین دھنس جائے۔ آسمان پھٹ پڑے اور عرش عظیم تھرانے لگے۔ اور کیون نہین جب کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیوہ بہن اور بیٹیون کی شادی کر دی خود اپنے ایک نہین دس بیواؤن سے نکاح کیے تو اس قسم کے خیالات سے معاذ اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ذلیل اور کمینہ کہنا پڑ لگا۔ حضرت صلعم کی پاک شرافت مین جو تمام کائنات سے افضل اور اشرف ہین دھبا لگے گا۔ اسی قسم کے خیالات ہین جو ایمان مین خلل انداز ہوکے بھلے چنگے مسلمان کو بن کافر بنائے نہین چھوڑتے۔ پیارے بھائی بہنو ایک خاوند کے بعد دوسرا خاوند کرنے مین ہرگز کمینہ پن نہین ہے بلکہ عین شرافت اور عین فطرت کا اقتضا ہے۔ عورتین پیدا اسلیے کی گئی ہین کہ وہ حلال طریقے پر مردون کے پاس رہین اور خدا کی مخلوق بڑہائین۔ اگر ایک خاوند مرگیا ہے یا اُسنے طلاق دی ہے تو عدت گذرنے کے بعد دوسرے سے نکاح کرلین۔ دوسرا بھی مرجائے یا طلاق دے تو تیسرے سے۔ اسیطرح ہر خاوند کے بعد ایک اور نیا نکاح کرلیتی رہین جسطرح مرد لوگ کرلیتے ہین اور جسطرح اگلے زمانے مین ہماری نانیان دادیان کرلیا کرتی تھین۔ اور ہندوستان سے باہر نکل کے حرمین شریفین اور دوسرے ملکون مین ملاحظہ فرمائیے تو ہماری اسلامی بیوہ بہنین اب بھی کس خوشی سے اپنے اپنے عقد کررہی ہین۔ اور یہ جو چند مدت سے بیوہ بٹھلا رکھنے کا وحشیانہ رواج ہم ہندیون مین قائم ہوگیا ہے سچ پوچھو تو کمینہ پن اسمین ہے۔ فطرت کے موافق کنواری اور بیوہ دونون برابر ہین کنواری کے نکاح مین کمینہ پن نہین ہے تو بیوہ کے نکاح مین بھی ہونے کی کوئی وجہ نہین ہے۔ عورت ایک خاوند کے پاس گئی تو اور دو کے پاس گئی تو جب کہ فطرت کے موافق ہے دونون برابر ہین جسکو ذرا بھی عقل کا حصہ ملا ہوگا سمجھ لیگا کہ خدا کی فطرت کے موافق چلنا بس اسمین دین و دنیا کی شرافت ہے۔ پھر فطرت بھی وہ فطرت جس پر حضرت آدمؑ سے لیکر تا اینندم عمل درآمد رہا ہے پھر خدا نے صرف عقل ہی کے سمجھنے پر نہین چھوڑدیا بلکہ قرآن مین حکم دیا۔ مقدس رسول کی مقدس زبان سے کہلایا۔ اور اللہ واللہ کا رسول اس سے پاک ہے کہ وہ کمینہ پن کا حکم دے۔ صاحب کمینہ پن کا تو اسمین نام بھی نہین ہے۔ مگر یہ کہیے کہ چلین ہمارا کمینون سے بھی بدتر ہورہا ہے۔ اور یہی منشا ہے جو بھلی بات ہمکو بری معلوم ہوتی ہے۔ پیارے بھائی بہنو منہ سے کوئی بات نکالنے کا قصد کیا کرو

تو پہلے خوب سوچ لیا کرو۔

بعض کلام ظاہر مین تو بہت بھلا اور خوش آیند معلوم ہوتا ہی اور حقیقت مین زہر ہلاہل سے کم نہین ہوتا زیادہ نہین تو اسیقدر سمجھ لو کہ بیواؤ نکا نکاح شرافت کے خلاف ہوتا تو قرآن وحدیث مین تاکید نہ آتی نہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نکاح بیواؤن سے فرماتے نہ آپ کی بیوہ صاحبزادیان اور نواسیان بیاہی جاتین ۔ نہ آپ کی پھوپھیون اور پھوپھی زاد بہنون (حقیقی بہن تو کوئی تھین ہی نہین ۔ آپ دریتیم تھے) کے دو دو نکاح ہوتے ۔ اور نہ خدا آپ ایسے حبیب کو بیوہ کی اولاد مین پیدا کرنا پسند فرماتا ۔

حالانکہ پہلے حصے کے آٹھوین اور نوین باب مین معلوم ہوچکا ہی کہ قرآن و حدیث مین کیسی کیسی تاکیدین آئین ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نہین دس نکاح بیواؤن سے کیے ہین ۔ آپ کی نسل بھی دنیا مین بیوہ ہی سے قائم ہی اُس بیوہ سے جسنے خود درخواست کرکے اپنی تیسری شادی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چالیس برس کی عمر مین کی اور جسکو سلف سے لیکر خلف تک تمام دنیا کی عورتون پر فضیلت ہی اور جسکو حضرت خاتون جنت رض کی مان اور حضرت حسنین رض کی نانی بننے کی عزت ہی اور یہ بھی معلوم ہوچکا ہی کہ آپ کی صاحبزادیون ۔ نواسیون ۔ پھوپھیون اور پھوپھی زاد بہنون کے دو دو نکاح ہوئے ہین بلکہ حضرت خاتون جنت رض کی صاحبزادی ام کلثوم کے چار ہوئے ہین اور یہ بھی معلوم ہوچکا ہی کہ آپ کے دادا عبد المطلب بیوہ کے پیٹ سے ہین اور آپ اُسی بیوہ کے پردوتے ہین ۔

ناظرین ہمکو معاف کرینگے اگر صحابہ و تابعین مین بتانیکا قصد کیا جاتا تو دفتر کے دفتر بھر جاتے اور پھر بھی ہم نہ بتا سکتے وہ کون صحابی ہی جسکو بیوہ کی اولاد ہونے سے ننگ و عار تھا وہ کون صحابی ہی جسکے قضا کرنے پر اُسکی جان بیوہ بیٹھی ہی جاتی تھی وہ کون صحابی ہی جسکو اپنی بیوہ بہن اور بیٹی کا نکاح کردیے بغیر چین پڑتی تھی ۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ اور صدیقیون کے دادا حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر کی مان کون تھین ۔ حضرت ام رومان رض تھین جنکا پہلا عقد عبد اللہ بن سنجرہ سے ہوا اور دوسرا حضرت ابوبکر صدیق رض سے جنسے حضرت عائشہ اور حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر پیدا ہوئے ۔ اب صدیقیون کے دوسرے دادا محمد بن ابی بکر کو ملاحظہ کیجیے اُنکی مان کون تھین وہ بھی بیوہ تھین حضرت اسما بنت عمیس رض جنکا پہلا نکاح حضرت جعفر طیار رض سے ہوا جنسے عبد اللہ اور محمد اور عون پیدا ہوئے اور دوسرا حضرت ابوبکر صدیق رض سے جنسے محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے

پھر صدیق کی بعد تیسرا ہوا حضرت علی کرم اللہ وجہہ جنسے یحیی اور عون بن علی پیدا ہوئے[1] اس ضمن میں یہ بھی ثابت ہو گیا کہ کسی صحابی کی بیوہ کو اپنا نکاح کر لینے میں کچھ عار تھا اور نہ اُسکے لئے کچھ روک ٹوک تھی نہ اسمین بیہودہ اور جھوٹی شرم کو کچھ دخل تھا حضرت علی[رض] کو دیکھو اپنی پیاری بیبی حضرت امامہ کے لیے (جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی صاحبزادی کی صاحبزادی تھین) وصیت فرما گئے کہ انکا نکاح مغیرہ بن نوفل سے ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ خلیفۂ ثانی کو ملاحظہ کرو اپنی بیوہ صاحبزادی کے لیے نیک اور لائق دوسرے خاوند کی تلاش مین کیا کیا کوششین اور کیا کیا جانفشانیان نہین کین۔ آخرکار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیاہ دینے مین کامیاب ہوئے جیسا کہ پہلے حصے کے نوین باب اُم المومنین حفصہ کے بیان مین گذرا۔

صاحب ہم کہانتک بتائین۔ دس بیس ہون تو بتائین۔ سو پچاس ہون تو بتائین۔ وہان تو عموماً دستور ہی یہی تھا۔ ادھر عورت بیوہ ہوئی ادھر اُسکو نیز اُسکے وارثون کو اور دوسرے نکاح کی فکر پیدا ہو گئی۔ عدت گذری اور پیغام آنے لگے۔ جہان کہین نوشتۂ تقدیر ہوا عقد ہو گیا۔ اور خوشی خوشی باعزت وآبرو چین سے دونون بسر کرنے لگے۔ المختصر خاندان نبوت مین عقد بیوگان کا تبادینا کافی اور وافی ہے۔ اب کیا (عیاذاً باللہ) کوئی حضرت سے بڑھ کے ہے جسکی نظیر دیکھے سمجھایا جائے کیا اب بھی بیواؤن کے نکاح کر کے ہم کمینے بنینگے اور ناک کٹنے کو ڈرینگے۔ کیا اب بھی عقد ثانی کرنیوالیون اور اُن سے نکاح کرنیوالون اور انکا نکاح کر دینے والون کو ذلت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھینگے۔ (معاذاللہ من غضب اللہ و غضب رسول اللہ) کیا ایسے معیوب خیالات کر کے آپ اور آپ کے اصول و فروع اور تمام خاندان کی ہم اہانت کرینگے پھر کس منہ سے مسلمان بننے کا نام لینگے اور کس برتے پر اپنے آپکو خیر الامم کے لقب سے پکارینگے۔ میرے دوستو جو نکاح ثانی کو برا جانے وہ مسلمان نہین کچھ اور ہے حضرت کی نہین شیطان کی امت ہی کیا ہندوستان کی ہماری بہنون اور بیٹیون مین سرخاب کے پر لگ گئے کیا ہندوستان کی ہوا لگنے سے انکی فضیلت شرافت اور مرتبے حضرت صلعم کی پاک بیبیون بیٹیون اور نواسیون سے بڑھ گئے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو عرش معلّا پر تشریف لے گئے تھے۔ کیا ہندی لوگ عرش سے بھی پار نکل گئے جنکے ساتھ دو غلے ہو کر ہم بڑی عزت والے بن بیٹھے۔ ہمارے دماغ ساتوین آسمان پر جا پہونچے اور اب زمین پر پانون ہی نہین رکھتے۔ اے صاحب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ تو بہت بڑا ہے

[1] دیکھو زرقانی شرح مواہب جلد ۳ ذکر ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا ۱۲ منہ

آپکے غلامون اور لونڈیون کی برابر توکوئی ہووے - ہم کیا ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرافت اور بزرگی تو تمام انبیاء اور تمام ملائکہ سے بہی زیادہ ہے - نہ کوئی ایسا ہوا ہے اور نہ ہوگا ہم آپکی ثنا و صفت ہرگز نہین کرسکتے سوا اسکے کہ کہین ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر - سچ تو یہ ہے کہ ہمنے جو کچھ شرافت پائی آپ ہی کی جوتیون کا صدقہ ہے - ہماری شرافت اور ہماری عزت یہی ہے کہ آپکے قدم بقدم چلنے مین نباہ سمجھین - مسلمانو ابھی تک تو تمہاری بہو اور بیٹیون مین عصمت اور پاکدامنی قابل فخر ہے جسکو غیر قومین رشک کی نگاہ سے دیکھ رہی ہین لیکن آیندہ اگر تمنے احتیاط کی ساتھ اور وہ بھی جلدی انتظام کر لیا تو مین بڑے افسوس کے ساتھ ڈرتا اور ڈراتا ہون کہ خدا محفوظ رکھے کہین یہ نوخیز نوجوان بیوائین قدرتی جوش کے نشے مین باولے ہوکے نکل اور رہی سہی عقل نکاح کی ابدی ناامیدی مین کھوکے کسی معیوب فعل کو نعمت غیر مترقبہ اور حلوا بے دود سمجھنے لگین پھر اگر کہین پیٹ سے ہوگئین تو وہ دنیا اُن کے وارث چپکے چپکے گرانے کی فکر کرین چھپائین اور چھپا نہ سکین - اونٹ کی چوری اور نہورے نہورے - الغرض اُس شر انگیز آتش فشان زمانے کا انتظار نہ کرنا چاہیے کہ کوئی پیٹ گرائے کوئی کھیلتا کودتا بیٹا جنکر دکھائے - کوئی آشنا کا ہاتھ پکڑ کر نکل بھاگے - کوئی گھر بیٹھے رسوا ہو جسکی خبر عورت مرد سب کو ہو - اگرچہ خوشی کی بات ہے کہ ایسے وقت کا منہ تم مسلمانون نے نہین دیکھا ہے اور خدا نہ دکھلائے لیکن اگر یہی غفلت اور یہی پہلوتہی رہی تو بکرے کی ماں کب تک خیر منائیگی - بلکہ اگر مین غلطی پر نہین ہون تو اُس ناقابل دید وقت کی جھلکی ابھی سے دکھلائی دینے لگی ہے - کچھ کچھ زہریلے آثار نمایان ہو چلے ہین میرے لائق دوستو سچ کہو کیا ناک کا رکھنا اسیکو کہینگے اور کیا شرافت کا نمونہ اسی کو کہتے ہین یا میری سمجھ بھی ہے اور حقیقت مین نکاح کرکے خاوند کے گلے لگنے مین کمینہ پن ہے جو میری سمجھ مین قرآن وحدیث کے موافق اور پیغمبر زادیون کی سنت ہے یا بن نکاح کیے چھپی آشنائی مین عین شرافت کا برتاؤ ہے جو میری سمجھ مین شیطان کے موافق اور کسبیون کی سنت ہے واحسرتاہ واعجباہ اس کج فہمی پر کہانتک روئین - کسقدر افسوس کی بات ہے - کہ جان بوجھ کے تجاہل عارفانہ کرکے ٹال جائین نہ غیرت آئے اور نہ دل مین ناک کٹنے کا خیال گذرے - غیرت کسمین آگے نکاح مین اور ناک کس مین بچے وہ بھی نکاح مین - پیارے بھائی بہنو مین تمکو یقین دلاتا ہون کہ اگر تم اپنی اور اپنی عزیز بیوہ کی عزت اور عظمت قائم رکھنی چاہتے ہو تو عزت اور عظمت جو کچھ پوچھو یہی ہے کہ انکے نکاح کردو -

نہ تمہاری ناک کٹے گی نہ تم کمینے بنو گے بلکہ سمجھ والے اور انجام کار ناسمجھ لوگ بھی تمہاری ثنا وصفت کا دم بھرینگے جون جون غور کرینگے ساری قوم پر تمہارا احسان مانینگے۔ ناک کٹ جانے و نیز شرافت مین دھبّا لگنے کا اگر خوف ہے تو بٹھلا رکھنے مین ہے۔ افسوس ابھی اتنی بھی سمجھ نہوئی کہ رانڈون کے نکاح مین کمینہ پن کہنے مین اپنے اُن باپ دادون کو جو فخر عرب افتخار عجم اور تمام خلائق سے افضل تھے معاذ اللہ کمینہ کہنا پڑیگا اور جب وہ کمینے ٹھہرے اُنکی اولاد جو پشت در پشت بیواؤن کے پیٹ سے پیدا ہوتی رہی انہین اور بھی زیادہ رذالت بڑھتی گئی تو ہم نہین سمجھ سکتے کہ ہندوستان کے سادات اور شیوخ مین یہ لمبی چوڑی نجابت کہان سے آگئی اور کیونکر آئی۔ انکو چاہیے کہ کمینون کے زمرے مین جا بیٹھین اور شرافت کا نام زبان پر نہ لائین ورنہ دو باتون سے ایک بات اختیار کرنی پڑیگی یا تو حضرت صلعم اور حضرت صلعم کے جلیل القدر اصحاب کی اولاد ہونے سے انکار کر جائین یا اس غیرت مین کہ دادیان پردادیان گو سیدانیان و شیخانیان تھین مگر بیوہ تھین چُلّو بھر پانی مین ڈوب مرین اور جب کہ پہلی صورت مین سخت بیعقلی کے سوا نسب کا چھپانا لازم آئیگا جو نہ عقلاً جائز ہے اور نہ شرعاً۔ اور دوسری صورت ممکن ہی نہین ہے تو اب دو ہی شقین رہ گئین یا تو حضرتؐ۔ اور حضرتؐ کی اہل بیت اور اصحاب کو معاذ اللہ کمینہ کہین اور خود کمینہ زادے بنین یا بیواؤن کے نکاح مین دونون جہان کی عزت اور شرافت سمجھین جو ہمارا عین مقصود ہے۔

ہم مناسب سمجھتے ہین کہ اسجگہ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ کے رسالہ عقد بیوگان کی کچھ عبارت اپنے ناظرین کو دکھائین۔ اور وہ یہ ہے از انجملہ رسوم فاسدہ مخالف شرع کہ در کفرۂ ہندوستان اشتہار دارد و بعضے از سفہاے مسلمین کہ با ایشان اختلاط میدارند آموختہ التزام نمودہ اند ممانعت زنان بیوہ است از نکاح ثانی و ہمچنین معیب دانستن طلاق و اہانت بیوہ زن کہ نکاح ثانی کردہ باشد و ہمچنین اہانت زنان مطلقہ و این امور و این ممانعت چنانکہ مخالف شرع است ہمچنان مخالف رسوم جمیع مسلمین است چہ جمیع اہل اسلام ملک عرب و روم و توران و سیستان ست و در آن دیار ہرگز ازین امر عار نیست نہ درین عصر و نہ زمان و نہ در حین ازان و طرفہ تر این ست کہ چندے از سفہاے مسلمین ہندوستان کہ خود را بشرفا ملقب ساختہ اند

نسبت نسب خود را بصحابۂ کبار و ائمۂ اطہار کہ رؤسائے عرب بودہ اند افتخار خود می انگارند و پر ظاہر
کہ رسوم مذکورہ یعنی نکاح ثانی زنان بیوہ و طلاق منکوحات عند الحاجت در ایشان جاری بود پس
گویا کہ این حمقا بزرگان خود را کہ شرافت از ایشان یافتہ اند طعن میکنند و رسم ایشان را عار می انگارند
پس لایق بحال ایشان آنست کہ خود را از زمرۂ سادات و شیوخ نشمارند۔ ترجمہ جملہ رسوم فاسدہ مخالف
شرع سے جو ہندوستان کے کافرون مین شہرت پذیر ہین جنکو بیوقوف مسلمانون نے بھی اُن کے
ساتھ میل جول رکھنے ہین سیکھکر لازم کرلیا ہے بیوہ عورتون کو نکاح سے روکنا ہے۔ اسی طرح
طلاق کو برا جاننا۔ بیوہ عورت کی جسنے دوسرا نکاح کرلیا ہو اہانت کرنی اور ایسا ہی جن عورتون کو
طلاق ملی ہو انکی توہین کرنی۔ یہ سب امور اور یہ نکاح سے روکنا جسطرح مخالف شرع ہے اسی طرح
سب مسلمانون کے رسوم کے بھی مخالف ہی۔ کیونکہ تمام اہل اسلام کا ملک عرب روم توران اور
سیستان ہے۔ اور ان ملکون مین اس امر سے ہرگز عار نہین ہے۔ نہ اس زمانے مین ہے
نہ اسکے پہلے تھی۔ اور زیادہ طرفہ یہ ہے کہ ہندوستان کے چند بیوقوف مسلمان جو اپنے آپ کو
شرفا کا لقب دیتے ہین اپنے نسب کو صحابۂ کبار و ائمۂ اطہار سے جو رؤساء عرب تھے منسوب
کرنے مین اپنا فخر سمجھتے ہین اور ظاہر ہے کہ رسوم مذکورہ یعنی بیوہ عورتون کا نکاح کرنا اور ضرورت
کیوقت نکاحی عورتون کو طلاق دینا اُن مین جاری تھا پس گویا کہ یہ احمق اپنے بزرگون کو جنسے
شرافت پائی ہے طعنہ دیتے ہین اور اُن کے رسم کو عار سمجھتے ہین۔ پس انکو لائق ہے کہ اپنے کو
سادات اور شیوخ کے گروہ مین نہ شمار کرین حضرت شاہ صاحب ممدوح اور ذرا آگے بڑھ کے
لکھتے ہین زہے سفاہت این زمرۂ حمقا کہ خود را بشرفا ملقب ساختہ اند بنا بر پاسداری
چندے کفرۂ از ہندوستان آبا و اجداد خود را کہ افضل خلائق بودہ اند مطعون و ملام میسازند زیرا
کہ نکاح ثانی زنان بیوہ متوفی عنہا یا مطلقہ را عار و ننگ میشمارند پس فی الحقیقت آن پیشوایان
دین را کہ بیخ و بنیاد شرافت و نجابت بسبب ایشان مستحکم گردیدہ بسوی بے حمیتی و بی ناموسی
نسبت میکنند اعاذنا اللہ من شرور اولئک المنافقین الضالین۔ ترجمہ کیا بیوقوفی ہے اس احمق
گروہ کی جسنے اپنے آپکو شرفاء کا لقب دیا ہے کہ ہندوستان کے چند کفار کی خاطرداری سے
اپنے باپ دادون کو جو بزرگ ترین خلائق تھے مطعون اور قابل ملامت بنا رہے ہین وجہ یہ کہ

بیوہ عورتون کے نکاح ثانی کو جنکے خاوند قضا کر گئے ہون یا اُنھون نے طلاق پائی ہو ننگ وعار سمجھتے ہین پس فی الحقیقت دین کے اُن پیشواؤن کو جنکے باعث شرافت اور نجابت کی جڑ بنیاد مستحکم ہوئی ہی بے حمیت اور بے ناموس بناتے ہین - ان گمراہ منافقون کے شر سے خدا ہم سب کو پناہ دے دوسرا بہانہ ہمارے باپ دادے نے کبھی کیا ہی کہ ہمین کرین - نہ سلف مین ہوا ہے نہ ہم خلف کرتے ہین - ہم اپنے بزرگون کے قدم بقدم چل رہے ہین - ایک آپ ہی تو انوکھے مولوی ہین - کیا آپ کے کہنے سے ہم اپنے باپ دادے کا طریقہ تج دینگے جواب میرے دوستو مولوی کا تو بہت بڑا مرتبہ ہے اور مین مولوی کی خاک پا کی برابر بھی نہین ہون - مین کیا ہون اور میرا کہنا ہی کیا - مین تو صرف ایک آواز کا پہونچا دینے والا ہون اور ایک مین ہی اکیلا نہین ہون مجھ ایسے آواز کے دینے والے بہتیرے ہین اور گذر گئے ہین جنکو کامیابی بھی ہوئی ہے اور در حقیقت یہ آواز میری ہے نہ انکی ہے بلکہ جسکے قبضۂ قدرت مین میری - انکی - اور تم سب کی جان ہے اُسنے اپنے بزرگ ترین پیغمبر کے ذریعہ سے سُنائی ہے - پس لے خدا کے بندو تم میری نہ سنو تم اپنے اور اپنی جان ومال کے مالک حقیقی کی سنو اور اپنے خاتم النبیین شفیع محشر کی سنو - تم اپنے باپ دادون کا طریقہ میرے کہنے سے نہ تج دو ہان مگر جسنے اُن کو نیز تمکو پیدا کیا ہی اُسکے حکم سے اور جسکی غلامی مین انکو نیز تمکو فخر ہے اُسکے سچے ارشاد سے تج دینا ضرور تمپر لازم ہے - افسوس یہ رونے کی جگہ ہے - کہان اللہ ورسول کا حکم کہان باپ دادے کا بیہودہ طریقہ کہان سنت رسول صلعم کہان باپ دادے کا جھوٹا رسم ورواج ع | چہ نسبت خاک را با عالم پاک | - حضرت قرآن وحدیث کے مقابلے مین باپ دادے کی پیروی کچھ نہین ہے - ہمکو تو اپنے اچھے رب اچھے نبی کا حکم سر آنکھ سے ماننا چاہیے اور وہ بھی بہت بڑی مستعدی کے ساتھ - حکم بھی وہ حکم جسمین ہزارہا حکمتین اور غیر محدود مصلحتین کوٹ کوٹ کے بھر دی گئی ہین جنکی نورانی شعاعون سے تمام عالم نور علی نور ہو رہا ہے - اور باپ دادے کا وہ رسم ورواج جسمین ضلالت اور جہالت کے دریا امنڈ رہے ہین اور تباہی کی گھٹائین چھا رہی ہین چھوڑ دینا واجب بلکہ فرض ہے - میرا یہ مطلب نہین ہے کہ تم اپنے باپ دادے کے اچھے ادھ کار امد طریقے چھوڑ دو - نہین نہین - تم انکو دانتون سے پکڑو - ہان مگر وہ بھی آدمی تھے کچھ فرشتہ یا پیغمبر

توتھے ہی نہین - ہماری طرح وہ بھی غلطی کر سکتے تھے - پس مقتضاے بشریت سے وہ جس طریقے مین
غلطی کر گئے ہون بے شبہہ ترک کرو خصوصاً اُس عالمگیر وحشت بھرے جابرانہ طریقے کو جسکا ادبار
خاص کر کے تم شریفون مین منڈلا رہا ہے - چھوڑ تو دینی چاہیے باپ دادے کی وہ راہ جسمین
صرف معمولی زمین پر گر کے ہاتھ پانون مین چپیٹ آجانیکا کھٹکا ہو چہ جائیکہ وہ منحوس دشوار گذار
راہ جسمین پہاڑون سے ٹکرا کر چکنا چور ہو جانے یا کنوے تالاب مین گر کر ڈوب مرنیکا سخت
اندیشہ ہو - اور پھر اسوقت تو قطعاً رُخ ہی نہ کرنا چاہیے جبکہ اللہ ایسا ہادی اور رسول صلعم ایسے
رہبر اُدھر سے روک کے سیدھی سڑک بتا رہے ہون جسپر بیدھڑک چلے جائیے نہ گرنیکا خوف ہے
نہ پڑنیکا ڈر ہے - جہان دیکھیے امن و امان ہے - حیف صد حیف ہماری قوم کی جہالت اور نافرمانی
یہانتک پہونچ گئی ہے کہ جب قرآن و حدیث کی بتائی صراط مستقیم دکھائی جاتی ہے - چڑھ کر شیطان
کی بتائی کنٹیلی خندق اور پتھریلے کھوہون کا نام لیتے ہین اور کہتے ہین یہ باپ دادے کی راہ ہے -
اچھا ہمنے تسلیم کیا نانی نانا کے ساتھ باپ دادے کی بھی راہ سہی - گو پہلے نہ تھی پر اب تو چند
پشتون سے ضرور ہے - لیکن یہ بھی تو معلوم ہونا چاہیے کہ ہمکو بھی خدا نے کچھ سمجھ دی ہے کہ نہین یہ
نورانی جوہر جسکا نام عقل ہے انسان کو اسلیے عنایت کیا گیا ہے کہ بھلے برے مین تمیز کرے
قرآن پر عمل کرے اور شیطانی کامون سے بچے - اے کاش یہ لوگ اسیقدر خیال کر لیتے کہ باپ
دادے ہون یا پردادے چہ دادے یا کوئی اور بزرگ کیون نہون - آخر انسان تو انسان -
ایک انسان کو دوسرے انسان کی اطاعت کا موقع وہین تک دیا گیا ہے کہ خالق کی اطاعت
ہاتھ سے نہ جانے پائے - ہمارے صادق مصدوق پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین لا طاعۃ
للمخلوق فی معصیۃ الخالق یعنی جس کام مین خالق کی نافرمانی ہو خلق کی فرمانبرداری جائز نہین ہے
افسوس ہماری قوم کو اب کیا اتنی بھی سمجھ نہین ہے کہ وہ کسکے بندے ہین اور کسکی امت
ہین - بندے وہ اللہ کے ہین اور اُمت ہین اُسکے پیارے رسول کی نہ باپ دادے کے بندے
ہین نہ اُمت ہین بس ای میرے لائق بھائی بہنو مین ایک مسلمان ہونیکی حیثیت سے تعجب مین آن کر یہ پوچھنے کی جرأت
کرتا ہون کیون اللہ و رسول صلعم کو چھوڑ کے باپ دادے پر ایمان لانا کب روا اور کیونکر جائز ہے کتاب اللہ و کتاب الرسول کو ترجیح
باپ دادی کی بیہودہ رسم و رواج کو عورتین کیسے ساتھ لینا کب اور کیونکر روا ہے - توبہ تو کبھی نہین اور کسیطرح نہین نعوذباللہ کہ قرآن و حدیث

کے جواب مین ہم باپ دادے کا طریقہ پیش کرینگے تو ہم مین اور مشرکین مکہ مین فرق ہی کیا رہ جائیگا مگر افسوس کہ بہتیرے نادان مسلمان اسکے سمجھنے کا قصد نہین کرتے ہین۔ بغیر کچھہ سوچے ہوسے اس قسم کی ناجائز جرءت کربیٹھتے ہین جنہین کفر کے درجے تک پہونچنے کا خوف لگا ہے اور کیون نہین قرآن وحدیث کے مقابلے مین نہایت بیباکی سے باپ دادے کا نام لے اٹھتے ہین اور انکے رسم ورواج کو اللہ کے حکم اور رسول کی سنت سے معاذ اللہ اچھا سمجھتے ہین اور یہ نہین خیال کرتے کہ کفار مکہ کا بھی یہی حماقت آمیز دستور تھا۔ جسکو تیرہ سو برس گذرے خدا ے پاک نے رد فرمایا ہی دیکھو سورہ بقر کے اکیسوین رکوع مین وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَاۗؤُھُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَـيْــــًٔـا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ترجمہ اور جب ان کو کہا جاتا ہے چلو اس حکم پر جسکو اللہ نے اتارا ہے۔ کہتے ہین۔ نہین ہم تو اسپر چلینگے جسپر ہمنے اپنے باپ دادونکو پایا ہی۔ اور بھلا جو شیطان انکو بھڑکتی ہوئی دوزخ کے عذاب کیطرف بلاتا ہو ف حاصل یہ کہ قرآن نازل ہونے کے وقت جب کافرون سے کہا جاتا کہ تم بتون کو مت پوجو۔ ان کے سامنے سر مت جھکاؤ۔ جنہنے تمکو۔ تمہارے ہاتھہ کے گڑھے بتونکو اور زمین وآسمان اور سب چیزون کو پیدا کیا ہے اسکا ساجھی کسی کو مت بناؤ۔ اسکے سوا کسی اور سے مرادین مت مانگو۔ غیر خدا کی منتین مت مانو۔ جہالت کی تمام رسمین جو شرک اور بدعت سے بھری ہین قطعاً چھوڑ دو اللہ نے تمکو صاف اور سیدھا رستہ دکھانے کے لیے قرآن اتارا ہے بس اسی پر چلو۔ اسکے جواب مین وہ ضدی بدطینت کافر جنکے دلون پر گمراہی کی گھنگھور گھٹا مین چھا رہی تھین کمال نادانی سے کہتے اگر ہم قرآن پر چلین تو ہمارے باپ دادے کے طریقے چھوٹ جائین لہذا قرآن پر نہین۔ ہم اسی رسم پر چلینگے جسپر ہمنے اپنے باپ دادون کو پایا ہے حق تعالے نے ان کے اس حماقت کے جواب کو رد فرمایا کہ یہ عجب بیوقوف ہین۔ ان کو اتنا بھی نہین سوجھائی دیتا کہ اللہ کے سامنے باپ دادے کی کیا حقیقت ہے۔ ان کے باپ دادے محض جاہل تھے بے شعور تھے نہ ان کو کچھہ عقل تھی اور نہ خدا کی راہ معلوم تھی۔ ان کو شیطان پچھکارین مارتی ہوئی جہنم کے عذاب کیطرف بلا رہا تھا تو بھی یہ بیوقوف کیا انہی جاہل بے شعور باپ دادون کی گمراہی کی چال چلینگے۔ خیر۔ باپ دادون کا حال تو جو ہونا تھا سو ہو چکا۔ یہ

لوگ جو زندہ موجود ہین اور اختیار کی باگ ابھی انکے ہاتھ مین ہے نادان باپ دادونکی پیروی کرکے
اپنے آپ کو کیون دوزخی بناتے ہین۔ اُنکی کفر اور شرک و بدعت کی باتون سے توبہ کرکے اپنا دین
و ایمان قرآن کو کیون نہین بناتے ہین جسمین سچی ہدایت کے جگمگاتے ہوئے چراغ اپنی نہایت صاف اور شفاف روشنی سے
بہشت کے باغونکا سیدھا رستہ دکھلا رہے ہین اور دونون جہان کی خیر محدود اور بے بہا منافع چمک رہے ہین باانہمہ اگر
کوئی دیکھنے سمجھنے کا ارادہ نکرے آنکھین بند کرلے دلپر مُہر لگالے تو چشمۂ آفتاب کا کیا گناہ۔ خدا کا کچھ حرج نہوگا خود اُسکو دوزخ
کا عذاب چکھنا پڑیگا حیف صد حیف سرکشی اور سخت نافرمانی کا تند و تیز سیلاب جو کسی زمانے مین کفار عرب پرگذر رہا
تھا آج اُسکی بڑھی اور زبردست موجین ہم بدنصیب مسلمانون کا صفایا کررہی ہین مثلاً جب نکاح
بیوگان کے لیے قرآن و حدیث کی سند پیش کیجاتی ہے کہنے لگتے ہین ہم تو اپنے باپ دادے
کی چال چلینگے اور جو بات پشت در پشت سے نہین ہوتی چلی آئی ہے کبھی نہ مانین گے۔ حضرات کفار
مکہ تو کافر ہی تھے اُنکا قرآن پر نہ چلنا اور باپ دادے کے رسم و رواج کو پیش کرنا چندان تعجب کی
بات نہین ہے۔ اور نہ اُنسے ہمکو کچھ ایسی شکایت ہے۔ بڑا تعجب اور بڑی شکایت
ہمکو مسلمانون سے ہے جنھون نے کفار مکہ کا سا غیر موزون جواب جسمین کفر کی بو آرہی ہے سیکھ
لیا ہے۔ ہمکو تو رلائی آتی ہے کہ اسلام کا دعوی کرنیوالون کو کیا ہوگیا جو ایسی گستاخی کرنے لگے
جس سے ہم کیا خود اسلام کے دل پر چوٹ لگ رہی ہے اور اسلام کے دل پر چوٹ لگنے سے سارے
مسلمانون مین کھلبلی پڑجانا کچھ تعجب کی بات نہین ہے۔ بشرطیکہ اُنمین حمیت بھی ہو۔ آہ یہ تو
اللہ کے خاص بندے ہین پیغمبر آخر زمان کے شیدا ہین۔ قرآن انکا ایمان ہے۔ آہ پھر ایسا
کافرانہ جواب دینے کے لیے یہ اپنا دل کیونکر مضبوط کرلیتے ہین۔ ہائے قرآن و حدیث کے
مقابلے مین باپ دادے کا نام اُنکے منھ سے کیونکر نکل آتا ہے۔ ہائے یہ اُن کی نادانی تو
غضب ڈھا رہی ہے۔ مین کچھ عرض نہین کرسکتا کہ اسوقت میرا دل کیسے کیسے پیچ و تاب کھا رہا
ہے۔ افسوس مین اپنے ناظرین کو کیونکر بتاؤن کہ میرے دل پر کیا ہورہا ہے اور کیونکر کہون کہ
اسکے پہلے بھی اُسکو بڑے بڑے کٹھن مرحلون مین کیسے کیسے ناگوار صدمے اُٹھانے
پڑے ہین۔ کیسی کیسی دردانگیز مصیبتین گذر گئی ہین اور ہنوز زار و نزار دل ہے۔ اے کاش اختیار
مین ہوتا تو سینہ چاک کر پہلو سے نکال قوم کو دل دکھا دیتا کہ کس بیقراری مین تڑپ رہا ہے۔

افسوس میرا تو یہ حال ہے میرے رقیق القلب ناظرین پر خدا جانے کیا آفت برپا ہو گئی ہو گی کیا کروں ہر چند ضبط کرتا ہوں مگر یہ مصیبت زدہ دل قابو میں نہیں آتا ؎

نالہ را ہر چند میخواہم کہ پنہاں در کشم	دل ہمیں گوید کہ من تنگ آمدم فریاد کن

خیر یہ بھی ممکن تھا کہ چار ناچار جسطرح ہو سکتا ر دکا جاتا پر افسوس تو یہ ہے کہ نہ فریاد سے کوئی سنتا ہے نہ فریادرسی کی امید ہوتی ہے۔ لہذا ہمارے ناظرین کو چاہیے کہ صبر کی سل اپنے اپنے سینے پر رکھ لیں۔ اور خوش قسمتی سے اگر اپنے میں کچھ طاقت اور حمیت کا مادہ پاتے ہیں تو بسم اللہ کریں مرد میدان نکلے آئیں۔ ہمارا ساتھ دیں۔ یہی وقت ہے ؎

ہمائے اوج سعادت بدام ما افتد	اگر ترا گذرے بر مقام ما افتد

ہم انکا خیر مقدم کہنے کے لیے حاضر ہیں۔ آئیں تشریف لائیں اور ہمدردی سے ہمارے ساتھ رو دیں کے سفارش کرنی وہ بھی گوارا فرمائیں ؎

سعی کن در کار خلق کردگار	تا کند کار تو ہم پروردگار

اور روشن ضمیر نظامی گنجوی کا قول یاد فرمائیں ع دو دل یک شود بشکند کوہ را۔ اسپر بھی اطمینان نہو تو یداللہ علی الجماعۃ کی شہادت لیں۔ حضرات ہم سب ملکے اپنے دردناک اور پرجوش گریہ و زاری سے جب ایک مرتبہ غل شور مچائینگے تو کیا عجب ہے کہ مقلب القلوب ہمارے اپنے بھائی بہنوں کے دل پھیر دے اور انکو رحم آجائے بلکہ امید واثق ہے کہ خدا ایسا ہی کریگا۔ میں متحیر ہوں کہ ضبط کروں تو کیونکر کروں۔ دیکھیے پھر رولائی آرہی ہے۔ آہ ہم اپنی جہالت پر روئیں یا شقاوت پر رودیں یا نصیب پر روئیں کس کس پر رودیں۔ ہائے یہ وہی قرآن ہے جو مشرکین مکہ جیسے سخت مزاج۔ خدا کے عدو اور رسول کے دشمنوں پر جادو کا کام دیتا تھا۔ توبہ ہمنے غلطی کی۔ جادو کا اثر تو چھوٹا اور محدود زمانے کے لیے ہوا کرتا ہے اور قرآن کا اثر سچا اور دائمی تھا۔ وہ اپنی غایت درجہ کی فصاحت اور اعجاز بیانی سے معاندین کے پتھریلے دلوں کو موم بنا دیتا۔ گھر سے تلوار کھینچ کے چلتے آپکو شہید کرنے کے لیے راہ میں قرآن کی پرزور بلاغت سنکے پھڑک جاتے اور بے ساختہ کلام ربانی مان لیتے صدق دل سے کلمہ شہادت پڑھتے اور اللہ و رسول کی اطاعت میں قربان ہو جانے پر خوشیاں

سناتے۔ اور اب ایک یہ زمانہ (اگر میرے نزدیک زمانے کو الزام دینا ایک اور گناہ کی بات ہی) ہمکو افسوس کے ساتھ دیکھنا پڑا کہ اسی قرآن سے مسلمانون نے منھہ موڑ لیا ہے اور پوتھی پر مر رہے ہین قرآن و حدیث کے حکم کو نفرت اور پوتھی کو وقعت کی نگاہ سے دیکھ رہے ہین اور پوتھی پر سے چلنے والون کو کافر تو کہے جاتے ہین مگر اُسکی بھی محبت دلون مین کچھ ایسا مزہ دے گئی ہے کہ بھلے بُرے کی تمیز مطلق نہی۔ قرآن چھوٹ جائے تو چھوٹ جائے مگر پوتھی چھوٹنے کی کوئی صورت نہین ہے۔ سنت چھوٹ جائے تو چھوٹ جائے مگر اشلوک چھوٹنے کا نام زبان پر نہ آئے مگر لطف تو یہ ہے کہ خود ہندوون نے اعلان کے ساتھ کہدیا کہ دھرم شاستر مین درست ہے نہ صرف کہنے پر کفایت کی بلکہ بڑی مستعدی سے کوشش کی اور بہتیری بیواؤن کے نکاح مین کامیاب بھی ہوئے اور ہوتے جاتے ہین تو یہ حضرات اب کہین کے نہوئے۔ نہ مسلمانون کے ہوئے نہ ہندوون کے ہوئے۔ نہ قرآن کے ہوئے نہ شاستر کے ہوئے۔

ع نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے	مگر خوے بدرا بہانہ بسیار

خدا خیر کرے اگر یہی مہاگی ہے تو یہ جاہل مسلمان کہین گھبرا کے یہ نہ کہ اُٹھین کہ اگر دو ایک اشلوک جواز کے نکلین گے تو عدم جواز کے ہم دس بیس سامنے کر دینگے۔ بمبئی۔ مدراس پونا اور شولاپور وغیرہ وغیرہ کے چند ہزار ہندو اگر ہمکو برادری سے اُٹھا دینگے تو ہم اپنے کروڑون ہندو بھائیون کے ٹاٹ پر جا بیٹھینگے۔ منت کرینگے۔ سماجت کرین گے اور اُن کے ہاتھ جوڑینگے پر ساتھ نچھوڑین گے۔ نچھوڑینگے۔ خدانخواستہ ایسا ہوا تو ہم سخت مشکل مین پڑجائینگے اور ہمارے بنائے کچھ نہ بن پڑیگا (اور اب ہی کیا بن رہا ہے جو اسوقت کے لیے اُمید کیجائے) مگر یاد رکھنا چاہیے ہم بھی وہ بلا کے آدمی ہین کہ پنڈ نچھوڑینگے عاجزی بجاجت سے ردرو کے عرض کرتے ہی رہینگے ماننا نہ ماننا اُنکے اختیار مین ہی مگر ہم اپنی سچی دھن سے باز نہ آئینگے۔

دست از طلب ندارم تا کام من برآید	یا تن رسد بجانان یا جان ز تن برآید

کامیابی ہوئی تو سمجھہ مانگی مراد ملی ورنہ ہماری مزدوری کہین نہین گئی ہے۔ جس جواد شاہنشاہ کی لونڈیون کے لیے ہم اپنی حلوع سہار رہے ہین (کوئی سُنے یا نہ سُنے) وہ سُن رہا ہے۔ وہ اپنی وسیع بخشش کو ہم پر تنگ نہ کرے گا۔

لیجیے پھر ایک قابل افسوس ہچکی آرہی ہے - آہ ان لوگونکو جانے کیا قرآن سے ضد پڑگئی ہے باوجود اسکے کہ قرآن پاک پر چلنے مین نہ صرف عاقبت بننے کی اُمید ہے بلکہ دنیا مین بھی وہ وہ فوائد جلیلہ ہین جنکو شروع کتاب سے ابھی تک ہم روتے آتے ہین اور پھر بھی تسلیم کرتے ہین کہ کافی طور پر بیان کرنے سے کم اور کیف دونون مین ہم عاجز ہین - اور قرآن پر چلنے مین ایک دوزخ ہی کے سخت سخت اور انواع انواع کے عذاب کا ڈر نہین ہے بلکہ دنیا کی روسیاہ رسوائیان - طرح طرح کی فضیحت آمیز خرابیان اور قسم قسم کی بربادیان بھی ساتھ لگی ہوئی ہین تب بھی قرآن کی مارے ضد کے بیکس بیواؤنکا نکاح کرنے پر راضی نہین ہوتے - آہ ان بیدردونکو اپنی بہنون اور بیٹیون کا دردناک دُکھ دیکھنا گوارا ہے مگر قرآن پر چلنے کے لیے اپنے دل کو کسی طرح مضبوط نہین کرسکتے - نہین نہین - اُن کو قرآن پاک سے ضد نہین ہے اور نہ وہ اپنی دانست مین ہندوانہ طریقے پر چلنے کا ارادہ کرتے ہین ہان مگر بدقسمتی سے دھوکا کھاکر اُنکے رسم ورواج کے پھندے مین گرفتار ہوگئے ہین - اور جب کہ وہ اپنے کو اُس سے چھوڑانے کا قصد نہین کرتے ہین بلکہ اور جکڑتے چلے جاتے ہین تو بے شبہ اسی لائق ہین کہ انپر اس سے بھی زیادہ سخت اور طنز آمیز حملے کیے جائین جیسا کہ متحیر ہو تعجب مین آ نہایت افسوس سے ہمکو کرنے پڑے ہین - کاش کسیطرح غیرت تو آئے -

ہمکو اپنا افسوس ظاہر کرنے پر بھی افسوس ہے کہ ہمنے یہ دردانگیز باتین سناسنا کے اپنے ساتھ اپنے ناظرین کی عیش بھی تلخ کردی - بیٹھے بٹھلائے اُن کے دلون مین بھی ایک طرح کا اضطراب پیدا کردیا لیکن انصاف اور غور کی نظر سے ملاحظہ کیجیے تو قومی ہمدردی مین چاہے کتنے ہی جانگداز صدمے اور جگرسوز قلق کیون نہ سہنے پڑین طیب خاطر سے برداشت کرلینا اور اپنی دھن مین اُسیطرح چست وچالاک رہنا بڑی خوش نصیبی کی بات ہے - قوم کے جان نثار تو قوم کی خدمت مین اپنی جان بھی وقف کردیا کرتے ہین -

میرے اچھے ناظرین ذرا آپ اپنے بیقرار دل کو اطمینان دلایئے ڈھارس دیجیے - ناامیدی نہ آنے پائے - اپنے پاک ارادے کو مضبوطی سے تھامیے - قوت دیجیے - ہمت کا بازو نہ ٹوٹنے پائے - خدا کو بڑی طاقت ہے - وہ ایک نہ ایک دن وہ بھی مبارک روز

دکھاویگا جسکی تمنا مین آج ہم مر رہے ہین۔ اور اتفاق سے کہین نا اُمیدی کا غبار دل پر آگیا ہو تو تھوڑی دیر کے لیے مشرکین مکہ کی تاریخ یاد کیجیے۔ وہ کفار جنکی سنگدلی ضرب المثل تھی جو حضرت (صلے اللہ علیہ وسلم) سے قرآن مقدس سے نہایت سخت سخت بے ادبیان کرنے مین اپنے آپ ہی نظیر تھے۔ جنکو اپنی جان پر کھیل جانا اور دوسرون کی جان کا پیاسا بننا گوارا تھا لیکن باپ دادے کی شرک اور بدعت بھری چال چھوڑنے پر وہ اپنے دل کو ہرگز نہین خوش کر سکتے تھے۔ اُنکا انجام یہ ہوا کہ قرآن کی اچھی اچھی باتین سُن سُن کے متاثر ہوئے رفتہ رفتہ مسلمان ہو ہو کے اسلام کو قوت پہونچاتے رہے۔ اور فتح مکہ کے بعد تو پھر کوئی نام کے لیے بھی کافر نہین رہا۔ جس قرآن کے نام سے وہ جلتے اور چڑھتے تھے اُسیکو پیشوا بنایا۔ اُسکے ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف کے بلبل شیدا بنے۔ جن صاحب قرآن پر وہ تلے بیٹھے تھے۔ تلوار کھینچے نیزے لیے دھاوے کر رہے تھے اُنہی کی غلامی مین دارین کی سرمدی سعادت سمجھے۔ اُنکے جمال جہان آرا پر ہزار جان سے عاشق ہوئے۔ اُن کے ادنی ادنی اشارون پر پیاری جان فدا کر دینے کے لیے حاضر ہو گئے۔ تو اب آپ ہی انصاف کیجیے ہم اپنے سادی بہنون سے جو پہلے ہی سے قرآن کو اپنا دین و ایمان مان چکے ہین قرآن کے حکم کو تعظیم کے ساتھ قبول کرنے کی کیونکر اُمید نہ کرین اور کیونکر کہین کہ ہماری قوم جو پہلے ہی سے غلامی کا خط لکھ دینے پر ناز کر رہی ہے آپ کی پیروی کرنے مین دونون جہان کا فخر اور عزت نہ سمجھے گی۔ اور کیسے مانین کہ گمراہی اور تباہی کے طوفان مین (جس سے ملاح شریعت کی ہدایت پر عمل کیے اور قرآن و حدیث کی کشتی پر سوار ہوے بغیر بچکر نکلنے کی اُمید کرنی محض نادانی کی بات ہے) بڑی لہرون کے تھپیڑے کھاتی اور باپ دادے کا نام پکار پکار اپنے کو ہلاک کرتی رہے گی۔ **دوسرا جواب** ہان ہان تمہارے بزرگون نے کیا ہے تمہارے باپ دادون نے کیا ہے۔ رضوی علوی جعفری عباسی صدیقی فاروقی عثمانی اور انصاری وغیرہ وغیرہ سب کے دادے پردادے نے کیا ہے۔ کیا اور کیا ضرور کیا۔ اچھا کیا۔ قرآن و حدیث کے موافق کیا۔ اور سب اُمت کے باپ خود اللہ کے پیارے حبیب نے کیا۔ لیجیے ہمنے بتا دیا آپ کے مقدس باپ دادے کر گئے ہین۔ آپکے بزرگ اور سب بزرگون نے

بزرگ کر گئے ہین - بسم اللہ کرکے اب آپ ہی کیجیے اور باپ دادون کے قدم بقدم چلنے مین کامیاب ہو جیسے ع | چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار | پر عمل فرمائیے - اور ہم خرمہ ہم ثواب کا حظ لیجیے - علم تاریخ تو ہم جانتے ہی نہین - جو پایا کہہ بیٹھے - اور سنیے کہنے لگے ہمارے باپ دادے ہمارے بزرگون نے کبھی کیا ہی نہین افسوس جیتے جی رانڈون کی مٹی تو ہم خراب کر رہے ہین مگر نہ یہ سمجھ ہے کہ کیا کرتے ہین اور نہ یہ سوچ ہے کہ کیا کرنا چاہیے ہے کیا ہمارے جانی دشمن ابلیس نابکار نے ہمکو بھول بھلیا مین ڈالدیا - ہم سمجھے کہ باپ دادے کی سیدھی سادھی سلامت روی کی چال چل رہے ہین اور چلتے ہین در حقیقت جانی دشمن شیطان لعین کی چال - اس نابکار کے پیچھے پڑ لیے اور چلے جاتے ہین - نہ اسکی خبر ہے کہ کہان جاتے ہین اور نہ اسکا وقوف ہے کہ کیون جاتے ہین - آنکھین بند بھیڑیا دھسان چلے جاتے ہین ؎

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی	کاین رہ کہ میروی بترکستان ست

تیسرا بہانہ نکاح ثانی کے رواج پانے پر عورتون کو اپنے خاوندون سے محبت نہ رہیگی - وہ سمجھینگی یہ نہین تو اسکا بھائی کوئی دوسرا سہی - جواب افسوس یہ اُن بزبانون پر سخت معیوب حملہ ہے - تمام دنیا دیکھتی ہے میان بیبی ہونے کا وہ زبردست سلسلہ ہے جو دونون کو محبت کی زنجیر مین ایسا جکڑ دیتا ہے کہ پھر اسکا ٹوٹنا بہت مشکل پڑ جاتا ہے اگر شاذ و نادر کوئی صورت اسکے خلاف اپنا منھ دکھائے تو اسپر معدوم کا اطلاق ہوگا - ہم دیکھتے ہین جب ایک بازاری عورت گھر مین پڑ جاتی ہے تمام عمر نکلنے کا نام نہین لیتی نہ کہ بیاہی اور پھر شریف خاندان عورت - ابن ماجہ کتاب النکاح مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لَمْ یُرَ لِلْمُتَحَابَّیْنِ مِثْلُ النِّکَاحِ یعنی دو محبت کرنے والون مین نکاح کی برابر محبت پیدا کرنے والی کوئی چیز نہین ہے - مین اپنے اللہ پر اعتماد کرکے دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہون کہ اُنکی سچی محبت تو خاوندون سے یہی رہیگی جو اب ہے لیکن اطاعت بڑھ جائیگی اور سرکشی گھٹ جائیگی - مجرد دعوے پر اطمینان نہو تو تجربے کی شہادت لیجیے - آنکھ کھولکر دیکھیے نہ دیکھیے تو کان دھر کے سنیے اُن قومون کی عورتین جنمین

نکاح ثانی کا رواج ہے ہماری عورتون سے کہین زیادہ خاوند کی محبت اور اطاعت کا دم بھرتی
ہین - گالیان کہاتی ہین جوتی پیزارین سہتی ہین اور عفو تقصیر کے لیے ہاتھ جوڑ رہی ہین پھر
لطف یہ ہے کہ وہ اپنے کھانے کپڑے مین چندان خاوند کی محتاج نہین - وہ خود محنت مزدوری
کرکے کماتی ہین اور خاوند کے سامنے ڈالرکھتی ہین - یا گھر بار کھیتی کسانی کا کام کاج خاوند کی ساتھ
ساتھ کرنے مین کامیاب رہتی ہین با اینہمہ خاوند سے ڈرتی ہین اور دباؤ مانتی ہین - بڑا کھٹکا تو
انکو یہ ہے کہ خاوند طلاق دے کہین گھر سے نکال باہر کردے اور اتفاق سے اگر موافقت
نہ آئی - ایک نے دوسرے کی مفارقت گوارا کی - اسنے اپنی شادی کرلی اور اسنے اپنی کرلی
تو بھی اس سے ہزار درجہ بہتر ہے جو ہم شریفون (اپنے منھ میان مٹھو) مین الجھ رہے ہے - دیکھیے تو
بعضے میان بیبی مین خوب ہی چلتی ہے اور چلتے چلتے یہانتک نوبت پہونچتی ہے کہ میان
بیبی سے بیزار ہے اور بیبی کو میان سے انکار ہے - یہ راضی نہ وہ راضی - ہر ایک کو دوسرے
سے قطعی نفرت ہے - کیسے اس تھکا فضیحت مین عمر کاٹنی اور اچھی بھلی عیش و آرام مین
کھنڈت ڈال رکھنی کون سی عقل کی بات ہے - شادی ہوتی ہے - تن آسانی اور حظ
نفسانی کے لیے اور بہت بڑی غرض ہے بقاء نسل انسانی اور جب یہ کچھ نہوا تو نام کے
میان بیبی مین وہ کون سا بڑا فائدہ رکھا ہوا ہے جواب تک ہماری نظر سے پوشیدہ ہے
اگر آپ لوگون کو معلوم ہو تو اتنی مہربانی کیجیے کہ ہمکو بھی بتا دیجیے اور تو کچھ نہین ہم ہزار دل
سے آپکا شکریہ ادا کرینگے اور تا بزیست احسان مانینگے ہم مانینگے اور ہمارے جانشین مانینگے
ہمارے نزدیک تو دن رات کے دلی کوفت اور باہمی رنجش کی دیگ پکانے سے
اپنی میٹھی حیات کو تلخ کردینے جیتے جی دوزخ مین جلنے اور قیامت والی بڑی دوزخ
کے لیے سامان کر رکھنے کے سوا اور کوئی نتیجہ نہین ہے - اس سے کہین بہتر ہے کہ طلاق ہوجائے
ہر ایک اپنی اپنی مرضی کے موافق آزادی کے ساتھ نکاح کرلے اور اپنی پیاری زندگی کا چھوٹا
یا بڑا حصہ شادمانی اور خندان پیشانی سے جن کے ساتھ بسر کرے - حق سبحانہٗ و تعالےٰ
کمال مہربانی سے وعدہ فرماتا ہے[1] وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِـيْمًا

[1] دیکھو پانچوین پارے مین سورۂ نساء کا انیسوان رکوع ۱۲ منہ

ترجمہ اور اگر مرد عورت دونون جدے ہو جائین تو اللہ اپنی کشایش سے ہر ایک کو (جوڑا دیکر) خوش کر دیگا اور اللہ کشایش والا ہے تدبیر جانتا ہے۔

مین نہین کہتا کہ حق ناحق بلا وجہ لوگ طلاق دینا شروع کر دین اور کیونکر کہہ سکتا ہون بغیر کسی وجہ کے طلاق دینا اگرچہ جائز ہے لیکن اچھا نہین ہے اور حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہے وَالصُّلْحُ خَيْرٌ میرا مطلب یہ ہے کہ جہانتک ہو سکے پہلے اصلاح مین کوشش کیجائے جب اصلاح نہو سکے تو بے شبہ طلاق بہتر ہے۔

میرے لائق دوستو آپ اپنے بھائیونکو دیکھتے ہین وہ باوجود بیبی کے موجود ہونے کے جہانتک تاک لگاتے اور نظر بازیان کرتے پھرتے ہین بعض بعض تو یہانتک آوارگی اختیار کر لیتے ہین کہ بیبی کی کچھ پرواہی نہین رکھتے۔ وہ مرے تو انکی بلا سے اور جلے تو اُن کی بلا سے مگر افسوس کہ جنکو اسکی اصلاح کی مطلق فکر نہین ہے اور عورتونکو جو کمزور اور بیزبان ہیکے ہتھے پالیا تو بجائے اسکے کہ اُن کی حالت زار پر رحم کرتے اُنکی گردن کاٹنے کے لیے موہوم دلیلین اور جھوٹے بہانے ڈھونڈھ رہے ہین۔ حیف صد حیف کہ صرف اس غلط گمان پر کہ خاوند والی عورتین اپنے خاوندون سے فی الجملہ محبت کم کر دینگی غریب موائین ذبح کیجاتی ہین اور انکی لاکھون حسرتونکا خون روا رکھا جاتا ہے ہاے ہاے انصاف بدگمانی کیسی ہو وہ بھی محض پوچ جسکے سر نہ پانون اور خون کسکا کیا جاے حق کسکا مارا جاے۔ افسوس کہ ہم لوگون مین اب دور اندیشی اور روشن ضمیری اسی ہین رہگئی ہے کہ بے گناہ رانڈون کی جوانی اکارت کیجائے اُن کی دل آزاری کے لیے خیالی الزامات اور من مانے ہت گڑھے جرم سوچ سوچ کر قائم کیے جائین شاید دنیا مین ساری عیش و آرام خاص مردون ہی کے لیے بنائی گئی ہے شاید دنیا مین اس سے بڑھکے کوئی کام نہین ہے کہ جہان تک ہو سکے اور جس طرح ہو سکے دکھیار رانڈون کا گلا ریتا جائے اور مرغ نیم بسمل بنا کر وہ تڑپائی جائین اے صاحب ڈرو خدا سے ڈرو یہ کوئی تعریف کی بات نہین ہے اور نہ اس مین کچھ بہادری ہے ۵

مردی نہ بقوت بست و شمشیر زدنے	آنست کہ ظلمے کہ توانے نہ کنی

اب ناظرین کی ہم زیادہ سمع خراشی نکرینگے صرف ایک سوال پر اس لمبے چوڑے بیان کو ختم کردینگے سوال کیا ہندوستان کی اپنے مُنہ شریف بننے والی چند قوموں کے سوا اور تمام غیر محدود قوموں اور دینا بھر کے ملکوں کی عورتوں کو اپنے پیارے خاوندوں سے محبت نہیں ہوتی ہے نہ اب ہے اور نہ حضرت آدم علیہ السلام سے تا ایندم کبھی ہوئی ہے جو تھا بہانہ جب عورتین دوسرے خاوند کے پاس جائینگی اُن کی محبت پہلی اولاد سے کم ہوجائیگی اور اسیوجہ سے پہلی اولاد کی پرورش مین نقصان آئیگا۔

جواب ہم سخت متحیر ہین کہ غریب عورتون نے جانے کیا خطا کی ہے جو اُنکو ذبح کرنے کے لیے ایک نہ ایک اُلٹا سیدھا حیلہ جو جی مین آیا بیان کردیا جاتا ہے۔ کیا اس مین بھی کوئی انصاف اور مردانگی ہے کہ ہر قسم کی تکلیف اور مصیبت آمیز ذمے داریان بیچاری عورتون ہی کے سر منڈھ دیجائین وہ مظلوم تڑپ تڑپ کر جان گوائین اور مرد لوگ عیش و عشرت کے گلچھرے اُڑائین۔ اُن کو تو بچون پر ہر قسم کی ولایت کا دعوی ہے پھر رنڈوا ہوجانے پر بچون کی محبت اور پرورش کے لیے کیون نہین مٹھے رہجاتے ہین۔ مان کے مرنے پر کیا منحصر ہے یہ تو یون ہین دو دو چار چار نکاح کرلیا کرتے ہین پھر کیا اُسوقت ان کی محبت پہلی اولاد سے ویسی ہی قائم رہجاتی ہے جیسی پہلے تھی ہمارا یہ مطلب نہین ہے کہ مرد لوگ بیبی کے مرجانے پر دوسری شادی سے جسکے بغیر چارہ نہین ہے باز رکھے جائین اور نہ یہ مطلب ہے کہ باوجود قدرت کے بشرط عدالت چار بیبیان تک جمع رکھنے پر ملامت کیجائین۔ ہمارا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی سی ضرورت اور اپنی سی پرجوش طبیعت عورتون کی بھی سمجھین جس رحیم شاہنشاہ نے مردون کو چار تک اور چار مین سے کسی بیبی کے کم ہوجانے پر پانچوین نکاح کی اور پھر کسی کے کم ہونے پر چھٹے کی اور اسطرح پر بے شمار نکاحون کی اجازت دی ہے۔ اُسی حکیم علے الاطلاق نے نہایت حکمت نہایت مصلحت سے عورتون کو صرف ایک نکاح کی ہان مگر طلاق پانے یا خاوند کے مرنے کے بعد دوسرے نکاح کی اور دوسرے کے بعد تیسرے کی اور اسی طرح پر غیر محدود نکاحون کی اجازت فرمائی ہے پس ہم لوگون کو چاہیے کہ خدا کی ناشکری نکرین

اور اُسکے حکم کو منسوخ کرنے کا خیال دین نہ لائین اسکو حرام بلکہ عین کفر سمجھین ہمارا فرض ہی کہ
بیواؤنکی حق تلفی نکرین جسقدر آزادی اُن کو اللہ نے اپنی مصلحت آمیز رحمت سے عنایت
فرمائی ہے اُسکو ہم طیب خاطر سے اُن کے لیے مسلم رکھین اور چھیننے کا قصد نہ کرین اور خیال
کہ دوسری شادی سے مان کی محبت پہلی اولاد سے کم ہو جائیگی بچون کی پرورش
مین نقصان آئیگا بالکل غلط ہے۔ بھلا مان کی محبت اور کم ہونا کیسا۔ مان سے زیادہ
محبت اور کسکو ہوسکتی ہے۔ اولاد کیسا ہی نالایق کیون نہو مان کی محبت کبھی جا ہی نہین
سکتی۔ دوسرا خاوند کرنے سے پہلی اولاد کی پرورش اور داشت مین کمی تو نہین اور
ترقی ہو سکتی ہے کیونکہ بیبی کو خوش رکھنے کے لیے دوسرا خاوند بھی بچون کی پرورش
اور تعلیم اور تہذیب سکھانے مین کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیگا اُن کو جہالت اور آوارگی
سے جسکا باپ چچا کے نہونے سے قوی احتمال ہوا کرتا ہے بچائیگا۔ دیکھیے امام محمد رحمہ اللہ
نے امام شافعی رحمہ اللہ کی مان سے اُسوقت مین شادی کی تھی جب کہ امام شافعی یتیم
بچے تھے اُنکو امام محمد رحمہ اللہ نے جیسا کچھ جی لگا کر پڑھایا تعلیم دی اُسکا نتیجہ نکالنے کی ہمکو حاجت
نہین ہے امام شافعی کا بڑھا چڑھا پرنے سے کا علم و فضل جو مہر نیم روز کیطرح تمام عالم
مین روشن ہے جسکی نورانی شعاعین آج تک کروڑون عالمون کے لیے چراغ ہدایت
ہوتی چلی آتی ہین وہ خود ہی بتلا رہا ہے۔ امام شافعی نے امام محمد کی تعریف مین جو اشعار
کہے ہین اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمیشہ امام محمد رح کو کس تعظیم اور احسان مندی کی
نظر سے دیکھتے رہے۔ ہمنے اپنے زمانے مین بھی بہتیری عورتون کو پایا ہے جو پہلی اولاد کی
پرورش مین دوسرے خاوند کی بدولت کامیاب رہین۔ ہان البتہ یہ بہت دیکھا گیا ہی
کہ مرد لوگ جب دوسری شادی کر لیا کرتے ہین تو غالباً پہلی اولاد کی محبت اور خاطر داری
وہ بہت ہی کم کر دیتے ہین وجہ یہ کہ عورتون کے مزاج نے رشک اور حسد کے خمیر سے پرورش
پائی ہے جسکے سبب وہ خاوند کا دماغ پھیرنے پر دن رات مجبور ہا کرتی ہین اور ایک
پیچ مین سو اپنی طرف سے بلا کے جلا دیکے اسطرح بیان کرتی ہین کہ کم ظرف مردون کی
طبیعتین اُبل کر پہلی اولاد سے نفرت کرنے لگتی ہین اور مرد لوگ ایسا نہین کرتے کہ عورت

کو اسکی اولاد سے برداشتہ خاطر کرنے کی کھوج مین رہین بلکہ اُسکے بچون سے نفرت کی جگہ محبت اور ضرر کیجگہ منفعت پہونچانے مین کامیاب رہتے ہین ونیز مان کی محبت کم نہونے کی ایک دوسری وجہ یہ ہے کہ جو چیز زیادہ محنت کے بعد حاصل ہوتی ہے اُسکی محبت مشکل سے جاسکتی ہے اور ظاہر ہے کہ مان نے اسکو کس مشقت کس جانفشانی سے پالا ہے غور کرنیکا مقام ہے کہ مان نے جسکو پرورش کے لیے نو مہینے تک اپنے پیٹ مین اُس تکلیف سے جو کہ اُسکو جھیلنی پڑی ہے چھپا رکھا ہو اور نظر بد سے بچانے مین یہان تک احتیاط کی ہو کہ آسمان تک کی نظر کو نہ دیکھنے دیا ہو پھر ولادت کے وقت کس آفت جان بلا کی درد سے سامنا کرنا پڑا ہو وینز ولادت کے بعد کیسی کیسی صعب تکلیفون مین اُسکو کئی برس کاٹنے پڑے ہون اور وہ کس شوق سے اپنے لال لہو کو سفید کر کے پیارے بچے کو پلاتی رہی ہو اور اپنی جان سے زیادہ فکر اُسکی مقدم سمجھتی ہو وہ عاشق زار مان اپنے دل سے اپنے لعل کی محبت کب اور کیونکر کھو سکتی ہے ہان مگر باپ جو اولاد کی پرورش مین سخت سخت مصیبتون کے اُٹھانے سے بچتا رہا اُسکی محبت کا چندان پائدار نہونا کچھ ایسا تعجب انگیز نہین ہے ۔

مان کی اسقدر مستحکم محبت ہونے کے باوجود جسکو تمام خلائق مان رہی ہے وینز جو بیوہ نکاح کر لینے والیون نے اپنی پہلی اولاد کی پرورش مین کامیابی ثابت کر کے دکھا دی ہے اُس تجربے کے باوجود ہم کہتے ہین اگر شاذ ونادر کوئی مان کسی وجہ سے ناکام رہے گی تو بچے کی پرورش کا بار نانی دادی خوشی سے اُٹھا سکتی ہین اور وقتاً فوقتاً مان بھی خبرگیری نے سکتی ہے ۔ اگر بچون کی پرورش مان کا نکاح نہونے ہی پر موقوف ہے تو ہمکو تعجب ہے کہ امیر غریب متوسط ہر درجے والی غیر محدود بیشمار قومین جنمین نکاح ثانی کا رواج ہے اور جنکی تعداد نکاح نکرنے والی قومون سے بہت زیادہ ٹڈی دل ہے اُن کے بچے کیونکر پرورش پاتے ہین ۔ ہمکو حیرت ہے کہ ہندوستان کے سوا تمام ملکون مین بالکلیہ اور ہندوستان مین کچھ محدود قومون کے سوا باقی اور تمام قومون مین بچون کی پرورش کا خیال کسی کو رہتا ہی نہین اگر خیال ہے تو لاکھون بے گناہون کی جان پر قیامت برپا رکھنے والے بھی ہمدرد کہلاتے ہے ۔ اور ہے وے کچھ بھی نہین خدا اور رسول کے حکم سے چشم پوشی کر کے ہندوون کی رسم پر جان

دینے اور چادرین لا کر رانڈون کا خون چوسنے کے لیے ایک ڈھکوسلا ہے - افسوس صد افسوس
روف ہے ہماری حمیت پر لعنت ہے ہماری مروت پر کہ ہم مردون کو اپنے شوق مین ذرا
کچھ بھی نہین سوجھائی دیتا ایک نہین دو دو چار چار کرنے مین باک نہین کرتے ہین اور ان
نیم جان کمزورون کو جلانے کے لیے کیسے کیسے پیال کے پانون کھڑے کر رہے ہین سچ ہے
زبردست کا سیکڑا اتیس نیچے کا ہوتا ہے - حکایت ایک بکری کا بچہ اور ایک بھیڑیا دونو
ایک ندی مین پانی پی رہے تھے - بکری کا بچہ نیچے اتار مین تھا اور بھیڑیا اوپر - بھیڑیے نے
بکری بچہ سے کہا مین تجھے کھا جاؤن گا کیونکہ تو نے پانی گندلا کر رکھا ہے مجکو گندے پانی سے
تکلیف ہوتی ہے - بکری کے بچے نے کہا ناحق کا الزام کیون دیتے ہو کھانا ہے تو یون ہی کھا
جاؤ اول تو میرے پانی پینے سے ندی کا پانی گندلا ہونا کیسا اور فرض کیجیے ہوا
بھی سہی تو ظاہر ہے کہ تم اوپر چڑھاؤ مین ہو اور مین نیچے ہون اتار مین تمھارے
پاس سے بہکر پانی میرے پاس آتا ہے اور میرے پاس سے چڑھ کر تمھاری طرف
نہین جا سکتا پھر تمکو گندے پانی سے کیونکر تکلیف ہوتی ہے مگر اس بکری کے
بچے کے پاس اس مثل کا جواب تو نہ تھا کہ زبردست مارے اور رونے ندے ٥

	اے زبردست زیردست آزار		گرم تا کے بماند این بازار	

پانچوان بہانہ نکاح کر دینے سے وہ مالیت جو بیوہ کو حق شوہری مین ملی ہے ہمارے
قبضے سے نکل جائیگی - جب پرائی گود مین جا بیٹھیگی بگڑ بیٹھے گی سونے کی چڑیا اڑ جائیگی پھر
اگر یہ دوسرے خاوند کے پہلے مری تو اُسکے کل ترکے کا نصف یا چوتھائی حصہ خاوند کو ملجائیگا
اور جو اولاد پیدا ہوئی تو وہ مستحق بنجائیگی - اور مکے مدینے کی نہ کہیے حضرت صلعم کے زمانے
مین تھا ہی کیا کچھ تھوڑے سے کھجور کے درخت اور یہان ہزارون لاکھون کی جائداد
ہوتی ہے جواب واہ کیون نہو - پس معلوم ہوا کہ حق شوہری کی لالچ مین بھی کھیار انڈونکی
مٹی خراب کی گئی ہے اور ایسی ہی نیت بخیر ہے تو شاید دنیا مین بعضے ایسے بھی ہونگے
جو اپنی کنواری بہن بیٹی بیاہ کر ٹوپی اتارینگے سر ہو بہنوئی اور داماد کے جلد مرنے کے لیے
دعائین مانگ رہے ہون گے اور صبح اٹھکے دس سیر اگر ہکاتے ہون گے - اللہ ایسے

ظالم حریصوں سے پناہ دے۔

ہم مرد لوگ وہ دو دو چار چار شادیان کرتے ہین اور ان عورتون پہ جو بغیر ان کے لڑکون کے پیچھے ہم سے پیدا ہوتے ہین تمام جائداد منقولہ اور غیر منقولہ کے تقسیم ہو جانے کی پرواہ بھی نہین کرتے زوف ہے پھر اولت ہے ہماری حمیت پر اپنے عیش و آرام کے لیے تو ہم مال و متاع کا خیال کچھ بھی نہین کرتے ہین اور رات جیسی بیکسن ہے زبان کی دل آزاری جگر سوزی کے لیے طامع بنجاتے ہین۔ دوستی نا پائدار مالیت کے لیے ان کی پیاری جان کا شکار کرتے ہین اور میٹھی چھری سے یا اپنی چھری کے ذبح کرتے ہین ظاہر مین دوست بنکے میٹھی باتین کرکے وہ ہمدردی کر لیتے ہین کہ بیوہ ان کا کلیجہ بھی کھا جاتے اور افسوس نہ کرین لیکن حقیقت مین پکے دشمن ہین در پردہ چھپا ہوا زہر یا ڈنک مارتے ہین جس کا ہلاکت اثر تمام تن بدن مین چھٹک جاتا ہی لیکن یہ نہین معلوم ہونے پاتا کہ کہان سے آیا اور کیونکر آیا اور جب کہ نفس بہری کی خبر نہین ہے تو وہ بیچاریان کیا جانین کہ اسکا ما کرکیا ہے۔ ممکن ہے گستاخی معاف کیا آپنے ڈاکا زنی اختیار کی ہے اور یہ سخت بے رحمی کے ساتھ ان کی جان گنشی کسی بڑے استاد رہزن سے سیکھی ہے۔ آپ اس خوف سے کہ جب پرائی گود مین جا بیٹھے گی بگڑ بیٹھے گی سونے کی چڑیا اڑ جائیگی،، بیوہ کی شادی نہین کرتے ہین اور بھلا جو بمقتضائے بشریت وہ اکتا کر نکاح کیے بغیر آشنا کی گود مین جا بیٹھے تو نہ بگڑ بیٹھے گی اور اسکے پاس جو کچھ ہے رہن بیع کر کے نہ اڑا دیگی۔ تب کیا وہ مالیت آپ کے پاس دھری رہجائیگی ع

| طمع را سہ حرف ست ہر سہ تہی |

اب ایک ایسی قوم ہم فرض کرتے ہین جسمین یہ رواج ہے کہ وہ کنواریان جو غریب ہین جنکے کوئی جائداد نہین ہے وہ تو بیاہ دی جاتی ہین لیکن وہ کنواری چھوکریان جو صاحب زر صاحب جائداد ہین ہمیشہ کے لیے بن بیاہی بٹھلا رکھی جاتی ہین نقد و جائداد کی لالچ مین انکو ارمان کی قید سے کبھی نہین نجات دیجاتی ہے پس اے میرے لائق دوستو سچ کہنا تم اس قوم کو کس قہر کی غضب بھری نگاہ سے دیکھو گے وہ تمھارے نزدیک کسقدر سخت ملامت اور سخت سرزنش کے قابل ہونگے بس یہی حال ہماری قوم کا بیواؤن کے حق مین ہے۔ صاحبو دنیا کی بیہودہ طمع چھوڑ دو بہت طمع آدمی کو اندھا کر دیتی ہے۔ رسوا کرتی ہے۔ ذلیل کرتی ہے کیا کیا نہین

کرتی ہے احتیاط اور حفظ ناموس اسی مین ہے کہ جہانتک جلد ہو سکے اُن کو بیاہ دو ؎

مشو ایمن از زن کہ زن پارساست	کہ خر بستہ بہ گرچہ دزد آشناست

مین نہین عرض کر سکتا ہون مجھے کسقدر دردانگیز صدمہ اُٹھانا پڑا جب کہ مین نے نہایت افسوس کے ساتھ سنا کہ بعضے ناعاقبت اندیش کہتے ہین کہ مکے مدینے کی نہ کہیے حضرت صلعم کے زمانے مین تھا ہی کیا کچھ تھوڑے سے کھجور کے درخت اور یہان ہزارون لاکھون کی جائداد ہوتی ہے حیف صد حیف دنیا مین ایسے بھولے کہ اللہ و رسول کی کچھ خبر ہی نہ رہی۔ ہاے تعجب مسلمان ہو کر مکے مدینے اور حضرت صلعم کے زمانے والون یعنی صحابۂ کرام کے ساتھ یہ بے ادبی۔ اے صاحب آپ کی تقریر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بڑے بڑے مالدار ہوتے تو مال کی طمع مین وہ بھی رانڈون کو بٹھلا رکھتے۔ ارے توبہ کرو مال کیا چیز ہے وہ لوگ تو اللہ و رسول صلعم کے حکم پر اپنی پیاری جان ہتیلی پر لیے ہر وقت بڑے شوق سے نثار کرنے کے لیے حاضر رہتے تھے۔ اُن کو اللہ و رسول کے حکم پر اپنی جان قربان کرنے کا جو عشق تھا وہ پروانے کو کب ہو سکتا ہے۔ اللہ و رسول کی فرمان برداری مین جو مزہ اُن کو حاصل تھا ہفت اقلیم کے بادشاہ کو خواب مین نصیب نہین۔ وہ اللہ کے مقبول بندے قارون کے خزانے پر لات مارے بیٹھے تھے۔ ان حضرات کی نسبت اسطرح کے فاسد خیالات کرنے مین اپنے ایمان کے سوا اور کسکا نقصان ہے۔ پھر صحابہ کرام اگر سب نہین تو بعضے بعضے مالدار بھی تھے اور جان کیطرح مال بھی خدا کی راہ مین خرچ کرنے مین اُن کو افسوس نہین آتا تھا حضرت عثمان غنی رض جو بڑے مالدار تھے ہمیشہ اپنے کثیر مال کو اللہ اور اللہ کے حبیب کی خوشنودی مین بیدریغ صرف کرتے رہے اور اور اصحاب بھی اپنی اپنی وسعت کے موافق حاضر کرتے رہے۔ حضرت عمر رض نے اپنے کل مال کا نصف اللہ کی راہ مین دے دیا اور حضرت صدیق اکبر رض نے سارا مال دے دیا ایک حبہ بھی نہ رکھا۔ جب حضرت صلعم نے پوچھا کہ تمنے اپنے گھر مین کیا چھوڑا کہنے لگے اَللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یعنی اللہ اور اللہ کے رسول کے سوا اگر آپ مال پوچھتے ہین تو مین نے کچھ بھی نہین چھوڑا۔ پھر حضرت صلعم کے بعد تو اصحاب رسول اللہ صلعم بڑے بڑے اغنیا ہو گئے تھے۔ ایک حضرت عبدالرحمن رض بن عوف کی مثال مین بتاتا ہون۔ ایک مرتبہ

انکا سوداگری مال ملک شام سے مدینۂ منورہ مین آیا جو انہی کے سو اونٹون پر لدا ہوا تھا ایک حدیث سُنکے انہون نے تمام مال اونٹون سمیت اللہ کی راہ مین دیدیا اور ساربانونکو جو انہی کے غلام تھے آزاد کردیا قیاس کرنا چاہیے ایک آن مین اسقدر وافر مال خیرات کردیا تو عمر بھر مین خدا جانے کسقدر لٹا دیا ہوگا باینہمہ اتنا مال چھوڑکے وفات پائی کہ اُن کی چار بیبیون مین سے ایک بیبی تماضر کلبیہ نے فقط تراسی ہزار درم یا دینار اور دوسری روایت کے موافق ایک لاکھ لینے پر کفایت کی اور اپنے باقی حصے سے دست بردار ہوگئین۔ اور اُنکو چاہیے کیا تھا روپیہ مین صرف آدہ آنہ کیونکہ خاوند جب اولاد چھوڑکے انتقال کرے تو بیبی کو اُسکے کل ترکے کا آٹھوان حصہ ملنا چاہیے اور جسقدر بیبیان ہونگی سب اُسی آٹھوین حصے مین شریک ہون گی حضرت عبدالرحمٰن صاحب اولاد تھے اور بیبیان چار تھین تو کل بیبیون کو آٹھوان اور تماضر کلبیہ کو آٹھوین کا چوتھائی جو کل کا بتیسوان حصہ ہوا ملنا چاہیے تھا انہون نے بتیسوان حصہ بھی پورا نہین لیا صرف تراسی ہزار دینار یا درم یا ایک لاکھ پر قناعت کی اب آپ ہی اندازہ کیجیے انکا کل ترکہ کسقدر رہا ہوگا الغرض تیجیے کو صحابہ بہت مالدار ہوگئے تھے صرف کھجور ہی نہین بلکہ زمین وغیرہ بھی اور وہ بھی صرف مدینۂ طیبہ مین نہین بلکہ خیبر اور شام وغیرہ مین بھی رکھتے تھے مگر نہ اتراتے نہ خدا کو بھولتے اُسکے حکم سے ایک سرمو تجاوز نہ کرتے۔ اے صاحب آپ ہی کہین گے کہ ہم مسلمان ہین اہل سنت ہین۔ اے صاحب آپ تو اپنے ساتھ بیچارے اور مسلمانونکا بھی ایمان خراب کرنے کے لیے بیڑا اوٹھائے ظاہر مین دوست اور حقیقت مین جان و ایمان کے دشمن بنے اُن کی دین و دُنیا کی تباہی پر کمر کسے بیٹھے ہین ؎

بصورت دہد نوش و یاری کند		بمعنی زند نیش و خواری کند	

اور اگر خواہی نخواہی آپ اپنی دوستی ہی ثابت کرین گے تو ہم یہ کہکر نجات لین گے کہ آپ نادان دوست ہین آپ کی رائے پر عمل کرنا خود اپنے آپ ہی کو ہلاک کرنا ہے اسی وجہ سے کہا گیا ہے۔ "نادان دوست سے دانا دشمن بھلا" یا ہم اسباب کے کہنے پر مجبور ہون گے

نیش عقرب نہ از پئے کین ست		مقتضائے طبیعتش این ست	

اے صاحب اپنے شفیع محشر کے صدقے مین اپنی کمر کھول ڈالیے اپنے مسلمان بھائی

بہنوں کو سمجھا بوجھا کر راہ راست پر لائیے اور نہ لاسکیے تو رخنہ اندازی بھی نہ کیجیے ؎		
	امیدوار بود آدمی بخیر کسان	مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان

ناگوار خاطر ہوا ہوگا اور یقیناً ہوا ہوگا تو از براے خدا معاف کیجیے مین آپکا دلی خیر طلب و سچا دوست ہون اور اسی دوستی کا حق پورا کرنیکے لیے نیک نیتی سے آپکو سمجھا رہا ہون مسلمانو اب تم صحابہ کرام کے بعد کے زمانے پر نظر ڈالو اور ملاحظہ کرو جب بہت سی صدیون تک تمہارا روز افزون عروج رہا دن دونی رات چوگنی ترقی مین تم خود ہی اپنے نظیر رہے ہوا ہون کے حصے مین زرخیز اور بڑی بڑی ریاستون کے ٹکڑے اور ہر ایک نوع کا مال و متاع نکلجانے کے باوجود تمہارے دلمین کسیطرح کا وسوسہ نہ آیا اور نہ تم اُن کے اور اُن کے بچاو کے درمیان مین کبھی رخنہ انداز ہوئے تو اب اے مسلمانو تم مین مالیت کہان رہ گئی ہے جو کثیر التعداد نقد وجنس کے نکل جانے کا خوف تمکو ستا رہا ہے۔ تمہاری ثروت اُسی وقت فنا ہوگئی جب کہ تمہاری سلطنت نے تم سے بیوفائی کی اور پھر جون جون زمانہ گذرتا گیا تمہارے سر پر افلاس کا پانی پھرتا گیا۔ سیکڑون برس تک تم تمام دنیا کی قومون پر ممتاز رہے اور اب یہ نوبت پہونچی ہے کہ وہی قومیں تمکو حقارت کی نگاہ سے دیکھ رہی ہین۔ تم مین اب وہ دم خم کہان ہے کہ مرد حالی کا لفظ زبان پر لاؤ۔ دیکھیا رانڈون پر ظلم کرنے اور انکی ذراسی جایداد دبوچ بیٹھنے سے ترقی کے زینے پر تم ہرگز نہ چڑھ سکو گے بلکہ اور اُن کے وبال مین نیچا ہی دیکھتے چلے جاوٴ گے۔ اپنی اور اپنی قوم کی رفاہ چاہتے ہو تو کسب حلال کی فکر کرو۔ علم پڑھو صنعت و حرفت سیکھو اور تجارت کو اُسکے کمال تک پہونچانے مین کامیابی حاصل کرو اور غریب آزاری چھوڑ دو۔ خدا کی ناشکری نکرو اسنے عورتون کے قضا کرجانے پر اگر صاحب اولاد ہین تو تم مردون کو اُنکے کل ترکے کا چوتھائی اور نہین تو آدھا دلایا ہے اور مابقی مین باقی کل ورثہ شریک ہین اور تم مردون کے قضا کرنے پر اگر تم صاحب اولاد ہو تو بیوا ؤنکو اپنی کچھ مصلحت سے فقط آٹھوان اور نہین تو چوتھائی دینے پر کفایت کی ہے اُسکے بھی ہپ کرجانے کا خیال دلمین نہ لاؤ دیکھو صرف ہندوستان اور وہ بھی اُسکے ایک حصے کے سوا اور تمام دنیا مین کسی کو اس قسم کی بیہودہ طمع نہین گھیرتی ہے کہ غریب رانڈونکی گردن کاٹین اور اُنکے حق کو پامال کرین۔

ہندوستان کے مسلمانون مین اگر کوئی قوم فی الجملہ ترقی پر ہے تو بہی کے میمن وغیرہ ہین جو غیر قومون کی اعتبار سے وہ بہی مفلس ہین تاہم اتنے مالدار ہین کہ ہندوستان کی موجودہ مسلمان قومونکو دیکھنا بہی نصیب نہوا ہوگا - اگرچہ انکو بہی حق شوہری مین زر کثیر بانٹ دینا پڑتا ہے لیکن خوش قسمتی سے اُن کے ہان بیواؤن کے نکاح کا اب تک رواج قائم ہے اور ایک ہم ننگ قوم ہین جو لالچ مین پڑکر اپنے جہاز کو (جسپر ہم اور بیوائین دونون سوار ہین) تباہی کے طوفان مین ڈالتے چلے جاتے ہین -

اے صاحبو کیا کوئی قوم آپسمین ایک دوسرے کا حق چھین لینے سے اپنی عزت اور عظمت دنیا کی قومون مین کرا سکتی ہے نہین نہین ہرگز نہین بلکہ اور چاہ نکبت مین گرتی چلی جائیگی - افسوس ہماری قوم کی بیخ کنی کے جہان اور اسباب ہین ایک یہ بہی ہے کہ بدقسمت بیواؤن کو طوفان بلا مین ڈالنے کے لیے تو ہمکو طمع آستاتی ہے اور جب کنواریون کی یا لڑکون کی شادیان کرنے بیٹھتے ہین تو نہ گھر کو گھر سمجھتے ہین اور نہ ریاست کو ریاست خیال کرتے ہین - قرض اور وہ بہی سودی لیکے بلکہ زیور اور زمین وغیرہ رہن یا بیع کرکے اپنی حیثیت سے زیادہ خرچ کرنے کا دعویٰ دم رکھتے ہین - گھر چلے تو چلے مگر اُن کو ایک مرتبہ تماشا دیکھنا فرض ہے - اسی قسم کی حماقت آمیز باتین ہین جنہون نے مسلمانون کو ستیاناس اور اسلام کو کمزور کر ڈالا ہے -

اگرچہ اس بیان کو ابہی ہم کئی صفحون مین جگہ دے سکتے تھے لیکن ہمکو اپنے معزز ناظرین کے عزیز وقت کا خیال ہے اسلیے بس کرکے صرف اسقدر عرض کرنے کی اجازت مانگتے ہین کہ اے مسلمانو تم اور تمہاری بیوائین مفلس کثرت سے ہین اور زردار کہین شاذ و نادر ہین معدوم کے حکم مین - تمہاری اور تمہاری بیواؤن کی فلاح اسی مین ہے کہ اُنکو بیاہ دو - تم سبکدوش ہو جاؤ اُنکا دکھ کٹے - تم اُن کی طرف سے اور وہ اپنے نفس کیطرف سے مطمئن اور فارغ البال رہین - اور صاحب جائداد بیوہ کا غیر جگہ بیاہ جانا اگر تمکو گوارا نہین ہے تو آپسمین مثلاً اُسکے خاوند کے بہائی وغیرہ سے اُسکا نکاح کر دو گو اُسکی شادی ہوگئی ہو - مردون کو چار بیبیان تک جمع رکھنا درست ہے اگر آپسمین کوئی شخص اس لائق نہو یا ہو پر کسی وجہ سے تمکو منظور نہو تو اپنے برادری مین بلا تامل کر دو اور چون چرا کو مطلق راہ نہ دو - چھپنا چھپانا نہ اسبت جھنجھلا کر ای صاحب آپ تو ناحق کے لیے ہمارا دماغ کہائے جاتے ہین - ہمکو ہمارے غم مین بہی

نہین چھوڑتے۔ یاد دلا دلا کے بھولے غم کو تازہ کرتے ہین گویا ہمارے زخم پر نمک چھڑکتے ہین اور
وہ بیوہ تو ہین بدنصیب اُن کے نصیب مین سُکھ اور اُن کی آنکھ مین ٹھنڈک بدی ہوتی تو
بنی تقدیر کیون بگڑ جاتی جواب اے صاحب آپ جھنجھلایئے نہین۔ مہربانی کیجیے غصہ
تھامیے اور بات سُنیے۔ یہ آپ کا سارا غیظ و غضب اور دماغ چاٹ جانے کی شکایت
صرف اسوجہ سے ہے کہ مین نے آپ کو محض نیک نیتی سے آڑے ہاتھون لیا ہے اور
آپ کا عیب آپکا قصور آپکو بتا دیا ہے۔ یہ کچھ آپ ہی پر منحصر نہین ہے عموماً دستور ہے کہ سچی اور
بے لاگ نصیحت گو کیسا ہی سود مند کیون نہو سخت ناگوار خاطر ہوا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ
ساڑھے چھ سو برس پہلے ایک روشن ضمیر تجربہ کار شاعر کہہ گیا ہے ؎

نصیحت کہ خالی بود از غرض | چو دارو ے تلخ ست دفع مرض

اے صاحب جھنجھلانا درکنار اگر آپ لاٹھی بھی مارین تاہم میری خوش نصیبی اسی مین ہوگی کہ
خدا کی راہ اور خدا کی مخلوق کی اصلاح مین برداشت کرون اور سمجھون کہ آپ بیواؤن کے
نادان دوست ہین جو اُن کے فائدے کی بات آپ کے ذہن مین نہین آتی خیر وہ آپکی سمجھ
مین آئے یا نہ آئے مگر مین اپنی والی ضرور سمجھاتا رہونگا ع کس بشنود یا نشنود من گفتگوے
میکنم | اگر مایوسی کے عالم مین چپ چاپ ہوکر بیٹھ رہون تو اپنے فرض کا خون کرون
اور اللہ و اللہ کے رسول کے سامنے زرد رو ہون۔ میرے دوستو ظاہر نظر مین تو مین آپ کے
نزدیک شاید مجنون ہونگا اور میری دوٹوک نصیحت ایک مجنونانہ خیال سے زیادہ وقعت
نہ رکھتی ہوگی لیکن تامل کی نگاہ سے دیکھیے تو آب زر سے لکھنے کے لایق ہے۔ اب اسکو مختصر کرکے مین آپکے اصل جواب کی
طرف توجہ کرونگا۔ افسوس کہ یہ اچھی اچھی باتین جو غافلون کو بیدار کر رہی ہین اور انصاف پسند حضرات کس شوق سے
کان لگائے سُن رہے ہین بجائے اسکے کہ آپکے دماغ کو قوت بخشین روشنی پہونچائین بحث سے دماغ ہی
کو کھائے جاتی ہین مگر تعجب کہ لاکھون بیواؤن کے دردناک گریہ و بکا کی چیخین جو زمین آسمان
مین گونج رہی ہین اُن کی چوٹ آپ کے دماغ مین نہین پہونچتی ہے بلکہ وہ دردیلی آوازین
آپ کو سنائی ہی نہین دیتی ہین اور سنائی دیتی ہین تو بہری اور بھینسروی کا مزہ دیجاتی
ہین۔ ہمکو حیرت ہے کہ یہ عمدہ عمدہ لاجواب نصیحتین جو درحقیقت آپ کا اور آپ سے زیادہ

دکھیہ ہواؤں کا غم غلط کرنے کے لیے ہدایت کر رہی ہین وہ تو بعکس اپنی تاثیر کے آپ کے غم کو تازہ کرین اور اُن بیچاریونکی تباہ حالت اور پریشان صورتین جنکے رونگٹے رونگٹے ہزار زبان سے نوحہ وزاری کر رہے ہین آپ کے دل پر کچھ بھی اثر نہ کرین۔ نہ اُنکی ترسناک حالت پر آپ کو ترس آئے اور نہ غمناک صورتون پر نظر ڈالنے سے غم یاد آئے۔ الحضرات آپ مجھے کچھ سمجھین مگر مین ہون آپ کا سچا دوست اپنی طاقت بھر تو مین آپ کو غم مین تڑپنے دونگا غم کی جگہ خوشی مین دیکھنا پسند کرونگا مگر آپ اپنی مہربانی کیجیے جو مین دین و دنیا کی فلاح کی بہتر بتاؤن اُسپر عمل کیجیے ابھی ابھی سارے غم سے نجات لیجیے۔ اور مین آپ کے زخم پر نمک نہین مرہم لگا رہا ہون۔ اگر مرہم پٹی بدلتے وقت کچھ تکلیف ہو تو یہ تکلیف تکلیف نہین۔ مرہم رکھ لیجیے تکلیف کا خیال نہ کیجیے۔ ابھی چٹکی بجاتے زخم اچھا ہوا جاتا ہے اور سارا درد کافور بنکر اڑا جاتا ہے آپ اُنکے نصیب کو کیون روتے ہین اور کیون تقدیر کو بدنام کرتے ہین۔ خدا کی بتائی تدبیر سے کام لیجیے تقدیر کیون بگڑی تدبیر شرط ہے۔ اگر ایک خاوند مر گیا ہے تو اُسکی جگہ دوسرا موجود ہے۔ کچھ خدا کے بندے دنیا سے ناپید تو ہین نہین جس مٹی اور جس گوشت پوست کا بنا ہوا پہلا تھا اُسی مٹی اور اُسی گوشت پوست کے بہتیرے ہین پس کیا وجہ ہے کہ پہلی شادی کی گئی اور اب دوسری مین انکار ہے۔ کیا کسیکی عقل مین یہ بات آسکتی ہے کہ کسی کا مکان جسمین اُسکے حوائج ضروریہ کے لیے ہر قسم کے مکانات بنے ہوئے تھے گر جائے تو اب اس دھن مین وہ اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالے کہ اگر تقدیر مین سکھ بدا ہوتا تو بنا بنایا مکان کیون گر جاتا۔ ساون بھادون کی جھڑی مین دن رات چٹیل میدانمین پڑے رہنا چاہیے وجع مفاصل دھرے چاہے موت آجائے ماگہ پوس کی نہایت سرد ہوا کے تھپیڑے کھانا۔ برف کی سختیون کا سہنا اچھا ہے ہاتھ پاؤن رہ جائین چاہے جان ہی نکل جائے اور جیٹھ بیساکھ کی دھوپ مین جلنا لو کے گرم اور جھلسا دینے والے جھوکون مین خاک سیاہ ہو جانا۔ خون اور سب اخلاط تنے جان تک کا جل بھن جانا یہ سب گوارا ہے پر دوسرے مکان مین نجا ئین گے۔ نجائینگے ہرگز نجائینگے۔ یا اسمین کوئی دانائی اور غیرت کی بات ہے کہ کمہار کا گھڑا پھٹ جائے وہ

ہٹ کرے کہ تقدیر مین کپڑا پہننا اور ستر کا چھپانا بدا ہوتا تو پہلا کپڑا کیون پھٹ جاتا۔ اب ننگا رہنا منظور ہے پر دوسرا کپڑا پہننے کے لیے غیرت نہین تقاضا کرتی ہے۔ قربان جائیے اس سمجھ کے جسکو کپڑا پہنکے تن بدن کے ڈھانکنے مین بے آبروی سجھائی دے اور یون بے پردہ ننگے رہنے مین نہ شرم آئے نہ حیادامنگیر ہو (ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا کہ جوان بیوائین نکاح بغیر ننگی مادر زاد ہین) خدا خیر کرے اس اُلٹی سمجھ کا بھی کوئی ٹھکانا ہے۔ اگر یہی سمجھ ہے تو کہین ستی ہونے کی نہ سوجھ جائے اور بھائی برادری سب ملکر اشتعال کرتے ہین۔ بھڑکتی آگ پر اور روغن ڈالین سے ع **برین عقل و دانش بباید گریست** پہلے مجیب الدعوات کی بارگاہ مین ہم دعا کرتے ہین کہ اے خدا تو ہماری قوم کو عقل سلیم عنایت فرما اور نیک بد مین تمیز کرنے کی قوت بخش پھر اسکے بعد اسلامی بھائی بہنون کو اس امر کا یقین دلاتے ہین کہ خدا حکیم دانا ہے وہ جو کام کرتا ہے حکمت اور مصلحت سے کرتا ہے۔ اگر جوان عورتون کے خاوند قضا کر جاتے ہین تو اسمین یہی چاہیے ہمکو نہ معلوم ہو اُسکے نزدیک کوئی حکمت اور مصلحت ضرور ہے پس اے مسلمانو تم تدبیر سوچو تقدیر کو نہ کوسو۔ اگر خدا نے ایک خاوند کو بمصلحت اُٹھالیا ہے تو اپنی رحمت سے اور ہزارون بنا دیے ہین اُن مین سے جسکے ساتھ چاہو اے رانڈون کے وارثو نکاح کردو اور اے بیواؤ تم اپنا نکاح کرلو۔ اُس حکیم مطلق کے انتظام مین جسکے ہاتھ مین زمین و آسمان کا نظام ہے رخنہ ڈالنے کا قصد نہ کرو اسمین کیا اسکے کہ خدا سے اور خدا کی بنائی تقدیر سے لڑائی لو یا بیکس بیواؤنکی مٹی خراب کرو اور کیا ہے مسلمانو تم ناحق کی حکومت نہ جتلاؤ ظالمانہ کارروائی چھوڑدو۔ تمام عمر کی سخت ناگوار قید سے انکی میٹھی اور پیاری زندگی کو تلخ اور دوبھر نکر رکھو۔ کیا خاوندونکو انھی کمزور عورتون نے مار ڈالا ہے یا انکو زہر کا پیالا پلایا ہے۔ کیا اُن کے مرنیکا جرم انھین ناکردہ گناہون پر قائم ہوا ہے جسکی سزا مین حبس دائم تجویز ہوا ہے۔ اگر واقع مین ایسا ہی ہے تو بیواؤن کو شکر کرنا چاہیے کہ اُن کو موت کی سزا نہین دی گئی۔ مگر ہم دیکھتے ہین کہ یہ دکھیا محض بے جرم ہین۔ انھون نے خاوندونکو نہ مارا ہے نہ انکے مارنے مین کسیطرح کی سازش کی ہے بلکہ اپنے مقدور بھر انکی دوا علاج مین کوئی دقیقہ نہین چھوڑا لیکن جب وہ اپنی حیات کے دن پورے کرچکے تو

کوئی اُن کو کیونکر روک سکتا تھا پس اے صاحبو ان مظلومون کو بری کر و قیدخانے کی پوشاک بدلوشاہانہ جوڑا پنہاؤ شرع اور عقل دونون عدالت کا قطعی حکم مانو ؎

ہمارا کام سمجھانا ہے یار و ۔ اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو

ہان اگر نہ مانوگے تو عدول حکمی کی سخت سزا کے مستحق ہوگے اور مانوگے تو دونون جہان مین جزاے خیر پاؤگے۔ حضرات اب مین آپ سے بصد عجز و نیاز معافی مانگتا ہون۔ للہ آپ مجھسے ناراض نہو جیے۔ مین نے جو کچھ صحیح طور پر اپنی زبان سے نکالا ہے اُسکے عرض کرنے پر قومی ہمدردی اور میرے فرض نے مجھکو مجبور کیا ہے۔ ورنہ اسمین میرا کوئی ذاتی فائدہ نہین ہے اور نہ مین آپ سے کچھ اُجرت چاہتا ہون اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِین ساتوان بہانہ صاحب ہم تسلیم کرتے ہین کہ نکاح بیوگان نہایت عمدہ اور نہایت ضروری چیز ہے اسکا رواج ہوجائے تو اس سے بہتر کیا ہے لیکن پہلے ہم کرین تو ہنسے جائین۔ لوگ طعنے دین پھبتیان کہین۔ ہان اگر بڑے بڑے امرا و روسا کرنا شروع کردین تو اُن کو نہ کوئی کہنے والا ہے نہ سُننے والا۔ پس اگر وہ لوگ اپنی بیواؤن کا نکاح کرنا منظور کرین تو ہم بھی کردین جواب ہمارے مخاطب امیر غریب سب ہین لیکن تم غریب ہرگاہ کہ نکاح بیوگان کا نہایت عمدہ اور نہایت ضروری ہونا خود تسلیم کرتے ہو و نیز اسکے رواج پانے کے لیے دعائین مناتے ہو تو اب کیسے ہنسنے اور قہقہے اُڑانے کا خیال کیا۔ اچھے لوگ اچھے کام مین کسی کی لعنت ملامت کی پروا نہین کرتے ہین۔ حق سبحانہ و تعالے چھٹے پارے سورے مائدہ کے آٹھوین رکوع مین اُن مسلمانون کی جنکو اللہ دوست رکھتا ہے اور وہ اللہ کو دوست رکھتے ہین تعریف مین فرماتا ہے وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَائِمٍ یعنی وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کو نہین ڈرتے ہین اور تمہاری یہ لغو شرط کہ بڑے بڑے رئیس کرین تو تم بھی کرو قابل سماعت نہین ہے جو جیسا کرے گا ویسا پاے گا ؎

گندم از گندم بروید جو ز جو ۔ از مکافات عمل غافل مشو

پس امیرون کا فعل امیرون کے ساتھ ہے اور تمہارا تمہارے ساتھ۔ کیا انکا حوالہ دیکر تمکو رہائی ملجائیگی۔ نہین نہین ہرگز نہین۔ بہتیرے امیر ہین جو نماز نہین پڑھتے ہین یا روزہ

نہین سکتے ہین کیا تم بھی اُنکی تقلید مین نماز روزہ چھوڑ دوگے - بہتیرے دولت مند ہین جو عیاشی اور شراب خواری مین سرمست رہتے ہین کیا تم بھی اُنکی دیکھا دیکھی چکلون اور میخانون کی بڑھتی مناؤگے - اگر وہ اپنے روپیہ اور ریاست کے گھمنڈ مین خالق کا حکم نہین سنتے ہین تو تم کیون غریب بڑے بنتے ہو - اگر اُن کو اپنی عیش و عشرت مین بیکس بیواؤنکی ہمدردی نہین یاد آتی ہی تو اُنکے ساتھ تم کیون نادان بنے جاتے ہو بھلا تم تو اپنی غریب بے کسونکی خبر لو اور کیون نہین قوم کی اصلاح ہمیشہ غریب اور اوسط درجے کے لوگ کرتے آئے ہین جنکی تعداد ہر ملک اور ہر زمانے مین بمقابلہ امراء کے بہت زیادہ ہوتی آئی ہی - اور امراء کو اپنے کھیل تماشے سے کب فرصت ملتی ہے جو اصلاح کی طرف توجہ فرمائین -

ہم اعتراف کرتے ہین کہ اگر اس دور مین تمہارے اہل دول بھائی پیش قدمی کرین تو اُنکے پیچھے ہو چلنے مین پھر تمکو بھی عذر نہوگا اور بے گناہونکو خلاصی دینے کا رواج بہت جلد تیزی اور استحکام کے ساتھ حرکت کریگا - اور اسوجہ سے بغیر کچھ تامل کیے اس مشکل کا حل کرنا اُنکا فرض ہے لیکن ہمارا کام تمہاری طرح اُنکو بھی فقط سمجھا ہی دینے کا ہے - جسطرح تمپر جبر کرنیکا ہمارا منصب نہین ہے اسی طرح اُنپر بھی جبر کرنے کا منصب نہین ہے - ذرا سوچو اگر اُن آسودہ حالونکو رحم نہین آتا ہے تو کیا ضرورت ہے کہ تم بھی اپنی بیواؤنکو بیرحمی کی دھار سے نکالنے کا قصد نکرو - امراء کیطرح تم بھی اپنی نیم جان بیواؤن کی گردن پر ظلم کی چھری پھیرنے سے باز نہ آؤ اور مظلومون کے لہو سے اپنے بیدرد ہاتھ کو لال کرتے رہو -

دنیا مین نہین زور تو محشر مین ستمگر | اللہ کے آگے تیری فریاد کرینگے

صاحبو غور کا مقام ہے کہ اس کار خیر کے رواج پانے کی آپ تمنا تو کرتے ہین مگر آپکا برتاو اسکے خلاف ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمنا صرف زبان پر ہے ابھی دل مین نہین ہے - اگر دل مین ہے تو بسم اللہ آپ خود بلا منت غیرے رواج دے سکتے ہین - ایک دوسرے کا راستہ دیکھے بغیر اپنی بیواؤنکی شادیان کرنی شروع کر دیجیے پھر ملاحظہ فرمائیے خود بخود رواج قائم ہو جاتا ہے اگر زور شور کے ساتھ نہین تو آہستہ آہستہ سہی مگر یاس آہستہ خرامی مین رفتہ رفتہ وہ اتنی قوت پکڑ لے گا کہ بڑے بڑے معاندین کے دانت کھٹے ہو جائینگے - انجام یہ ہوگا کہ جھک مار کر وہ بھی کرنے لگین گے - میرے مہربان دوستو

مین تمکو یقین دلاتا ہون کہ نکاح بیوگان مین میرا کوئی ذاتی فائدہ نہین ہے - فائدہ ہے تو تمہارا ہی اور تمہاری بیواؤنکا ہے ہان مگر خدا کی خوشنودی اور قومی ہمدردی مین بیواؤنکے قابل افسوس حال پر میرا ہی دل بھر آیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بار بار مین آپکی خدمت مین بہزار عجز و نیاز سفارش کرتا ہون - ہر چند مین سمجھتا ہون کہ بہتونکو اور خصوصاً نا سمجھ عورتونکو میری سچی نصیحت نہایت شاق گذریگی جیسا کہ چھٹے بہانے سے ظاہر ہے - لوگ جھنجھلا جھنجھلا کر مجکو سخت سُست کہنے لگین گے اور دانت پیسین گے لیکن مجکو اسکا ڈر نہین ہی بلکہ اوسمین مین اپنا فخر سمجھتا ہون - خدا سے دعا ہے کہ قومی خدمت مین خفگیان اور گالیان سہنے کے لیے میرے دلکو مضبوط کردے جو ہمت اُسنے اپنے فضل و کرم سے بخشی ہے اور اُس سے بھی زیادہ عنایت فرمائے - آمین ٥

کجا بودم اکنون فتادم کجا	عنان سخن شد ز چنگم رہا	

خیر آمدم بر سر مطلب - اے میرے پیارے غریب اور اوسط درجے کے بھائی بہنو تم ہو خواہ تمہارے دولتمند بھائی ہون مین تم سب کی خاص توجہ اسطرف دلاتا ہون کہ خدا کے لیے خدا کی بیوہ لونڈیون کے نکاح مین دنیا کی جھوٹی شرم کو راہ نہ دو - جاہلون کے کہنے سننے کا خیال نکرو اور یقین مانو کہ بہت جلد بشرطیکہ تمنے پہلو تہی نکی عام رواج قائم ہوجائیگا اور اُسوقت تمام اشخاص متفق اللفظ ہوکر طعن تشنے کے بدلے تمہاری ثنا و صفت کے راگ گا رہے ہون گے اور بالفعل حالت موجودہ مین بھی تمکو دو گروہ دکھائی دینگے - ایک سمجھدار اشخاص کا فرقہ جسکو تم روز افزون ترقی کے میدان مین بازی لے جاتے ہوئے پاؤگے اور دوسرا ناسمجھ نادانونکا جرگہ جسکا زور جو اسوقت ہے وہ شام نہین اور جو شام ہے صبح نہین غرض یون ہی گھٹتا چلا جائیگا - اول الذکر یعنی سمجھ والون کا فرقہ تمکو نہایت تعظیم و توقیر اور احسانمندی کی نظر سے دیکھے گا - تمہارا احسان فقط بیواؤن پر نہین بلکہ ایک عظیم الشان ضروری کارخیر کی بنیاد ڈالنے یا بنیاد کو مستحکم کردینے کے باعث تمام قوم پر مانیگا اور موخر الذکر یعنی نادانون کا جرگہ بے شبہ نادانی سے معیوب سمجھے گا اور چین بجبین ہوگا اور شاید کوئی الیسا ہی گیا گذرا ہو جو بیہودہ بہتان کہنے کی جرأت کرے - گو ظاہر مین یہ حضرات نکاح کرنے والیون اور اُنکے نکاح سے ہمدردی کرنے والون پر طعنہ زنی کرین گے مگر باریک نظر سے ملاحظہ کیجیے تو

درحقیقت وہ اپنے آپکو اسکا مستحق بنا رہے ہوں گے۔ اگر کوئی سورج پر دھول اڑانے کا قصد کرے تو نتیجہ یہی ہوگا کہ وہ دھول پلٹ کر اسکے منھ اور آنکھوں مین آگرے گی۔ پس اے میرے زیرک دوستو تم ان ناعاقبت اندیشون کی ہنسی اور قہقہے اڑانے کو مت ڈرو۔ یہ نادان ہنسین گے تو ہنس لین تمہارا خدا تو تم پر نہ ہنسے گا۔ یہ انجان طعن تشنے کرین گے تو کرلین تمہارا اللہ تو تم پر طعن تشنے نہ فرمائیگا۔ جو تمکو برا کہیگا اسکا آپ برا ہوگا تمہارا کچھ نہین بگڑنے کا۔ اے میرے ہمقوم مسلمانو باوجود اسکے کہ تم نکاح ثانی کو اچھا سمجھتے ہو اور کیونکر نہ اچھا سمجھو نہ اچھا سمجھو برا سمجھو تو نرے کافر ہی نہو جاو تاہم اگر رسم و رواج کو ڈر کر ہنسی کا خوف کھا کر نہ کروگے تو تمہاری مثال ان کافرون کی سی ہوگی جو دل سے تو حضرت صلعم کی رسالت کا یقین کرتے پر دنیا کی شرم سے ایمان نہ لاتے اور پھر تمہاری مثال منافقین کسے ہوگی کہ جب ان کی مرضی کے موافق کوئی آیت نازل ہوتی جھٹ مان لیتے اور جب ان کے رسم و رواج کے خلاف نازل ہوتی دم دبا کر الگ تھلگ ہو جاتے۔ اے قرآن و حدیث پر ایمان درست رکھنے والو تم اپنی مثال ان سچے خالص مسلمانون سے ٹھیک کرو جو اللہ و رسول کی اطاعت کے سامنے دنیا کی رسم و راہ کو ایک چیونٹی کی برابر بھی اپنے دلمین جگہ نہ دیتے تھے۔ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب قدس اللہ سرہ نے اپنے رسالہ نکاح ثانی مین نکاح بیوگان کی تمہید یون اٹھائی ہے۔ اگرچہ امتیاز فیما بین مومنین و منافقین در وقت ورود جمیع احکام شاقہ مثل حکم جہاد و ہجرت و زکوۃ و حج حاصل میشود لیکن در وقت ورود احکامے کہ مخالف رسم و راہ آن زمان باشد فرق مذکور نہایت ظاہر و باہر مے گردد پس ازبسکہ مومن مخلص را پاسداری جانب حق جل و علا غالب بر پاسداری اقربا و ہمچشمان خود میباشد و در جنب اطاعت حق جل و علا بسوی کسے از مخلوقات التفات نمے کند بناء علیہ آن حکم مخالف رسم را بجان و دل قبول مینماید و طعن و ملامت ہمچشمان خود را بجوے نمے شمارد و ازبسکہ منافق خبیث الباطن را پاسداری ہمچشمان و اتباع رسوم پیشوایان خود غالب بر جانب حق جل و علا مے انکار و طعن و ملامت ہمچشمان بر خیال او اہم تر از عصیان حق جل و علا مے نماید بناء علیہ روسیاہی دارین کہ عبارت از عصیان حق جل و علا در حکم او تعالے است بر خود مے پسندد ہرگز گردن خود را از تقلید

رسوم آبائی بیرون نمی کشند وازلحوق عارگریختہ درقعرنارخودرامی اندازند ترجمہ اگرچہ امتیاز درمیان مومنین اورمنافقین کے تمام احکام شاقہ مثل حکم جہاد اورہجرت اورزکوۃ اورحج کے نازل ہونے کے وقت ہوجاتا ہے (یعنی مومن خوشی سے مان لیتے ہین اورمنافقون کو شاق گذرتا ہے) لیکن اُن احکام کے نازل ہونے کے وقت جو اُس زمانے کی رسم وراہ کے خلاف ہوتے ہین فرق مذکور نہایت ظاہر اور روشن ہوجاتا ہے کیونکہ سچے مسلمان کو اپنے نزدیکیون اور ہچشمون کی پاسداری پرخداے بزرگ وبرتر کی پاسداری نہایت غالب ہوتی ہے اورحق بزرگ وبرتر کی اطاعت کے مقابلے مین کسی مخلوق کیطرف توجہ نہین کرتا ہے۔ اسی بناپراُس حکم کو (بھی) جو رواج کے خلاف ہوجان ودل سے قبول کرلیتا ہے اوراپنے ہجنسون کے طعنے اورملامت کو ایک جو کی برابر بھی نہین شمار کرتا ہے۔ اورمنافق خبیث الباطن ہجنسون کی پاسداری کو اوراپنے پیشوااُن کے رسوم کی پیروی کو حق بزرگ وبرتر کے مقابلے مین نہایت غالب سمجھتا ہے۔ اوراُسکے خیال پرہجنسون کی طعنہ زنی اور ملامت حق بزرگ وبرتر کی نافرمانی سے زیادہ ترگران گذرتی ہے۔ اوراسی بناپر دارین کی روسیاہی کو جو حق بزرگ وبرتر کی نافرمانی اوراُسکے حکم کو رد کرنے سے عبارت ہے اپنے آپ پرپسند کرتا ہے اورباپ دادے کے رسوم کی تقلید سے اپنی گردن کو ہرگز باہر نہین لاتا ہے اورشرم عارض ہونے کے خوف سے اپنے کو قعرجہنم مین گرادیتا ہے" میرے دینی بھائی بہنو مین تمکو مکرر یقین دلاتا ہون کہ ہرگاہ یہ ثابت ہوچکا ہے کہ بیواؤن کا نکاح ہونے مین دونون جہان کا فائدہ اورنہونے مین دونون جہان کا نقصان ہے ونیز یہ بات معلوم ہوچکی ہے کہ نکاح ہونے مین پیشوایان اسلام کی اورنہونے مین پیشوایان ہنود کی پیروی ہے تو اب انکا نکاح کردینے پرتمکو اگرکوئی ہنسیگا تو صرف وہی نادان جاہل ہنسینگے جنکی سمجھ کی وقعت ایک دودھ پیتے بچے سے زیادہ نہین ہوسکتی ہے۔ اسے صاحبو جب کسی اچھے کام کو تم اختیار کرنا چاہو تو نا سمجھ اشخاص کی واویلا یا بھلا بُرا کہنے پرایک لمحے کے لیے بھی دھیان نکرو۔ صرف اتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ وہ نادان زین عقل سے خالی ہین اوراُن کے خیال کسی مجنون کے خیال سے کم نہین ہین بلکہ اوراُس سے

بہی بدترین بیہودہ کیا اور اُنکا ہنسنا ہی کیا - اس بات کا سمجھنا بہت مشکل ہے کہ محض اس
خیال سے کہ بیوقوف لوگ بُرا کہینگے قہقہے اُڑائینگے اور نام رکھین گے دین و دنیا کے منافع
کی چیز جسکے بہر نوع ضروری ہونے کا عقل سلیم فیصلہ کر چکی ہے اور اللہ و رسول نے تاکید بہت
فرمائی ہے کیونکر چہوڑی جا سکتی ہے - اگر نادانونکی راہ و رسم اور اُن کے طعنے و تشنے
قابل اعتبار ہوتے تو صحابۂ کرام جسمانی اور روحانی تکلیفونکو گوارا نفرماتے مگر ایسے اپنے پیارے
وطن اور قدیم معبد کو چہوڑکر منزلون دور چلے جانے پر مجبور نہوتے اور نہ کفار مکہ کے مقابلے مین
اپنی جان عزیز کو جوکہم مین ڈالدیتے - اے میرے غریب بہائی بہنو مین تمکو سمجہاتا ہون
کہ اُمراء کا خیال کرکے گیہون کے ساتھہ تم گھن کیون پیستے ہو اگر اُن کو اپنے بہلے برُے کا
سوچ نہین ہے تو تم کیون کانٹون مین اُلجہو - تم خدا کے حکم اور اپنے فائدے کی بات مین امراء
اور بہائی برادری کی تقلید مت کرو نہ اُن کے ہندوانے اعتقاد کو اپنے دلمین جمنے دو اور نہ
اُن کے قہقہے اُڑانے کا کچھ خوف کرو - اگر وہ ہنسینگے تو ہنسنے دو تمکو نہ ہنسین گے اپنی جہالت
اور بے عقلی کو ہنسین گے - اگر ناراض ہون گے اپنے گہر خوش رہینگے بہت کرین گے گال
پہلا لین گے اور اس سے زیادہ کچھہ کرین گے تو برادریت کو قطع کردین گے جسکی ہمکو
اُمید نہین ہے - خیر اُن کا یہی حوصلہ ہے تو یہ بہی سہی - تم غریبون کا خدا حافظ
ہے - وہ چہوڑ دین گے تو چہوڑ دین گے تمہارا پروردگار تو تمکو نچہوڑیگا ؎

ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد	فدائے یک تن بیگانہ کآشنا باشد

خدا خوب جانتا ہے کہ اگر قطع رحم کیا ہے تو اُنہون نے کیا ہے تم محض بے قصور ہو - اسکا
وبال اُنہی پر ہوگا - کچھ تمہیں نہین ہونے کا باقی رہا دنیا مین شادی بیاہ سو اسکے لیے بہی وہی
خدا مسبب الاسباب ہے - کوئی نکوئی صورت بتاہی دیگا - اللہ کے فضل سے ہزارون
بہن بہائی سمجہتے ہین اور سمجہتے جاتے ہین کہ عقد بیوگان مین خدا نے کیا کیا حکمتین رکھی ہین اور قرآن
و حدیث مین کیسی کیسی تاکیدین آئی ہین اور کرنے مین کسطرح حفظ ناموس ہے اور نہ کرنے
مین کیسی بے ناموسی ہے - غرض دارین کے منافع بیاہ دینے مین اور دارین کے نقصانات
و نیز رسوائیان بٹہلا رکھنے مین ہین - پس سمجہہ والے اشخاص تمہارا ساتھہ دینگے اور پھر

ناسمجھ لوگ بھی انجام کار اپنی بیجا دھن سے باز آئینگے اور کیون نہین کیا فقط ماں کا دوسرا نکاح ہونے سے اولاد رذیل ہو گئی - کیا ایک نکاح تک عورت شریف رہتی ہے اور دوسرا نکاح ہوتے ہی (حالانکہ یہ عین شرافت کا مقتضا ہے) اُسکی نجابت اُڑ جاتی ہے - اگر یہ صحیح ہے تو ہمکو تعجب ہے کہ مردون کے دوسرے نکاح سے اُنکی شرافت کیون نہین سلب ہو جاتی ہے بلکہ اس سے زیادہ یہ حیرت ہے کہ مرد لوگ گلی کوچے اور کمرون کو آباد کرتے ہین مگر اُنکی شرافت ایسی پائدار ہے کہ کسی طرح جانے کا نام ہی نہین لیتی - نہ اُنکی اولاد سے ترک قرابت کی جاتی ہے اور نہ وہ خود برادری سے اُٹھائے جاتے ہین - اگر ہم تسلیم کر لین کہ بیواؤنکے نکاح سے انکین اور اُن کی اولاد مین رذالت اور کمینہ پن آجاتا ہے تو اب تمام سادات اور شیوخ کو اُنکی دادیون پردادیون کے بیوہ ہونے کے باعث لازم ہے کہ وہ اپنے کو شرفا کے زمرے مین نہ شمار کرین اور جب کہ وہ خود اگلے زمانے کی بیواؤن کی اولاد مین ہین تو اس زمانے کی بیواؤنکی اولاد سے شادی بیاہ کرنے مین عار کرنی اُنکی سخت حماقت اور نادانی ہے علاوہ اسکے ہر منصف مزاج بہت کم غور کرنے سے تسلیم کر لیگا کہ ایک موہوم خیال پر کہ بیواؤنکی اولاد سے برادری مین قرابت ہوگی یا نہوگی لاکھون جوان بیواؤنکو ایسی سخت خطرناک حالت مین جسمین کہ وہ پڑی ہوئی ہین ڈال رکھنا نہایت سخت جہالت اور بے عقلی ہے اب اپنے بھائی بہنونکو ہم ایک سوال کیطرف توجہ دلاتے ہین وہ یہ کہ جب ماں شریف ہے باپ شریف ہے تو لڑکا باوجود نکاح سے پیدا ہونے کے کیونکر غیر کفو ہو سکتا ہے - ہمکو اُمید ہے کہ ہمارے ناظرین باوقار یہی جواب دینگے کہ اُسکے غیر کفو ہونے کی کوئی وجہ نہین ہے - کنواری[1] اور بیوہ دونو نکی اولاد برابر ہے -

یہان سے حیلہ جوئیون کے ایک اور حیلے کا جسکو **آٹھوان بہانہ** کہنا چاہیے **جواب** نکل آیا - وہ حیلہ یہ ہے "اگر بیواؤنکا نکاح کیا جائے تو یہ دقت ہے کہ اُنکی اولاد سے برادری مین قرابت نہوگی" حضرات مین بکر یقین دلانے سے باز نہین رہ سکتا کہ جب تم اپنی بیواؤن کی شادیان کر دوگے نہ تمکو کوئی کمینہ کہیگا نہ بیواؤنکو کہیگا نہ اُنکی اولاد سے قرابت کرنے مین کچھ تامل ہوگا بلکہ جہان کہین رواج ہو گیا ہے وہان کا تجربہ بزاہر ہمارے دعوے کی شہادت

---

[1] کنواری یعنی جو عورت کنوارپن مین بیاہی گئی ہے -

دے رہا ہے پس تم مسلمانونکو چاہیے کہ حیلے بہانے نکرو۔ بیبس مظلومون کے سر پر مہربانی کا ہاتھہ رکھو اور ظلم کا ہاتھہ اٹھالو۔ ہمکو مردون کی قوم پر حیرت ہے افسوس آتا ہے کہ ایسین سے بہتونکو نہ خدا ہی کی غیرت رہی نہ دنیا کی رہی۔ خدا کی غیرت نہونا ظاہر ہے۔ دنیا کی غیرت نہونے پر ہم مختصر طریقے پر غور کرین گے حضرات اگر تم مین خدانخواستہ کوئی شخص اپنی عورت کو کسی غیر سے بات چیت کرتا ہوا پاے تو آنکھون مین خون اتر آئے اور غیرت کی رگ یہانتک جوش مارے کہ اُن دونون کی حیات کے دن پورے کردیے بغیر نہ رہ سکے اور اگر قابو نہ پاوے یا بہزار ضبط جگر تھام کے رہ جائے تو ابدی مفارقت مین کسی طرح کا شک ہی نہین ہے مگر افسوس کہ اُنکو خود اپنے آپ کو ایک ایسے قبیح فعل مین مبتلا کرتے ہوے شرم نہین آتی ہے اور نہ اس امر کی غیرت آتی ہے کہ جس عورت کو ایک چمار تک کے پاس جانے مین عار نہین ہے اُس سے بوسے وکنار کا بازار گرم کررہے ہین اِس بیحیائی کی بہی کوئی حد ہے کہ شریف رذیل سب اُن کے ناجائز طریقے پر رقیب ہین [1] تیسری خرابی یہ ہوسکتی ہے کہ لاعلمی مین کسی عورت کے پاس اُنکے صاحبزادے صاحب بہی تشریف لیجائین تو اب غور کیجیے کہ وہ کسکے پاس گئے اور پہر دوبارہ جب وہ عورت پلٹ کر اُن کے پاس آئی تو بہو بنکر آئی۔ چوتھی یہ خرابی ہے کہ اگر حمل رہگیا تو دو حال سے خالی نہین بیٹا پیدا ہوگا یا بیٹی اگر بیٹا ہوا تو ممکن ہے کہ وہ طبلہ بجائے اور قرمساقی کرے۔ اور بیٹی ہوئی تو ممکن ہے کہ چند روز بعد بالغ ہونے پر وہ بیٹی بہی اس باپ سے ہمکنار ہو اور نہ یہ اُسکو پہچانتے ہون نہ وہ انکو پہچانتی ہو یا وہ چھوکری ان کے بھائی بیٹون یعنی اپنے چچا اور علاتی بہائیون سے ہم صحبت ہو۔ پانچوین خرابی یہ ہے کہ وہ چھوکری جو انکے نطفے سے پیدا ہے اپنے مادری پیشے پر چلیگی تو سوچنا چاہیے کہ ہندو مسلمانون کی تمام قومین یہانتک کہ موچی اور کلوار بہی جو اُس سے راہ ورسم رکہتے ہونگے اُنکے کون کہے جائینگے مگر افسوس کہ ان سب فضیحتون مین شرم نہین آتی ہے اور شرم کس مین آتی ہے الله ورسول کے حکم پر جسکو اُسکے قانون قدرت نے فقط مستحسن ہی نہین بتایا بلکہ فرض ہونے کا فیصلہ کردیا ہے اور جس پر انبیاء وصلحاء کا عملدرآمد رہا ہے اور جسکو چند ہندو قومون اور انکے پیرو چند مسلمان قومون کے سوا باقی تمام دنیا کے لوگ نہایت تعظیم اور توقیر سے دیکھ رہے ہے

[1] دو خرابی اور بیان ہوچکین یعنی ایک خدا کی غیرت نہونا دوسرے دنیا کی نہونا ۱۲

ہین پس اے میرے ہمقوم مسلمانو تم سوچو سمجھو اور اپنی نالایق ہٹ سے توبہ کرنے کا موقع ہاتھ سے مت جانے دو نوان بہانہ عالم فاضل لوگ تو کرتے ہی نہین ہین جنکے چار آنکھین ہین وہ کرین تو تمام لوگ کرین اور ہم بھی کرین - **جواب** اے صاحب یہ آپکا گمان کل عالمو کی نسبت ہے یا بعض کی نسبت اگر کل عالمون کی نسبت ہے تو غلط ہے حضرت شاہ سید احمد قدس اللہ سرہ بریلی نے جو حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث قدس اللہ سرہ کے ارشد خلیفہ تھے" اپنی بیوہ بھاوج کا نکاح خود اپنے ساتھ کیا - مولانا محمد اسمعیل شہید قدس سرہ نے اپنی بیوہ بہن کا نکاح مولانا عبد الحی قدس سرہ سے اور مولوی نواب وزیر محمد خان مرحوم والی ٹونک نے اپنی بیوہ بہو کا نکاح اپنے دوسرے صاحبزادے مولوی نواب محمد علیخانصاحب سے اور مولانا محمد قاسم قدس اللہ سرہ سہارنپوری نانوتوی نے اپنی بیوہ بہن کا نکاح جب کہ اُنکے بال سفید ہو چلے تھے اور انکی عمر غالبا چالیس برس کو پہونچ چکی تھی اُن کے دیور شیخ نہال احمد صاحب سے کردیا - مولانا محمد قاسم ممدوح اور مولانا محمد یعقوب مرحوم سہارنپوری نے اپنے اپنے نکاح بھی رانڈون سے کیے مولوی نواب سید صدیق حسنخان صاحب نے اپنا ایک نکاح منشی جمال الدین مدار المہام بھوپال کی مہربانی سے انکی بیوہ بیٹی کے ساتھ کیا اور دوسرا نکاح نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والیہ بھوپال سے کیا جو اگرچہ بیوہ ہو چکین تھین - لکھنو مین حضرت مولانا شاہ سعید اللہ قدس اللہ سرہ کی بیوہ بیٹی نے جو خود بھی فرد علم مین اپنا نکاح مدنی صاحب سے کیا دیوبند مین مولوی عبد الخالق صاحب صاحب کی بیوہ برادرزادی یعنی مولوی عبد الحق صاحب کی صاحبزادی کا نکاح محمد احسن صاحب سے ہوا غرض اسیطرح غیر محدود علمانے اسمین کامیابی حاصل کی ہی اور کرتے جاتے ہین - رہے وہ عالم جو کسی قابل نکاح بیوہ کے ولی نہین ہین آپ ہی بتایئے وہ آپ کو دکھانے کے لیے کسکو بیاہ دین - اور اگر آپکا گمان بعض عالمونکی نسبت ہے تو نہایت شرم آمیز افسوس کے ساتھ ہمکو تسلیم کرنا پڑیگا مگر ایسے نام کے عالم پر خدا اور خدا کے بندونکے ہی لمبے چوڑے اعتراضات ہونگے جو عوام الناس پر ہو رہے ہین بلکہ عوام الناس سے بھی زیادہ تر گہرے الزامات کے مستحق ہونگے پس دنیا مین جہان کہین ایسا عالم ملے وا اپنی جوان رانڈ بہن بیٹی کا نکاح کرنے مین تامل کرتا ہو اسکی نسبت مین کچھ زیادہ بحث کرنا نہین چاہتا ہون صرف اسقدر عرض کرنا کافی سمجھتا ہون کہ وہ اپنی اس چال مین محمدی

طریقے پر نہین ہی۔ کیا یہ بات کسی طرح سے عقل مین سما سکتی ہی کہ جو عالم خدا اور خدا کے رسول سے
خلاف ورزی کرتا ہو اُسکی تقلید اور پیروی کیونکر جائز ہو سکتی ہی ع آن خویشتن گم ست کرا رہبری کند
حضرات علما کو واجب التعظیم کسنے بنایا۔ اُن کے علم نے مگر جب علم پر عمل بھی ہو عمل نہین ہی تو
وہ عالم بدتر از جاہل ہی کمثل الحمار یحمل اسفارا ؎ نہ محقق بود نہ دانشمند * چار پائے
برو کتابے چند * پس اے مسلمانو تم ایسے عالم کے فعل نہین ہان اگر قرآن و حدیث کے موافق رستہ
بتلائے تو اُسکے قول پر ضرور عمل کرو۔ وگر بفرض محال وہ تمکو بھی اپنا سا بنانا چاہے اور ؎
قاضی ار با ما نشیند برفشاند دست را * محتسب گر میخورد معذور دارد مست را * پر عمل کرکے نکاح
بیوگان کا حکم نہ کرے تو خبردار اِس دھوکے مین ہرگز نہ آئیو۔ اِن عالمون کی شرافت ونجابت
کچھ اشرف المخلوقات۔ اللہ کے پیارے رسول علیہ الصلوۃ والسلام سے زیادہ نہین ہی۔ کیا اُنکی
ناجائز تقلید مین جب کہ وہ خود بہکے ہوئے ہین حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت صحابہ کرام کی
سنت اور اہل بیت اطہر کی سنت چھوڑ دیجیے گا۔ نہین نہین ہرگز نہین۔ کیا اگر کوئی عالم خدانخواستہ
نماز نہ پڑھے روزہ نہ رکھے تو خدا نہ کرے کیا آپ بھی چھوڑ بیٹھیے گا۔ نہین نہین خذ ما صفا دع ما کدر
ہی میرے لائق فائق دوستو علما کچھ معصوم تو ہین نہین۔ نہ پیغمبر ہین نہ فرشتے ہین۔ خود علماء کا اتفاق ہی
کہ اُنکا فعل حجت نہین ہی۔ پس جو اچھی بات دیکھو لے لو اور بُری پاؤ چھوڑ دو۔ یہ تمھارے لغو عذر
کل قیامت کے دن نہ سنے جائینگے نہ عالمون کی چار آنکھ بتا کر چھٹکارا پاؤ گے۔ ذرا نظر اُٹھا کے
ملاحظہ کرو دنیا کے تمام کونون مین خدا کا دین پھیل گیا ہے۔ اور آفتاب نصف النہار
سے زیادہ چمک رہا ہے یہ آپ کا جہل اور انجان بننا معتبر نہین ہے
جو مسئلہ معلوم نہو اُسکا سیکھنا ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت کا فرض ہی۔ اور پھر تم مین وہ کون مسلمان مرد
یا عورت ہی جسکو نکاح بیوگان کے مشروع ہونے کی خبر نہین پونہچی ہی سب جانتے ہین کہ بیواؤن کا نکاح
شرع مین درست ہی۔ قرآن و حدیث مین حکم ہی۔ فرق یہ ہی کہ عوام کا علم اجمالی ہی اور خواص کا تفصیلی
مگر نفس جاننے مین عالم اور جاہل دونون برابر ہین۔ حساب کے روز جب آفتاب سر پر آئے گا
زمین تڑپ کر مثل اُس لوہے کے جو ابھی لوہار کی بھٹی سے نکالا گیا ہو لال بھبوکا ہو رہی
ہوگی اور دوزخ جس جوش خروش سے میدان حشر مین آئیگی وہ اِس امر سے ظاہر ہوتا ہی کہ اُسکے

ستر ہزار باگین ہونگی اور ہر باگ کو ستر ستر ہزار فرشتے تھامے ہونگے اور شاہنشاہ ذوالجلال عدالت پر ہوگا- اولیا و نبیا دہشت سے کانپ رہے ہونگے ایسے سخت ہولناک دن مین جو ٹھیک ٹھیک یوم الجزا ہوگا- خدا کی بتائی راہ پر چلنے والون کے لیے جنت اور اُسکی راہ سے منہ موڑنے والون کے لیے دوزخ ہوگی تو آپ ہی بتائیے خدا کی راہ سے مُنہ موڑ شیطان کی راہ پر جا پڑنے والونکا کیسا بُرا حال ہوگا- ہمکو حیرت ہی کہ یہ لوگ اُس شاہنشاہ عادل کو اپنے مظالم کا جو اُسکی بیزبان لونڈیون پر کر رہے ہین؛ کیا جواب دینگے- کیا اِس گھمنڈ مین ہین کہ عالمونکا حوالہ دیکر بچ جائینگے- اور یہ ممکن نہین ہی قبل اسکے کہ قیامت قائم ہو اور قبل اسکے کہ موت کا پیغام آئے انسان کو تمام نیک و بد پر غور کرنا چاہیے اور سوچنا چاہیے کہ عالمون کا فعل عالمون کے ساتھ ہی- اُسنے انسان کو آنکھ دی ہی کان دیے ہین اور عقل عنایت فرمائی ہی اب اگر کوئی خدا کی ان دی ہوئی چیزون سے کام نہ لے اور کسیکا بہانہ کرکے (گو بے عمل عالم ہی کی نظیر کیون نہین سہی) بری الذمہ ہونا چاہے تو ہوا مین قلعہ بنانے کے سوا اور کیا ہے- اُف اُف یہ جھوٹے بہانے سُن سُن کے دل بے اختیار ہو گیا- کلیجہ منہ کو آتا ہی اور پتّا پانی ہوا جاتا ہی- ہاے یہ لوگونکو کیا ہو گیا- یہ خدا کے حکم سے کیونکر چڑھ گئے- شرع کا نام زبان سے نکلا تھا کہ طیش مین آگئے جامے سے باہر ہوئے جاتے ہین حسن و قبح کا کچھ خیال نہین جا بیجا جو مُنہ مین آیا کہہ بھاگے اب یہانتک نوبت پونہچی کہ خالق کے حکم پر مخلوق کے عمل کو ترجیح دینے لگے- ہمکو اِس جگہہ غور کرنیکا موقع ہی کہ یہ مسلمانون کا تباہ کرنے والا اور اسلام کا بدنام کرنے والا کمبخت رواج جس سے مسلمانون کو قطعی نفرت ہونی چاہیے مسلمان تو مسلمان وہ اُن کے بعض پیشواؤن سے کیونکر ہمراز ہو گیا- واضح ہو کہ اِس باب مین کوئی تاریخ منضبط نہین ہی جو اطمینان کے ساتھ بیان کرنے پر جرأت کی جا سکے لیکن صحیح طور پر قیاس کرنے سے امید ہوتی ہی کہ شاید میرا یہ خیال سچائی سے دور نہو گا کہ ابتدا مین اِس منحوس رواج کا تخم تو مسلم عورتون سے پیدا ہوا اور ہندو مسلمانون کی عورتون کے ایک جگہہ بیٹھنے اُٹھنے اور ایک کوین کا پانی پینے سے اُس تخم کو تری پہونچتی رہی وہ اُگا اور اُسمین سے پودے نکلے جو ہندو مسلمانون کے روز افزون ہیل میل کے پانی سے شاداب ہو کر بڑھتے اور پھیلتے رہے شدہ شدہ اُنکی جھاڑین عالمون کی چہار دیواریون مین بھی اُنکی عورتون کی ناقص عقلی سے جھانک تاک کرنے لگین-

علماء کو دن رات اپنے درس و تدریس اور خدا کی عبادت مین ہمہ تن مصروف رہنے کے باعث
نیز اُسوقت اُن جھاڑون کے نہایت کمزور دکھائی دینے کے سبب توجہ نہوئی - وہ سمجھے
دو ایک بیوہ نے اگر کسی خاص وجہ سے نہ نکاح کیا تو کچھ ہرج نہین - وہ کیا جانتے تھے کہ یہی
کمزور جھاڑین بڑھتے بڑھتے اُنکے جانشینون کے لیے سارے ہندوستان کو کجلی کا جنگل بنا دینگی
جسمین نقصانات کے ریچھ - بھیڑیے - تیندوے - اور شیر ببر ڈکار رہے ہونگے اور پھر اُس
خوفناک جنگل کو کاٹنے اور صاف کرنے کے لیے اُنکی اولاد کو پوری طاقت سے کام لینا پڑیگا -
خدا کا شکر ہی کہ حضرت شاہ ولی اللہ رح نے اُن موذی ضرر رسان مردم خور چھپے ہوئے درندون کو
دیکھ لیا وہ بھانپ گئے کہ نکاح بیوگان کے متروک ہو جانے مین کیسے کیسے ظلم اور کیسی کیسی
خرابیان ہو رہی ہین - اُنکا نکاح متروک ہونے مین نہ فقط قرآن و حدیث کی خلاف ورزی ہی
بلکہ قرآن و حدیث پر چلنے مین عار سمجھی جاتی ہی جسمین اُن کے ایمان کے لیے سخت نقصان ہی
حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی وصیت پر عمل کرکے حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رح
مولانا شاہ رفیع الدین صاحب رح نے عقد بیوگان مین علیحدہ علیحدہ مستقل رسالے لکھے
ہر ایک نے بہت زور کے ساتھ مدلل لکھا ہی - قرآن و حدیث سے ثابت کیا ہی اور بیوہ کا
نکاح نکرنے والون پر بڑی ملامت و نفرین کی ہی - یہ دونون رسالے بہت ہی دلچسپ اور پرجوش ہین
ہماری دانست مین یہ مولانا کا فیضان تھا جو اُن کے خلیفہ شاہ سید احمد صاحب شہید نے
اپنا نکاح اپنی بیوہ بھاوج سے کیا اور مولانا کے بھتیجے مولانا محمد اسمٰعیل رح شہید نے اپنی بیوہ
بہن کا نکاح مولانا عبد الحی رح سے کر دیا - اور مولوی نواب وزیر محمد خان نے اپنی رانڈ بہو کا
نکاح اپنے دوسرے بیٹے سے کیا اور پھر اتنے نکاح ہوئے کہ ہمارے شمار سے خارج ہین مثال
کے لیے چند نظائر انشاء اللہ آیندہ باب مین ہم عرض کرینگے - پھر مولانا احمد علی محدث قدس اللہ
سرہ نے ایک استفتے کے جواب مین اپنا فرض ادا کیا - اس استفتے پر علماء دہلی علماء فرنگی محل اور علماء
رامپور کی پینتالیس مہرین اور دستخط ہین - مولانا محمد قاسم نے جو سعی مشکور فرمائی اُسکا بیہ

له مولانا شاہ رفیع الدین رح کے رسالے سے معلوم ہوتا ہی کہ پہلے بھی علماء کوشش کرتے رہے ہین پس ہمارا لکھنے کا یہ مطلب ہوگا
کہ حضرت شاہ ولی اللہ رح نے زیادہ توجہ فرمائی جیسا کہ انکے وصیت نامے کی ساتوین وصیت سے ظاہر ہی ۱۲ منہ ٢ه یہان مولانا سے حضرت عبد العزیز مراد ہین ۱۲ منہ

نتیجہ ہوا کہ سہارنپور اور اُسکے اطراف مین زیادہ تر رواج ہوگیا مولانا علی محمد قدس سرہ
فرنگی محلی نے اپنے رسالے ہدایت النسوان مین دلچسپ بحث لکھی - اب خوش قسمتی سے ہم
اور علما کو بھی اسطرف توجہ فرماتے ہوئے پارہے ہین اُنکی آوازین سُنائی دیتی ہین اور
تحریرین دکھائی دیتی ہین - ہمکو امید ہی کہ حضرات علماہین سے جنھون نے کوشش فرمائی ہی
وہ اور زیادہ مستعدی سے اپنی سعی کو مشکور بنائین گے اور جو صاحب ابھی تک سکوت مین ہین
(سکوت سے یہ مطلب نہین ہی کہ وہ دل سے ساکت ہین - توبہ توبہ وہ کون عالم ہوگا جو دل سے
نہ چاہتا ہو بلکہ سکوت سے یہ مطلب ہی کہ ابھی تک اُنکو کوشش کرنیکا اتفاق نہین ہوا) اُن سے
امید ہی کہ وہ بھی اُٹھ کھڑے ہونگے اور تمام علما بالاتفاق نیابت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حق پورا کرنے
کے لیے ہمت کی کمر مضبوط باندھین گے - اس جگہ ہمکو یہ بھی عرض کرنا چاہیے کہ ہمارے حضرت
مولانا محمد عبدالحی صاحب قدس اللہ سرہ کو بھی نکاح بیوگان سے ہمدردی تھی - اور اُنھون نے
کوشش بھی فرمائی تھی - حضرت ممدوح نے ایک مرتبہ میرے ایک سوال کے جواب مین فرمایا
کہ اب تک تو جو ہوا سو ہوا مگر اب ہم چاہتے ہین کہ فرنگی محل مین رواج ہو جائے چنانچہ فلان
صاحب کو جنکی لڑکی کم سنی مین بیوہ ہوگئی ہی ہمنے فہمایش کی ہی - اور وہ نیم رضی بھی ہوچکے ہین
افسوس ہنوز اسمین کامیابی ہونے پائی تھی کہ حضرت مولانا رہ گرای فردوس برین ہوئے
ہین اس جگہ خاص کرکے حضرات علمائے فرنگی محل کو اس مشکل کے حل کرنے کے لیے توجہ دلاتا ہون اور یہ
دو وجہ سے اول یہ کہ مجکو اس بزرگ خاندان کی کفش برداری کی عزت حاصل ہی - دوسرے
یہ کہ اس خاندان کی توجہ ابھی اسطرف کم پائی جاتی ہی یہ شعر مشکل نہ تو جہ تو آسان ؎
آسان نہ تغافل تو مشکل ؎ عرض کرکے پھر مین اپنے بہانہ کرنے والے بھائی بہنون کی طرف
مُنہ کرتا ہون یہ آپ لوگ بہانہ بازیان نہ کیجیے - قرآن وحدیث پر عمل کیجیے اُن عالمون کی
پیروی کیجیے جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چل رہے ہین اور چلارہے ہین
جن مین سے بعض علما کا ذکر خیر ہم تیمنًا وتبرکًا اوپر عرض کر آئے ہین - واضح ہو کہ عوام کو
عالمون کی بنسبت دھوکا کھانے کے اور بھی وجوہ ہین مثلاً کسی عالم کی برادری مین کچھ لی عورت
بیوہ ہوگئی عوام بیچارے کیا جانین کہ عالم فقط سمجھا سکتا ہی مگر بانا نہ ماننا بیوہ کے ولی کے

اختیار مین ہی یا یہ کہ خود عالم نے وفات پائی اور اُسکی بی بی بیوہ رہگئی اب حیلہ بازون کو طعن کا موقع ہاتھ آیا کہنے لگے فلان عالم کی بیوہ کا نکاح کیون نہین ہوا وہ تو بڑے زبردست عالم تھے مگر افسوس کہ یہ کوتہ اندیش اتنا سوچ نہین کرتے کہ ہرگاہ اُس عالم نے وفات پائی تو اب بیوہ کا نکاح کرنے کے لیے دنیا مین کیونکر آسکتا ہی - اسمین غلطی ہی تو وارثون کی ہی یا خود بیوہ کی ہی اُس مرحوم کی غلطی نہین ہی چونکہ اس قسم کے واقعات عالم کے ہون یا غیر عالم کے اکثر وقوع مین آیا کرتے ہین یعنی اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جو لوگ اپنی زندگی مین عقد بیوگان کے لیے کوشش کرتے ہوئے نظر آتے تھے اُنکے بعد اُنکی بیوائین بھی عام بیواؤن کی طرح رنڈاپے مین پڑی رہجاتی ہین اسلیے اسکی بھی تدبیر سوچنی ضرور ہی - ہمارے ذہن مین لوٹی پھوٹی جو تدبیر گذری ہی ہم اُسکو اپنے دل مین ودیعت رکھتے ہین انشاءاللہ چوتھے باب مین عرض کرینگے -

دسوان بہانہ صاحب ہم کیا کرین ہمارا اختیار چلتا ہی نہین - ہمارے خاندان اور برادری کی عورتین مانتی ہی نہین ہم لاکھ چاہین پر جب عورتین منظور کرین آپ جانتے ہین عورتونکی کتابین جدی ہین اُن کے مسئلے نرالے ہین **جواب** ہماری گذارش صرف مرد ہی نہین بلکہ عورت مرد سب کی خدمت مین ہی مگر آپ مرد لوگ برائے خدا یہ فرمائیے کہ آپ عورتون کی پابندی کیون کرتے ہین - کیا وہ مصلحت کے امور مردون سے زیادہ سمجھ سکتی ہین یا اُن کے خیالات مردون سے زیادہ شایستہ ہوگئے ہین - نہین نہین اُن کے خیالات مردون سے بہت زیادہ ناقص ہین کچھ تو نقصان ہی اُنکی عقل کا اور بہت ہمنے وحشی بنا رکھا ہی جو اُنکی تعلیم کی فکر نہین کرتے جسکے سبب اُن کے اخلاق اور اُن کے خیالات روز بروز بگڑتے جاتے ہین - ایک تو کڑوا کریلا دوسرے چڑھا نیم - وہ نہین جانتی ہین کہ مصلحت کس چڑیا کا نام ہی اور ہمدردی کس جانور کو کہتے ہین وہ کب سمجھتی ہین کہ بیوہ بھی جاندار ہی - وہ کب سوچ کرتی ہین کہ ہماری سی خواہش بیوہ بھی رکھتی ہی - ہندی مثل ہی جسکے پانوُن نہ جائے بوائی وہ کیا جانے پیر پرائی ؎

آسودہ دلا حال مرا زار چہ دانی
بیداری این دیدۂ بیمار چہ دانی

خونخواری عشاق جگر خوار چہ دانی
ای فاختہ پرواز کنان بر سر سروی

شب تا بسحر خفتۂ پہلو تکیہ نازی
درد دل مرغان گرفتار چہ دانی

سچ ہی قدر عافیت کسی داند کہ بمصیبتے گرفتار آید - ہم کو سخت حیرت ہوتی ہی جب ہم سوچتے ہین

کہ اور سب درکنار یہ مائین اور بہنین کیونکر اپنے دل مین پتھر دے لیتی ہین یہ کم سنی کا رنڈاپا اُنسے کیونکر دیکھا جاتا ہی۔ یہ دردناک دُکھ دیکھنے کے لیے وہ کس طرح بیدرد ہو جاتی ہین۔ انپر کسنے جادو کردیا جو مادری اور خواہری محبت سب ایک دم سے اُڑ گئی۔ آپ تو چین سے بسر کرتی ہین مگر اِس بیچاری کا غمخوار جز ذات خدا کوئی نہین۔ بہنون کا تو کیا ذکر ہی۔ ہمنے بعض بعض مائین بھی اس قسم کی دیکھی ہین جنکی نوجوان لڑکیان بیوہ بیٹھی ہین اور وہ اپنے خاوندون کے ساتھ مزے اُڑا رہی ہین اور لڑکے پیدا ہوتے جاتے ہین۔ ای میرے اللہ دنیا مین ایسی بھی عورتین ہین جو پیاری بیٹی کو رنڈاپے کی زنجیر مین جکڑکے خود آپ عیش و آرام سے ہمکنار ہو رہی ہین۔ اُسکو گریہ وزاری اور غم و اندوہ کی قید مین دیکر آپ سوہاگین اور آزادی کے لطف اُٹھا رہی ہین صاحبو ہمارا اعتراض انکے عیش و آرام پر نہین بلکہ خستہ جگر اولاد سے بے پروائی کرنے پر ہی اُنکو اُنکا سہاگین مبارک رہے کلام اسمین ہی کہ ان ہیکنا ہون کی بھی خبر لین۔ اور یہ اعتراض صرف مان ہی پر نہین بلکہ باپ پر بھی ہی۔ مان سے زیادہ باپ پر اور باپ سے زیادہ مان پر۔ مان باپ پر لازم تھا کہ اپنا سا دل لوکہ اور اپنا سا جوش طبیعت اُسکا بھی سمجھتے۔ نہین نہین ہمنے غلط کہا۔ اپنے سے زیادہ مانتے اور سوچتے کہ ہم بڈھے ہو گئے اور وہ نام خدا جوان ہی۔ ابھی اُسکی عمر کیا ہی۔ جمعہ جمعہ آٹھ دن۔ ہمارا وہ شوق نہین رہا وہ اُمنگ نہین رہی اور وہ جوانی مین چور ہی۔ یہ ہوائے نفسانی وہ بلا کی آفت۔ آفت کی پرکالہ ہی کہ جب ہیجان مین آجاتی ہی ہم بڈھون مین ہلچل ڈالدیتی ہی اور اِس نوجوان پر تو خدا جانے کیا ستم ڈھا رہی ہوگی۔ آہ۔ بیوہ اپنے کو نوحے و بکا مین اور مان باپ کو کامرانی و شادمانی مین پاکر دل ہی دل مین پیچ و تاب کھا کر رہ جاتی ہوگی آہ اپنے شوق کے سامنے دنیا بھر کے غم و اندوہ بھول جاتی ہین۔ سچ ہی خواہش نفسانی کا جوش وہ زبردست حاکم ہی جو غم و اندوہ سے بہتیرے ڈاکوون کو دم کے دم مین قلع و قمع کرکے نکال باہر کردیتا ہی اور خود تسلط کرکے بڑی طاقت کے ساتھ حکومت کرتا ہی۔

وائے ہی اُس شخص پر جسکے تن بدن کے نازک شہر پر جو ابھی نو تعمیر اور جسکا نیا ڈھنگ ہو۔ جسکی شہرپناہ اور مکانات کی استرکاری بیل بوٹے اور رنگ آمیزی تازہ بتازہ نو بنو رنگ برنگ ہو۔ جسکے نئے نئے بازار طرحدار اور بازارون مین قسم قسم کے اسباب خوش اسلوب

اور انواع انواع کے زیور مطلا اور مرصع سے عقل دنگ ہو۔ جو اپنے اچھے باشندون اور کثرت مال سے مالامال اور سب طرح کے زیب وزینت سے مزین ہوکر نیا نیرنگ ہو۔ جو چمین چمین پہ پھولون طرح طرح کے پھولون سے گلزار ہو جسکی ہر روش پر قمری خوش الحان اور بلبل ہزار داستان نغمہ گو ہو ایسے پر فضا شہر پر ہولے نفسانی سا ظالم بادشاہ اور غم واندوہ سے سرکش لٹیرے حملہ آور ہون اور جنگ آزمائی کرین۔ اپنے اپنے زبردست دھاوون سے تمام شہر کو تہ وبالا کرچھوڑین کبھی تو باغی لوگ حملہ کرکے اُسکے تمام زیب زینت مال واسباب کو غارت کرین۔ اُسکے ہرے بھرے باغ کو جلاکر خاک سیاہ کردین۔ ساعت کی ساعت مین سارے عروج کو ذلت کے حضیض مین لا ڈالین اور کبھی جوش نفسانی کا ظالم اظلم بادشاہ غالب آکر باغیون کو نکال باہر کرے مگر شہر کی تباہی مین کوئی وقیقہ وہ بھی نہ اُٹھا رکھے پہلے قتل عام کا حکم سنائے اور اُسکے پیچھے اپنا سکہ جمائے بڑی ڈانٹ ڈپٹ سے خراج مانگے جب نہ پائے تو اُس اُجڑے شہر کی تباہی پر تو خیال نہ کرے گھر بار پر پیچ در ودیوار کھود کھنکر اپنا مطلب نکالے ع چو از چنگال گرگم در ربودے؛ چو دیدم عاقبت خود گرگ بودے؛ قصہ کوتاہ لٹیرے اور ظالم بادشاہ ہر ایک باری باری اپنا اپنا وار کرین کمزور کو زور دکھائین جسکا نتیجہ ہو کہ ماہرویان حور وش کی جگہ غول بیابانی اور گل وبلبل کی جگہ گھوسٹے کا سایہ ہو۔ یہان سے ایک اور بھی بہانے کا جواب نکل آیا جسکو گیارھوان بہانہ کہنا چاہیے اور وہ بہانہ یہ ہے " جو بیوائین صاحب اولاد نہین ہین اُنکا نکاح ہونا چاہیے لیکن جنکے دو ایک لڑکے ہین اُنکی تشفی اور دلجمعی اُنکی اولاد سے ہوسکتی ہے "

صاحبو یہ سنگدل سیاہ قلب لٹیرے اور بیدرد خبیث الباطن بادشاہ کب ایسے نیک بخت ہین جنکو ننھے ننھے بچون پر رحم آجائے اور ترس کھاکے چھوڑ دین بلکہ بعضے وقت مان سی مہربان مادر کی محبت بھی لوٹ لیتے ہین اُس بیچارے شیرخوارہ ناکردہ گناہ کے حق مین جانی دشمن بنا دیتے ہین سچ ہے عورت کیسی ہی پارسا اور اولاد والی کیون نہو جوانی کی اُمنگ ضرور ہوتی ہے۔ اولاد ایک نہین دس ہون یہ قدرتی جوش نکاح بغیر کیسے جاسکتا ہے۔ علاوہ برین دوسرے نکاح مین یہ فائدہ ہے کہ اور زیادہ اولاد بڑھے گی جسقدر اولاد بڑھیگی بیوہ کی نسل بڑھیگی مسلمانون کی قوم بڑھیگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت بڑھیگی اور خدا کی مخلوق بڑھیگی اور وہ فائدے حاصل ہونگے

جنکو عقلی دلائل کے باب مین ہم عرض کر آئے ہین اور اُن خرابیون اُن بیماریون سے نجات ملیگی جنکا ذکر متعدد بابون مین ہوچکا ہی۔ غرض اولاد موجود بھی ہوتا ہم دوسرے نکاح کی ضرورتین کہین نہین جا سکتی ہین۔ حضرت ہم کہان تھے اور کہان ہو رہے۔ لیجیے یہ معذرت کرکے کہ کہین بیموقع نہین گئے تھے پھر بر سر مطلب آتے ہین۔ المختصر عورتون کی کم عقلی (ذاتی ہو یا ہماری بنائی) زبان زد خاص وعام ہی کیا خوب کہا ہے جوہر جائے بودے ہمہ کار زن ٭ زنان را مزن نام بودی نہ زن ٭ ہندی مثل ہی عورت کے ناک نہو تو گو کھائے۔ عورتین تو عورتین ہم تو روتے ہین مردون کی سمجھ پر وہ مردی کا دعوی کرکے عورتون کی پیروی کیون کرتے ہین۔ اچھی بھلی کتاب ربانی قرآن کو چھوڑ کر انکی پوچ کتاب پر ایمان کیون لاتے ہین۔ قرآن وحدیث کے مسائے پیچھے پھینک کر انکے نچر مسئلے کیون مانتے ہین۔ کیا یہ لوگ اللہ کے نہین عورتون کے بندے ہین۔ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی نہین عورتون کی امت ہین۔ کیا ان لوگون نے عورتون کو اپنا حاکم بنالیا ہی اور قرآن کو پلٹ دیا۔ اللہ تعالی تو پانچوین پارے سورۂ نساء کی پانچوین رکوع مین فرماتا ہی اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ ترجمہ مرد لوگ عورتون پر حاکم ہین۔ اور یہان قضیہ برعکس ہوگیا۔ عورتین حاکم بن بیٹھین۔ اب مردون کو چوڑیان پہننی پڑین۔ خبردار ای مردان جامۂ زنان نپوشید۔ افسوس غیرت نہین آتی۔ غیرت چہ کتی ست کہ پیش مردان بباید۔ لاحول ولا قوۃ۔ توبہ کیجیے۔ حضرت عورتین ہین کیا چیز۔ بہت کرینگی غل غپاڑا کرلینگی واویلا کرلینگی اور کیا کرسکتی ہین۔ انکو مصلحت کے امور مین کیا دخل ہی۔ وہ اپنے پیٹ کی پیدا لڑکی پر تو ولی بن نہین سکتین پھر کسی دوسرے پر کیونکر بنینگی۔ فرض کیجیے باپ دادا نہون تو لڑکی کا ولی اور اُسکے نکاح کرنے کا مجاز بھائی ہی اور بھائی کے بعد بھتیجا اور اُسکے بعد چچا اور چچا کے بعد چچیرا بھائی اور ماں نہ ولی ہی نہ اُسکے کرنے سے نکاح ہوسکتا ہی۔ اگر بھائی چچا کی اجازت بغیر اُسنے نابالغہ کا نکاح کر بھی دیا تو ناجائز ہی۔ غور کرنیکا مقام ہی جب عورتون کی عقل اور سمجھ کا یہ حال ہو تو ایسے بڑے اہم مسئلے مین اُنکی رائے پر عملدرآمد کیون ہی۔ اُنکے فیصلے پر بیگناہ بیواؤن کا حق پامال کرنا کیون ہی۔ صاحب عورتون کو بکنے دیجیے۔ بسم اللہ کیجیے اور مظلوم بیواؤن کے نکاح کر دیجیے۔ عورتین ناراض ہوکر کچھ بنا بگاڑ نہ سکینگی۔ نہ گھر سے نکال باہر کرینگی نہ توپ پر باندھکے اُڑا دینگی۔ آپ اپنا کام کیے جائیے

اور یقین کر لیجیے کہ وہ ناقصات عقل ہین اپنی اُلٹی سمجھ سے مجبور ہین - وہ نادان دوست ہین اور نادان دوست سے دانا دشمن بھلا **بارھوان بہانہ** ہم کیا کرین بیوہ خود آپ نہین کرتی ہین **جواب** ناحق کے لیے یہ واہی تباہی بہانے کیون ہین یہ سب بہانہ بازیان جسو جہ سے ہو رہے ہین ہم خوب سمجھتے ہین ؎ بھر رنگے کہ خواہی جامہ میپوش * من انداز قدت رامی شناسم * جب حیلہ جوئیون کی کچھ نہ بن پڑی اُنکا خزانۂ عامرہ خالی ہو گیا اُن کے پاس کوئی بہانہ باقی نہ رہا تو سارا الزام بیواؤن کے سر لاجھوکا - حیرت کی بات ہی جسکی ناحق گردن کاٹی جائے اُلٹے اُسی کے سر الزام منڈھا جائے - اپنے ظلم کا تو خیال نہین اور نہ مظلومون کی رستگاری کی کچھ فکر ہی - خوشی مین آ گئے کہنے لگے بیوہ خود آپ نہین کرتی ہین اور یہ نہین سوچتے ہینے اُنکا مُنہ سی دیا ہی اور زبان کاٹ لی ہی وہ کہین تو کیونکر کہین - حضرت - ہم کیونکر مانین کہ دل سے بیواؤن کو اپنی شادی منظور نہین ہی - بھلا یہ بات کسی طرح سے عقل مین سما سکتی ہی کہ جوانی مین سرشار ہونے کے باوجود بیوہ بیٹھی رہے اور نکاح کے لیے اُسکا جی نہ چاہے - کیا وجہ ہی کہ اور تمام ملکون کی بیوائین نکاح کر لیتی ہین - کیا سبب ہی کہ ہندوستان مین بھی جن قومون مین رواج ہی (پہلے سے ہو یا خوش قسمتی سے اب ہو گیا ہو) اُنکی بیوائین مان لیتی ہین اور آپ کی بیواؤن نے نہین کے سوا ہان کا ابجد ہی نہین پڑھا - اگلے باب مین ہم تبائینگے صدہا لائق شریفون نے اپنی بیواؤن کے نکاح کر دیے ہین - خدا کے لیے ذرا سوچیے اُن بیواؤن نے کیونکر کر لیا - حضرت اللہ کا نام لیکے آپ بھی مستعد ہو جائیے پھر دیکھیے کیونکر نہین مانتی ہین - صاحب آپ ہین کہان وہ تو کرین خوشی سے پر جب کرنے بھی پائین - خدا زبان ہلائین جان بچانی مشکل پڑے - عورت مرد سب چڑھ دوڑین اور زخم پر نمک لگائین - طعنون کی بوچھار کرین - زجر و توبیخ کی بھر مار کرین - تن بدن سے لیکر دل و جان تک چھلنی کر دین - بس چلے تو جان لے کے چھوڑین - اب آپ ہی انصاف کیجیے اِس خطرناک حالت مین وہ بیچاریان دل کی کچھ بھی دم تو مار نہین سکتی ہین بلکہ اوپر کے دل سے بناوٹ کر کے اسباب کے کہنے پر دکہ ہم نکرینگے ہمارا جی نہین چاہتا ہی - کئی وجہ سے مجبور ہو جاتی ہین - اول یہ کہ وہ دکھیا زبردست قید مین گرفتار ہین ظالم جیلر یعنی وارثون کا ڈر دلون مین سمایا ہوا اور ڈربری بلا ہی کیا کرین ایک بجربہ کار شاعر کو اپنا ہادی بنا رکھا ہو اُسی روشن ضمیر کی ہدایت پر بجا رہی ؎

اگر شہ روز را گوید شب ست این ؛ بباید گفت کہ اینک ماہ و پروین ؛ دوسرے رواج کی بیخ - تیسرے چھیننا جوتھے لعن طعن کا کھٹکا - پانچوین ابدی مایوسی - وہ خوب سمجھتے ہین کہ ہمارے کہے سننے سے کچھ نہین ہو سکتا - ہمارا قول محض بیکار ہو گا رائگان جائیگا - ہم لاکھ کہین منت کرین مگر ہمارے سنگدل وارثون کا وہ دل نہین ہی جو نرم ہو جائے اور پسیج اُٹھے کیا اُنکو نہین معلوم ہی - کیا وہ ایسے بھولے ہین یا انجان ہین کیا ہم اپنے منہ سے کہین تب وہ سمجھین - اگر ہم نہین تو ہماری تباہ حالت سوزبان سے عرض کر رہی ہی اور ہمارے دل کا سارا پریشان حال ہمارا کھلایا ہوا چہرہ جو دلکا آئینہ ہی دکھلا رہا ہی - ہم لاکھ پوشیدہ کرین کرو رچھپائین مگر ہمارا جانگداز سوز اور عشق وہ نہین ہی جو دل و جگر کے جلانے پر کفایت کرے - پوست استخوان تک کی خبر لیے بغیر دم لے اور سارے عالم مین رسوا نہ کرے ع میتوان داشت نہان عشق ز مردم لیکن ؛ زردی رنگ رخ و خشکی لب را چہ علاج ؛ الغرض ہر طرح سے ناامید ہو کر زبان جلانے کے لیئے کہتی ہین "ہم نہ کرینگے ہمارا جی نہین چاہتا ہی" اُن کے اِس قول کی وقعت اُس لومڑی کے قول سے ہرگز زیادہ نہین ہی جو انگور کے لالچ مین انگور کی ٹٹیون پر اُچکتے اُچکتے تھک گئی جب انگور نہ ملے عاجز آکے پیٹھ پھیر کے چلی اور کہنے لگی "یہ انگور کھٹے ہین اور کھٹے انگور مین کھاتی نہین" حضرت زبان سے چاہے جو کہہ لین لیکن حقیقت مین وہ اپنی جوانی کو رو رہی ہین نالۂ نیم شبی سے آسمان کو ہلا رہی ہین کچھ پوچھیے نہین ایک عجیب امید و بیم کے خلط مبحث مین پڑی تڑپ رہی ہین - اِدھر نکاح کی امید اُدھر ظالمون کا ڈر - اِدھر خاوند کی چاہ اُدھر سواج کا کھٹکا - اِدھر قدرتی جوش کا ولولہ اُدھر لعن طعن کا کھٹکا کہنے کا یارا ہی نہ صبر کرنیکا زہرہ ہی - بس دن رات یہی وظیفہ ہی ع مرا در دیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد ؛ وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد ؛ گل پژمردہ کے مانند جھکائے سر ہون ؛ شکل نرگس کے مین حیران ہون اور ششدر ہون ؛ آشنا کوئی نہ غمخوار ہی اسوقت میرا ؛ کون جز ذات خدا یار ہی اسوقت میرا ؛ قصہ مختصر وہ کچھ کہین یا نہ کہین مگر اُن کے دل مین اتنی وسعت نہین ہی جسمین نکاح کے سوا اور کوئی چیز جگہ کر سکے - دیکھیے جن ملکون اور جن قومون مین دستور ہی اُنکی بیوائین دین و دنیا کی سعادت سمجھکر کیسی خوشی سے کر لیا کرتی ہین اور ظاہری چون و چرا کو پاس نہین آنے دیتین جھوٹے انکار کو پھٹکنے نہین دیتین - بلکہ بعضی

شریف بیوائین یہان بھی ڈرتے ڈرتے چوری چھپے گھر بھاگتی ہین مگر افسوس کہ اُنکو اتنی ہمت نہین
کہ اعلان کے ساتھ کہین اور نہ یہ جرأت ہی کہ مخفی ہی طور پر اپنی ولی کو پیغام دین اور پھر اُسپر
مستقل رہین چنانچہ ہم اسکی نظیر مین ایک دردناک حکایت جس سے ہمکو واقفیت ہی ہدیۂ ناظرین
کرتے ہین **حکایت** ضلع الہ آباد کے ایک معزز قصبے مین ایک نوجوان عورت جسکے صرف
ایک ہی اولاد ہونے پائی تھی کہ بیوہ ہو گئی - اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ - اُسکے دلپر جوش اور
وحشت کے جو گرد باد گذر رہے تھے وہ اُسکے اضطراب اور بیقراری سے ظاہر تھے - کئی برس تک
عام بیواؤن کی طرح بیہودہ شرم مین گرفتار رہی آخر نہ ضبط ہو سکا تو نکاح کا کلمہ زبان پر لائی -
نکاح کا لفظ زبان پر آنا تھا کہ آفت آگئی خدا جانے نکاح مین کیا کفر ہی کہ وارث لوگ جامے سے
باہر ہو گئے غضب ڈھادیا جسکو لکھتے ہوئے کلیجہ مُنہ کو آرہا ہی اور قلم ہاتھ سے چھوٹا جاتا ہی -
افسوس اس دردانگیز برتاؤ کی خبر ہم اپنے ناظرین کو کسطرح دین اس واقعۂ ہوش ربا کا صدمہ
برداشت کرنے کے لیے اُن کے دلون کو کیونکر مضبوط کرین - اسکی نظیر تو بڑے بڑے ستمگر ظالم
بادشاہون کے واقعات مین بھی ڈھونڈھے نہ ملیگی جسکو یاد دلا کر اُنکی تشفی کی جائے - ہمارے
ناظرین کو چاہیے کہ تھوڑی دیر کے لیے نہین بلکہ جب تک نکاح بیوگان کا رواج قائم ہو جانے
سے اس واقعے کی تلافی نہوے اسی قسم کے اور واقعات سُننے کے لیے اپنے جگر پر پتھر کی
سل رکھ لین - آخر بیدرد وارثون نے کیا کیا - اُنھون نے یہ نہین کیا کہ اُسکو توپ پر اُڑا دیتے
یا ایک وار تلوار سے اُسکا کام تمام کر دیتے - ایسا کرتے تو اُسکے ناقابل برداشت تکلیف کا زمانہ
بہت جلد گذر جاتا - اُن خبیث الباطن ظالمون نے یہ کیا کہ اُس مظلوم کو ننگ و عار دلانے لگے
اور لعنت ملامت کی بوچھارین شروع کر دین - جو اپنے تھے بیگانے بن گئے اور جو دوست تھے
دشمن نظر آئے ع جنکو سمجھے تھے مسیحا وہ ہلاکو نکلے ؛ روز روشن اُسپر شب دیجور سے زیادہ
سیاہ ہو گیا - زمین باوجود اس وسعت اور فراخی کے اُسکو سینۂ عاشق یا گورِ کافر کی طرح تنگ
دکھائی دی - اقارب گویا عقارب کے زہریلے نیش سے تلملا کر بھوت بنے ہو گئے پھر اُسکے مُنہ سے
"ہان"، نہ نکلی - "ہان" کی جگہہ "نہین" کی آواز سنائی دینے لگی - قہر درویش برجان درویش پر
عمل کر کے پھر سابق کی طرح اپنی جان پر کھیلنے اور دل ہی دل مین جل جل خاک سیاہ ہونے لگی -

قلبی حسرتونکا یہان تک خون ہوا کہ سچ مچ کا لہو تھوکنے لگی اور پھیپھڑے مین داغ پڑگیا - دلی تمناؤن کی ڈاہ مین یہانتک نوبت پونہچی کہ سارا تن بدن جل جل کر گھلنے لگا اور رطوبت غریزیہ فنا ہونے لگی - ہمارے ناظرین غالبًا سمجھ گئے ہونگے اور نہ سمجھے ہون تو اب سمجھ لین کہ دوسری شادی کے نہونے کے غم اور رہم مین اُسکو مشہور بیماری سِل اور تپ دق نے دھر لیا انجام یہ ہوا کہ وہ ہرے مرض کی چپیٹ مین سسکتے سسکتے رمضان مبارک سن تیرہ سو پانچ ہجری مین دنیا سے چل بسی - اور دلی ارمانون کا ذخیرہ ساتھ لیگئی ؎ تمنائے دل کچھ نہ حاصل ہوئی بملکِ عدم جان واصل ہوئی ؛ اِس وحشت انگیز حکایت سے ہمارے ناظرین کو یقینًا معلوم ہوگیا ہوگا کہ مظلوم بیوائین کس بیکسی مین مبتلا ہین اور کسوجہ سے نکاح کا نام سنتے ہی لرزجاتی ہین جیسے گائے قصائی کا نام سُننے سے تھرّانے لگے - نہین - معاف کیجیے مین نے غلط مثال دی - گائے غیر ذی عقل چیز ہی اُسکو اِتنی سمجھ اور اتنا ڈر کہان ہی جو بیکس رانڈون کے ذہن مین اُن کے عزیز اقارب (عقارب) کا خوف سما گیا ہی - حضرت - غور کیجیے یہ بے بسی کا شعر نہ تڑپنے کی اجازت ہی نہ فریاد کی ہی ؛ گھُٹ کے مرجاؤن یہ مرضی مرے صیاد کی ہی ؛ بے بس رانڈونپر کیسا ٹھیک اُتر گیا گویا شاعر نے اُنھین کے مُنہ سے کہا ہی کاش وارث لوگ اُسکا نکاح کردیتے تو صرف اُسی کی گلوخلاصی نہوتی بلکہ اور بیواؤن کی بھی ہمت پڑتی - دوسرے بیواؤن کے وارث بھی اپنی بیواؤن کے نکاح کرنے لگتے آپ بھی ہم اپنے دینی بھائی بہنون کی توجہ اسطرف مائل کرتے ہین کہ اس حسرتناک حکایت پر غور کرین اور عبرت لین - قبل اسکے کہ بیوہ اپنے نکاح کا آپ پیغام دے اُسکا نکاح کردین کاش وہ بیوہ ہی اپنے قول پر مضبوط رہتی - طعنے تشنے سنا گوارا کرلیتی اور جو تکالیف پونہچائے جاتے وہ بھی سہ لیتی پر انکار کا لفظ زبان پر نہ لاتی - آخر کار وارث لوگ جھک مارتے اور اُسکو نکاح کردینا پڑتا - اور یہ کیا اچھی بات تھی کہ وہ اپنی قومی بہنون کے لیے ایک دلچسپ نظیر چھوڑ گئی ہوتی مگر انصاف کرنا چاہیے کہ اُس غریب نے بنیاد تو ڈالی تھی گو ناکام رہی ہو - اب جو بیوائین زندہ موجود ہین اُنپر لازم ہی کہ اُس بنیاد کو مضبوط کرین اور کامیابی حاصل کرین - ہان دیکھیے اچھا یاد آیا اس قسم کی بھی سچی عورتین موجود ہین جو بناوٹ سے نفرت اور

اپنی لاکھوں سے زیادہ آبرو پر شفقت کرکے علانیہ کہنے مین بھی باک نہین کرتی ہین۔ صاف اور بیلاگ کہہ دیتی ہین اور منزل مقصود تک پونہچے بغیر ہمت نہین ہارتی ہین **حکایت**[۱]
ہمارے ایک دوست نے ہمکو صحیح طور پر خبر دی ہی کہ بریانہ ضلع مظفر نگر کی ایک شریف خاندان عورت بیوہ ہوگئی چند برس تک تو بہزار ضبط اُسنے سکوت کیا نہ ضبط ہوسکا تو نکاح کی خواہش ظاہر کی۔ ہم ہرچند غور کرتے ہین مگر کچھ سمجھ مین نہین آتا ہی کہ نکاح مین کیا جادو ہی۔ جو سنتا ہی بھڑک اُٹھتا ہی اور از خود رفتہ ہوجاتا ہی۔ اب وارثون کو دیکھیے تو ہوش ہی مین نہین۔ آگ بگولا ہوگئے۔ اُنکے پرجوش وحشت آمیز غیظ و غضب کو اُن کا ظالمانہ برتاؤ ظاہر کرتا تھا۔ کچھ پوچھیے نہین اُس بیچارے کا کیسا بُرا حال قابل افسوس تھا۔ خود اُسکی گریہ وزاری کو اُسپر رحم آتا تھا۔ تمام دنیا مانتی ہی اور ہم بھی اقرار کرتے ہین کہ مان سے زیادہ سچی محبت کسی فرد بشر کو نہین ہوسکتی ہی مگر وہ کچھ ایسی بدنصیب تھی جسپر مان کو بھی ترس نہ آیا۔ اُسکی دل آزاری کے لیے جسمانی اور روحانی تکلیف پونہچانے مین مان نے بھی کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا۔ ہرچند وہ بیوہ اپنے دل کو تشفی اور ڈھارس دیتی تھی پر وہ وحشی کب کا قابو مین آنے والا تھا۔ بہتیرا چھپاتی تھی مگر جب رنگ کی زردی جسم کی لاغری اور شبانہ روز کی اشک ریزی بھی چھپنے دے۔ گو اُسکے سرپر صدہا تکالیف کے طوفان گذر رہے تھے مگر وہ اُسی طرح ثابت قدم اور تازہ دم تھی۔ ہمارے پاس اتنے الفاظ نہین ہین جو اُسکی مردون سے زیادہ ہمت اور صبر و استقلال کی ثنا و صفت لکھ سکین۔ سچ ہی ع
نہ ہر زن زن ست و نہ ہر مرد مرد ٭ خدا پنج انگشت یکسان نہ کرد ٭ ایسے وقت مین جبکہ مان باپ عزیز اقارب سب اُسکے جانی دشمن تھے۔ خدا اُسکا یاور تھا۔ وہی ہی غریبونکی سُننے والا۔ سن لیا اور رحمت کا دریا اُمنڈ آیا۔ وارثون نے دیکھا کہ اسپر کوئی افسون چلتا ہی نہین نہ نصیحت کارگر ہوتی ہی نہ زجر و توبیخ اثر کرتی ہی نہ قید کی

[۱] یہ حکایت ہمارے ایک دوست نے چشم دید بیان کی ہی۔ اس عورت کا پہلا خاوند بھوپال مین کسی معزز جگہ پر تھا۔ مان باپ بھی بھوپال مین تھے۔ وہین بیوہ ہوئی اور بیوہ ہونے کے بعد مدت تک مان باپ کے پاس رہی۔ اور وہین اُسنے اپنے نکاح کی درخواست کی ۱۲ منہ

اُسکو پرواہ ہو نہ مار پیٹ کا ڈر ہو - اپنے ساتھ اُنکی زندگی بھی برسوں سے تلخ کر رہی ہو آخر ماجرا کے ایک رشتہ دار سے نکاح کر دیا ؎ | ہر چہ دانا کند کند ناداں | لیک بعد از خرابیِ بسیار | اتنے روز بعد اُسکا نصیب جاگا - یہ بھی غنیمت ہو - ہم اُسکی بلند ہمتی پر آفرین اور اُسکی کامیابی پر سچے دل سے مبارکباد دیتے ہیں - مسلمانو آؤ ہم تم سب ایک زبان ہو کے کہیں بارک اللہ وجمع بینہما فی خیر -

حکایت ہمکو اپنے ایک دوست کی زبانی معلوم ہوا کہ ایک معزز رئیس کی چھوکری بیوہ ہو گئی گرچہ عمر میں بہت کم تھی مگر جودت اور دانائی میں وہ اپنی آپ ہی نظیر تھی جو بات اسکو سوجھتی تھی اُسکی تیزی عقل پر عمدہ ثبوت دیتی تھی - کچھ الہام غیبی اور تائید ربانی ہوئی تو اُسنے سوچا کہ اس بچپنے کے رنڈاپے کو پاکدامنی کے ساتھ پار لگانا سخت مشکل ہو -

بھائی سے اپنے کہنے لگی میرا جی گھبرایا کرتا ہو تھوڑی سی تکلیف کر کے کچھ مجکو پڑھا دیا کرو تو شاید دل پھیر میں پڑ سے - غرض - اُسنے پڑھنا شروع کیا اور چند روز کے بعد لکھنے کی درخواست کی جب لکھ پڑھ لینے لگی برادری کے ایک دوسرے رئیس کو جو اتفاق سے اُنھیں دنوں رنڈوا ہو گئے تھے نیک نیتی سے خط لکھا "شرع میں شرم نہیں - نکاح بغیر کم سن بیوہ کو زندگی کے دن پورے کرنے آسان نہیں - اور یہ ضروری بات ہو کہ آپ کو بھی شادی کرنے سے چارہ نہیں - بس اگر ہمدردی سے آپ قبول فرمایئے تو خدا کی عین خوشنودی کا باعث ہوگا" وہ رئیس بھی نیک دل خجستہ خصلت تھے جواب اُس کے حسب دلخواہ لکھا - اسی خط وکتابت میں دونوں میں سے ایک کا خط وارثوں کے ہاتھ لگ گیا راز کا کھلنا تھا کہ قیامت کا برپا ہونا - قصہ مختصر وہ ناکردہ گناہ ایک کوٹھری میں نظر بند رکھی گئی جب کھانا لایا گیا اُسنے نہ کھایا - اور کہا تم سب کو معلوم ہو میں اپنے ہاتھ سے پکاتی اور کھاتی ہوں خوف تھا کوئی زہر نہ دے دے اُسنے پیش بندی کر کے پہلے ہی سے اپنے نازک ہاتھوں سے پکانے اور کھانے کی عادت ڈالی تھی - اتنے روز کی جفاکشی نے آج پھل دیا کہ اپنے ہاتھ پکا کھانے کی اجازت ملی - اس قید میں اُسکو انواع انواع کی مصیبتوں سے مقابلہ کرنا پڑا مگر واہ ری عورت جسنے پہلی عورت کی طرح بڑے بڑے اُلو العزموں سے زیادہ بڑھکر اپنا صبر واستقلال ثابت کر دیا خدا کی ذات پر اُسکا بھروسہ تھا مقصود میں دیر ہونے سے اُکتاتی نہ تھی نہ ہراس اور ناامیدی کے آثار چہرے پر نمایاں ہونے دیتی تھی نہ کسی کی لعنت کا خوف کرتی تھی نہ ملامت کو

ڈرتی تھی اُسکے نزدیک اللہ کی شرم دنیا کی شرم پر مقدم تھی اِسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ[1]
کو دل مین جمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ[2] صادق آیا لَا تَیۡاَسُوۡا مِنۡ رَّوۡحِ اللّٰہِ[3] پر یقین درست کیا
اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنۡ رَّبِّھِمۡ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ[4] پھل پایا لَا یَخَافُوۡنَ لَوۡمَۃَ لَآئِمٍ[5]
پر عمل کیا اَلَآ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡھِمۡ وَلَا ھُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ[6] کا مزہ چکھا۔ جبتک خدا کو منظور تھا
حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح قید مین رہی۔ آخر اُسکی دور اندیش عقل کی رہنمونی سے
اور درحقیقت فضل ربانی سے اُسکی رہائی اور پھلنے پھولنے کا زمانہ قریب آیا۔ وہ کڑوا صبر جو
زہر اُگل رہا تھا اب قند گھولا چاہتا ہی۔ وہ نصیب کا ستارہ جو حضیض نکبت وادبار مین پڑا ہوا تھا
اب بلند ہوتا ہی اور کس شان وشوکت سے کامیابی کے اوج پر چلکتا دمکتا نظر آتا ہی۔ اس اجمال
کی تفصیل یون ہی کہ مدتون بعد اُس معزز رئیس کو اس مظلومہ کے پاس خط بھیجنے مین کامیابی ہوئی
خط مین لکھا تھا کچھ کامیابی کی تدبیر بتاؤ۔

بیوہ لڑکی نے جواب لکھا تعجب کہ تم باوجود مرد ہونے کے مجہ عورت سے چارہ جوئی کرتے ہو۔
اچھا مین بتاتی ہون تم یہ کرو کہ تمام خاص وعام مین مشہور کردو کہ فلان کی بیوہ بیٹی سے فلان
تاریخ ہمارا نکاح ہی۔ و نیز حکام سے ملکے علی سبیل التذکرہ اُن کے بھی گوش گذار کر رکھو
تاریخ معینہ پر پخت و پز کرو اور دوست احباب عزیز اقارب کو بلاؤ اُنکی دعوتین کرو۔ پھر اُسکے
بعد میرے باپ کو پیغام دو کہ آپ نے نکاح کردیا ہی تو اب رخصت بھی کردیجیے۔ جب وہ انکار کرین
اور ضرور انکار کرینگے تو تم برات لے کے آجاؤ تب بھی نہ مانین تو رخصت کرا پانی کا دعوی کردو۔
مین نکاح کا اقبال کرونگی اور گواہیان بھی گذر جائینگی۔ پہلے سے حکام کے گوش گذار ہو رہنے
اور پخت و پز و دعوت وغیرہ کر رکھنے سے اور بھی قوت پونہچیگی بالیقین تمکو ڈگری ملے گی۔
جسوقت مین تمھارے ہان آجاؤنگی نکاح ہو جائیگا۔ (ہمکو افسوس ہی کہ حضرات وارثین کی بدولت
وہ جھوٹی کارروائی بتانے پر مجبور ہوئی مگر شاید اُسنے دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز پر

[1] خدا سے مدد مانگو ساتھ صبر اور نماز کے ۱۲ منہ [2] اللہ صبر کرنیوالون کے ساتھ ہی ۱۲ منہ [3] خدا کی رحمت سے مت ناامید ہو ۱۲ منہ [4] یہ لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہین ۱۲ منہ
[5] کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کو نہین ڈرتے ہین ۱۲ منہ [6] آگاہ ہو خدا کے دوستون پر نہ کچھ خوف ہی اور نہ وہ غمگین ہونگے ۱۲ منہ

عمل کیا) غرض اُس رئیس نے اُسکی رائے کو دل وجان سے قبول کیا اُسی کی ہدایت کے موافق تمام کارروائی کی۔ جب برات دُلھن کے دروازے آن پونہچی دُلھن کے ماں باپ اور عزیزون مین صلاح مشورے ہونے لگے۔ آخر قرار پایا کہ اب مصلحت اسی مین ہی کہ بیاہ دیجیے۔ غرض کہ بیاہ دیا گیا

للہ الحمد ہر آنچیز کہ خاطر میخواست ❊	آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید ❊

سچ ہی "من طلب وجد" "السعی منی والاتمام من اللہ" ہر کار یکہ ہمت بستہ گردد ❊ اگر خارے بود گلدستہ گردد ❊ **حکایت** حضرت مولوی شاہ سعید اللہ صاحب قدس اللہ سرہ کی صاحبزادی جو بہت ذی علم اور شرع شریف کی پابند نہایت مقدس عورت تھین بیوہ ہوگئین۔ چونکہ اُسوقت اُن کے والد بزرگوار وفات پاچکے تھے اور دلی موجود کی نسبت انکو بجائے شک کے یقین تھا کہ وہ مانع ہونگے اسلیے اُنھون نے ان سے پوچھے بغیر اپنا نکاح آپ کر لیا۔
حکایت سرائے غنی محلہ کوٹ پٹی ضلع الہ آباد مین ملک اصغر علی کی بیٹی تخمیناً پندرہ سولہ برس کی عمر مین بیوہ ہوگئی ایک مرتبہ اُسکی زبان سے نکلا "دیکھیے یہ عمر کیونکر پار لگتی ہی" وارث لوگ سمجھ گئے آپس مین مشورہ کرکے اُسکا نکاح ملک ہاشم علی سے جنکی عمر بیس بائیس برس کی ہوگی کر دیا۔ ہمنے خوشی سے سنا ہی کہ خدا نے ایک لڑکا بھی دیا۔ بیواؤن کے نادان دوستو تم کہان ہو اور تمھاری سمجھ کہان ہی۔ کیا تمھاری عقل پر پتھر پڑے ہین کیا تمنے (معاذ اللہ) اپنی جہالت سے قسم کھالی ہی (ناراض نہو جیے گا زبان حال ایسا ہی کہ رہی ہی) کہ جب تک یہ جوان جوان پُر جوش بیوائین بیحیائی نہ کرلینگی۔ لاکھون سے زیادہ اپنی اور وارثون کی عزت کی بربادی نہ کرلینگی تب تک اُن کے نکاح نہ کیے جائینگے۔ کیا یہ حضرات بڑی امید سے انتظار کررہے ہین کہ جب بیوائین (خدا نہ کرے) آوارگی مین پختہ ہوجائین اور اُس سیاہی سے جسکا داغ قیامت تک نہ جا سکے مُنہ کالا کرکے انکو دکھا دین اُسوقت انکے جی کے ارمان نکلین دل کے پھپھولے پھوٹین اور کانٹے جو انکی آنکھون مین چبھ رہے ہین نکلجائین اور تارہ سی آنکھین کھل جائین تب جاکے وہ اپنی منتین پوری کرین ساری رات گا بجاکے صبح کو مسجدون مین گل گلے چڑھائین گھی کے چراغ جلائین اور سب کے پیچھے بیحیا بننے کے بعد شرما شرمی نکاح کی فکر کرین اس سے زیادہ قابل افسوس یہ ہی کہ بعض نالائق بیواؤن نے گو ہزارون مین ایک سہی اہل الغرض مجنون پر عمل کرکے ان

بوالہوسون کی منتین بھی پوری کردین حیا اور عصمت کا برقع اُتار آوارگی اور نابکاری کی پشواز پہن رسوائی کا ناچ بھی دکھا دیا تاہم انکو غیرت نہین آتی اور اپنی بیہودہ ہٹ سے باز آنیکا نام نہین لیتے اچھا بھلا دین دنیا کا بنانے والا اچھے دلو نکا بھایا اللہ و رسول کا بتایا نکاح نہین کرتے۔ صاحبو ان نادانو نکی سمجھ اور بیوقوفی کی حرکتون پر سوچ سمجھ والے لہو کے آنسو رو رہے ہین اور گھبرا گھبرا کے اپنی جان عزیز کا گریبان چاک کرنے لگتے ہین۔ وائے ہو اُس سمجھ پر جسکو نکاح مین ذلت اور نکاح بغیر عزت سوجھائی دے۔ دیکھیے اللہ اب کیا ہونے والا ہو اور غضب کے آسمان سے کیا برسنے والا ہو اور تباہی کی کڑک سے کونسی بجلی کا گولا گرنے والا ہو۔ صاحبو کانون مین انگلیان دیکے[1] اُس عذاب کے مینہ سے جسمین غایت درجے کی تاریکیان اور کڑکتا رعد اور چلاکر خاک سیاہ کردینے والی بجلیان ہین بچ رہو گے۔ مسلمانو خدا کے واسطے اپنے ہوش کی دوا کرو اپنی جانو نپر رحم کرو صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ نہ بنجاؤ۔ خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَعَلٰی سَمْعِھِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِھِمْ غِشَاوَۃٌ وَّلَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ اللہ نے کافرون کے حق مین فرمایا ہے تم اپنے اوپر نہ سچ کر لو

تیسرا باب ہندوستان کے شریف مسلمانون مین بھی بیواؤنکا نکاح ہو چلنے اور انکے نکاح کے نظائر مین۔ جسمین ہندوون کی قابل قدر کوشش و نیز انکی رانڈونکے بھی نظائر ہین

اے میرے بھائی بہنو تم اپنے دل کو چھوٹا نہونے دو تشفی کرو اور ڈھارس دو۔ دیکھو ہندوستان مین ایک وہ بھی زمانہ گذر گیا ہو کہ رانڈون کے نکاح کا نام لینے والے کا مُنہ نوچ لیا جاتا بلکہ سر قلم ہو جانا بھی کچھ بڑے تعجب کی بات نہ تھی اور اب خوش قسمتی سے وہ زمانہ آگیا ہو کہ سر جھکا کر سنتے اور اپنے قصور کا اعتراف کرنے لگے ہین۔ بلکہ معقول پسند حضرات جو درحقیقت اپنی اور اپنی بیوہ کی خیر منانے والے ہین نکاح بھی کردینے لگے ہین۔ تھوڑے تھوڑے کرکے اسقدر ہوگئے ہین کہ اگر لکھے جائین کئی جلدون مین آسکتے ہین چند محدود نظائر خوش نیتی سے ہم اپنے بھائی بہنون کا حوصلہ بڑھانے کے لیے درج کتاب کرتے ہین جنکے نام نامی صفحۂ تاریخ پر ہمیشہ زندہ رہینگے۔ ہماری قوم پر لازم ہو کہ اِن حضرات کا شکریہ ادا کرے اور انکی پیروی کرنے مین اپنا فخر سمجھے

[1] یہ اُس آیۂ کریمہ کی طرف اشارہ ہو جو پہلے پارے کے دوسرے رکوع مین حق تعالیٰ فرماتا ہو اَوْ کَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِیْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۝ بہرے ہین گونگے ہین اندھے ہین پس وہ (اچھی بات کی طرف) نہین پھرتے ہین ۝ اللہ نے مہر کردی اُن کے دلون پر اور اُنکے کانو نپر اور اُنکی آنکھونپر پردے ہین اور اُنکے لیے بڑا عذاب ہو ۱۲ منہ

نمبر شمار	مقام	ضلع	بیوہ	جس سے دوسرا نکاح ہوا
۱	رائے بریلی	رائے بریلی	سید ابو اللیث صاحب کی بیٹی سید محمد اسحاق صاحب کی بیوہ	سید محمد اسحاق صاحب کے چھوٹے بھائی حضرت شاہ سید احمد صاحب شہید رح
۲	ٹونک	.	نواب مولوی وزیر محمد خانصاحب بہادر والی ٹونک کی بھو	نواب مولوی محمد علیخانصاحب بہادر سابق والی ٹونک نواب وزیر محمد خانصاحب بہادر کے دوسرے بیٹے
۳	دھلی	دھلی	مولانا محمد اسمٰعیل صاحب کی بہن	مولانا محمد عبدالحی صاحب
۴	نانوتہ	سہارنپور	مولانا محمد قاسم صاحب کی بہن ۵۱	شیخ نہال احمد صاحب
۵	بھوپال		عالیجناب نواب سکندر جہان بیگم صاحبہ سابق والیہ بھوپال	منشی جمال الدین صاحب مدار المہام
۶	"		منشی جمال الدین صاحب مدار المہام کی بیوہ بیٹی ۵۲	مولوی نواب صدیق حسن خانصاحب
۷	"		عالیجناب نواب شاہ جہان بیگم صاحبہ والیہ بھوپال مداللہ عمرہا وادام اللہ ملکہا ۵۳	مولوی نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم
۸	"		سید حامد حسین صاحب کا مدار کی بھانجی سید علی حسن صاحب کی بیٹی ۵۴	مولوی محمد یونس صاحب
۹	دیوبند	سہارنپور	مولوی عبدالخالق صاحب کی بھتیجی	محمد اسماعیل صاحب
۱۰	"		منیر علی صاحب کی بیٹی	ظہور احمد صاحب

۵۱ سنا ہے جس روز مولانا محمد قاسم صاحب مرحوم نے اپنی بیوہ بہن کا نکاح کیا ہے اُس روز وہاں ایک شب مین چودہ بیواؤن کے عقد ہوئے اور اُسی وقت سے دیوبند سہارنپور وغیرہ مین عام رواج ہوگیا ۵۲ انکے پہلے خاوند سے چار بیٹے موجود تھے۔ ۵۳ جب سے یہ مبارک عقد ہوا ہی بھوپال مین عقد ثانی کا عموماً رواج ہوگیا۔ اس عقد ثانی کی برکت سے جناب سرکار عالیہ نے حدیث پڑھی اور غیر پردگی کو جو کئی پشتون سے چلی آتی تھی رفع فرمایا۔ بہ دہ نشینی اختیار کی۔ ۵۴ یہ بہت عالی خاندان ہین ہے مولوی محمد یونس صاحب کی پہلی شادی مولانا محمد یعقوب صاحب کی نواسی مولوی عبدالقیوم صاحب کی بیٹی سے ہوئی تھی ۔ مولانا محمد یعقوب صاحب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کے نواسے ہین ۱۲ منہ

جس سے دوسرا نکاح ہوا	بیوہ	ضلع	مقام	نمبر شمار
ظہور احمد صاحب	انصار احمد صاحب کی بیٹی	سہارنپور	دیوبند	۱۱
محمد قطب الدین صاحب	نہال احمد صاحب کی بیٹی	"	"	۱۲
عبد المومن صاحب	وجیہ الدین صاحب کی بیٹی	"	"	۱۳
یوسف علی صاحب	اکبر علی صاحب کی بیٹی	"	"	۱۴
محمد حسن صاحب	عبد الوحید صاحب کی بیٹی	"	"	۱۵
مولوی سید احمد صاحب	نوازش علی صاحب کی بیٹی	"	"	۱۶
مولوی حبیب الرحمن صاحب	حاتم علی صاحب کی بیٹی	"	"	۱۷
عبد الحمید صاحب	علی بخش صاحب کی بیٹی	"	"	۱۸
نور اللہ صاحب	مہدی حسن صاحب کی بیٹی	"	"	۱۹
حاجی محمد عابد علی صاحب	امانت علی صاحب کی بیٹی	"	"	۲۰
منور علی صاحب	ذاکر علی صاحب کی بیٹی	"	"	۲۱
عبد المجید صاحب	مردان علی صاحب کی بیٹی	"	"	۲۲
شیخ حبیب الرحمن صاحب	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب کی بیٹی مولوی شرف الدین صاحب کی بیوہ	مظفر نگر	برہانہ	۲۳
	حضرت مولوی شاہ سعید اللہ صاحب کی بیٹی		لکھنؤ نیا گاؤں	۲۴
نواب صاحب کے دوسرے بیٹے نواب محمد یوسف خان صاحب	مشہور نواب شرف الدولہ بہادر کی بہو نواب محمد یعقوب خان کی بیوہ		لکھنؤ	۲۵
محمد امین الدین خان صاحب	نواب شرف الدولہ بہادر موصوف مشہور معروف کشمیری کی بیٹی		"	۲۶
خواجہ علیم الدین صاحب	داروغہ عاشق علی صاحب مشہور معروف کشمیری کی بیٹی		"	۲۷
حافظ محمد احمد صاحب وکیل	منشی حکمت اللہ خان ڈپٹی کلکٹر کی بہو	خانسامان	لکھنؤ احاطہ	۲۸

نمبر شمار	مقام	ضلع	بیوہ	جس سے دوسرا نکاح ہوا
۲۹	موہان	اُناؤ	مولوی حکیم سید الطاف حسین صاحب کی بیٹی	بیوہ کے دیور مولوی سید شریف الحسن صاحب جسٹس ہائی کورٹ حیدرآباد
۳۰	〃	〃	سید یوسف حسن خان صاحب ڈپٹی کلکٹر کی بھتیجی	سید حبیب الدین صاحب یوسف حسن خانصاحب کے پوتے
۳۱	〃	〃	شیخ مظفر علی صاحب کی بیٹی	شیخ مجتبیٰ علی صاحب
۳۲	بلگرام	ہردوئی	سید محمد فاضل صاحب کی بیوہ	میاں سید فضل احمد صاحب سجادہ نشین حضرت سید اسمٰعیل صاحب مسولی
۳۳	سہالی	بارہ بنکی	چودھری امام الدین صاحب کی بیٹی	ہادی علی یار خانصاحب انسپکٹر
۳۴	بھٹولی	〃	شیخ کرم احمد صاحب کی بیٹی	شیخ عبدالغفور صاحب
۳۵	گدیہ	〃		
۳۶	قنتور	〃	راجہ امداد علی خان کی بھاوج	راجہ امداد علی خان بہادر
۳۷	نصیر آباد	رائے بریلی	سید احمد علی صاحب کی بیٹی	سید محمد عادل صاحب
۳۸	〃	〃	سید محمد باقر صاحب کی بیٹی	سید عبدالرزاق صاحب
۳۹	〃	〃	سید محمد نعیم صاحب کی بیوہ	سید علی محمد صاحب
۴۰	مؤائمہ	الہ آباد پرگنہ سورام	شیخ عبدالشکور صاحب عرف جوڑا میاں کی بیٹی	
۴۱	سرائے غنی	〃	ملک رجب علی صاحب کی بیٹی	ملک بھولئی صاحب
۴۲	〃	〃	ملک صغر علی صاحب کی بیٹی	ملک ہاشم علی صاحب
۴۳	جکھری	〃	شیخ حسین بخش صاحب کی بیٹی	ہیلا میاں
۴۴	〃	〃	شیخ رمضان علی صاحب کی بیٹی	شیخ صفدر علی صاحب کا بیٹا
۴۵	〃	〃	شیخ اسمٰعیل صاحب کی بہو	شیخ اسماعیل صاحب کا دوسرا بیٹا
۴۶	چھیتے مؤ	〃	شیخ بُدھ صفی کی بیٹی	شیخ جلال الدین صاحب
۴۷	〃	〃	شیخ محمد مخدوم صاحب کی بیٹی	شیخ محمد نواز صاحب

۵؎ ایک لڑکا بھی خدا نے دیا۔

نمبر شمار	مقام	ضلع	بیوہ	جس سے دوسرا نکاح ہوا
۴۸	مانی	الہ آباد پرگنہ سکندرام	شیخ قادر بخش کی بیٹی	شیخ نُبی صاحب قصبہ مئو آئمہ
۴۹	قصبہ بھرونڈہ	〃	شیخ قدرت علی صاحب کی بیٹی	شیخ خیرات علی صاحب
۵۰	وجھنی	〃	شیخ علی اکبر کی ماموزاد بہن سلہ	شیخ علی اکبر صاحب
۵۱	بنارس		منشی غلام غوث صاحب بیشہو معروف کشمیری سابق میر منشی لفٹنٹ گورنر بہادر کی ممانی	منشی غلام غوث صاحب موصوف
۵۲	داودون	علیگڈھ	محمد خانصاحب شروانی کی بیٹی	دہلی کو بیاہی گئین
۵۳	بوڈھ گاؤن	〃	محمد خانصاحب شروانی کی بیٹی	محمد اسمعیل خانصاحب شروانی
۵۴	بھیکن پور	〃	حاجی غلام احمد خانصاحب شروانی کی بیٹی	محمد یوسف خانصاحب شروانی
۵۵	ٹنڈولی	〃	بخش الدین خانصاحب شروانی کی بیٹی	احمد علی خانصاحب شروانی
۵۶	کناوہ	ایٹہ	سرست خانصاحب شروانی کی بیٹی	محمد اسمعیل خانصاحب شروانی
۵۷	گہنونہ	〃	شہباز خانصاحب شروانی کی بیٹی	دوست محمد خانصاحب شروانی
۵۸	بھامون	ایٹہ	شمس الدین خانصاحب شروانی کی بیٹی	عبدالعزیز خانصاحب شروانی
۵۹	اسولی	سلطانپور	اشرف علی خانصاحب کی بیٹی	ہبتہ اللہ صاحب
۶۰	〃	〃	میر باقر علی صاحب کی بیٹی	دوسرا میر اعظم علی صاحب سے اور تیسرا قاضی بہا حسین صاحب سے بسیں بنگلہ ضلع فیض آباد سے

ضلع علی گڈھ کے مفصلہ ذیل مقامات مین نکاح بیوگان عام طور پر جاری ہی بہرام پور[۱] برلا[۲] کہرسا[۳] دھنتاری[۴] بوڈھ گاؤن[۵] کنوبی[۶] سنہرا[۷] سراسے[۸] بھیکن پور[۹] چھترہ[۱۰] بلونہ[۱۱] نوشتہ[۱۲] دتاولی[۱۳] بھموری[۱۴] دادون[۱۵] حسن پور[۱۶] ضلع ایٹہ کے مفصلہ ذیل مقامات مین عموماً جارئی ہی عنا بتی[۱] ڈھولنہ[۲] کناوہ[۳] طبال پور[۴] برصرنہ[۵] بھامون بھرسولی

سلہ بفضلہ تعالی ایک بیٹا بھی پیدا ہوا ۱۲ منہ سلہ تیسرے نکاح کی برکت سے اولاد بھی ہوئی ۱۲ منہ

غرض خوش قسمتی سے رانڈون کے نکاح اِس کثرت سے ہوئے اور ہوتے جاتے ہین کہ اُنکا دریافت کرنا اور لکھنا بغیر اسکے کہ مردم شماری کے طریقے پر جانچ کرنیسے مدد لیجائے غیر ممکن ہو بلکہ جہانتک ہم جانچ کے طور پر فقط خط کتابت سے دریافت کر سکتے ہین اور دریافت کیا ہو اُنکے قلم بند کرنے کے لیے بھی افسوس کہ اِس مختصر مین جگہ نہین ہو با این ہمہ جب ناکام بیواؤن سے مقابلہ کیجئیگا تو آپ کی ساری خوشی جو کامیاب بیواؤن پر نظر جا پڑنے سے پیدا ہو گئی ہو ناگوار تلخی سے بدل جائیگی اور کامیابی کا لفظ جو چند بیواؤن کو سوہاگن بنتے ہوئے دیکھکر بول اُٹھنے کا جی چاہتا تھا لاکھون حرمان نصیب نیم جانون کی دردناک آواز سُنائی دینے سے مُنہ مین آیا ہوا پلٹ جائیگا اور کیا دکھائی دیگا کہ ایک دریائے ذخار ناپیدا کنار ہین لاکھون جہاز پڑے ہوئے پلٹے کھا رہے ہین۔

ظلم اور تعدی کی آفت ڈھانے والی موجین قیامت برپا کیے دیتی ہین۔ کہین دو چار آدمی تو سسکتے ہوئے پار لگتے نظر آتے ہین باقی اور سب (اگر ایک ہی جزو زمانے پر لحاظ کیجیے تو لاکھون اور کچھ گذشتہ زمانے کو ملا لیجیے تو کرورون۔ نہین خدا جانے کتنی جانین) قعر دریا مین تہ نشین ہوتی چلی جاتی ہین اور کسیکا پتا نہین لگتا یا ایسا معلوم ہوگا کہ کسی لق و دق۔ آتش فشان ریگستان مین لاکھون کرورون اور مختصر لفظ مین یون کہیے کہ بیشمار مخلوق ماہی بی آب کی طرح تڑپ رہی ہو جل بھن کے خاک کا تودہ ہوتی چلی جاتی ہو۔ اگر دو چار آدمی گرتے پڑتے اپنے بخت کی یاوری سے سایہ عافیت مین پہونچ بھی گئے تو بے انتہا جانون کی تلافی کے لیے کافی نہین ہین۔ جب نجات پانے والون پر نظر ڈالتے ہین خوشیان مناتے ہین اور صدق دل سے جناب باری کا شکر بجالا کے کہتے ہین اَللّٰہُمَّ تَمِّمْ بَارِکْ اَللّٰہُمَّ زِدْ فَزِدْ اور جب گہرے دریا کے منجدھار مین ڈوبنے والے یا آتشی ریگستان مین خاک سیاہ ہو کر فنا ہو جانے والے ہماری آنکھ کے سامنے سے گذرنے لگتے ہین بے اختیار آنسو بھر آتے ہین دل کباب ہوتا ہو اور کلیجہ منہ کو آتا ہو۔ کیا کیجیے بس نہین چلتا۔ چارنا چار کف افسوس ملکر رہ جانا پڑتا ہو ہان مگر بلبلاتے گڑگڑاتے ہوئے بارگاہ مجیب الدعوات مین دعائین کرنے لگتے ہین۔ بار بار دل سے یہی نکلتا ہو اَللّٰہُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ ہمکو امید ہو کہ ہمارا خدا ہم عاجزون کی دعا قبول فرمائیگا مگر اے مسلمانو ہمکو سمجھنا چاہیے کہ دنیا کا انتظام حق تعالی نے صرف دعا پر منحصر نہین فرمایا ہو بلکہ کمال حکمت آمیز مہربانی سے تدبیر بتائی ہو لہذا ہم نہایت ادب سے اپنے دینی بھائی بہنون اور خصوصًا مظلوم

رانڈون کے والی وارثون کی توجہ اسطرف مائل کرتے ہین کہ خدا کی دی عقل اور اسکی کی بتائی تدبیر سے کام لینے کا موقع ہاتھ سے نہ جانے دین۔

مسلمانو یہان تک تو تمھاری حالت پہونچ گئی ہی کہ غیر قومون سے بلکہ جس قوم سے تم یہ وحشیانہ طریقہ لے اُڑے ہو خود اُسی سے اب تمکو سبق لینے کی ضرورت ہی۔ ہندوونکو دیکھیے اُنکے مذہب مین ناجائز یا مختلف فیہ ہونے کے باوجود اُنھون نے فقط عقلی دلائل پر چھان بین کرکے کسقدر سرگرمی ظاہر کی ہی اُنکی مستعدی اور جانفشانی زیادہ تر قابل قدر ہونے کے علاوہ مسلمانون سے بڑھ بھی گئی ہی اُنھون نے اِس کار خیر کے رواج دینے کے لیے کمیٹیان قائم کین وہ چاہتے ہین کہ سرکاری قانون بنایا جائے جسکی رو سے بیوہ بٹھلا رکھنے والے ہندوون سے بازپرس کی جائے۔ وہ کہتے ہین کہ بدوا (یعنی رانڈ) کا نکاح دھرم شاستر مین درست ہی سن اٹھارہ سو پچاسی عیسوی مین اخبار مین دیکھا گیا کہ مدراس مین بیواؤن کی شادی کے لیے جلسے پر جلسے اور کمیٹیون پر کمیٹیان ہوئین آخر یہ قرار پایا کہ سرکار سے درخواست کی جائے کہ وہ ہندوون کی دھرم شاستر سے دریافت کرے کہ رانڈون کا نکاح درست ہی اور دوسرے پرچے مین یہ بھی نظر سے گذرا کہ مدراس مین چار سو پینتالیس ممبر ہین جو رانڈون کے نکاح مین کوشش کر رہے ہین پھر چند ہی روز بعد ہمکو اس خبر کے دیکھنے سے خوشی ہوئی کہ مدراس مین دو بیوہ برہمنیان بیاہ دی گئین۔ یہ کمیٹی بیواؤن کی مراد بر لاتے مین کامیابی کے ساتھ کوشش کر رہی ہے۔

مجھے ایک واقعہ نگار کا قول یاد ہی جسکو کئی برس گذرے کہ بمبئی مین ایک اٹھارہ برس والی برہمنی کی شادی ایک چوبیس برس کے معزز ہندو سے ہوئی۔ اس تقریب مین بہت سے معزز ہندو شریک ہوے پھر ایک اخبار مین نظر آیا کہ فلان[1] مقام پر ایک برہمنی کی شادی ہوئی جسمین عورت مرد سب لوگون نے شرکت کی۔ عورتون نے گیت گائے شادی کے رسوم ادا کیے۔

گجرات کی رانڈون نے اپنی شادی کے لیے ایک گجراتی اخبار مین چھپوا دیا۔ لائق اڈیٹر نے سفارش کی گجراتی زبان مین غیرت انگیز اشعار لکھے۔ بہت زمانہ نہین گذرنے پایا تھا کہ ۱۱ بیوہ برہمنیون سے عقد ہوگئے ابھی چند روز گذرے ایک اخبار نے خبر دی کہ پنجاب مین ایک برہمنی سہاگن بنائی گئی

[1] اُس جگہ کا نام اخبار مین لکھا تھا مگر مصنف کو یاد نہین رہا ۱۲ منہ

انکے علاوہ اور بہت سی بیہودہ برہمنیون کی شادیان اخبارون مین دیکھی اور راویونکی زبانی سنی گئین مجکو امید ہی کہ میرے قول کی تصدیق وہ حضرات کرسکینگے جو جام جہان نما (یعنی اخبارات) کے ملاحظہ کرنے کا ہمیشہ مذاق رکھتے ہین۔

ہاے کتنی بڑی غیرت کی بات ہی کہ ہندو لوگ تو سنبھل چلین اپنے اخلاق درست کرنے کی تدبیر کرین ہمدردی سے قومی اصلاح پر کمر باندھین اور صاف الفاظ مین یون کہیے کہ مہربانی سے رانڈون کے نکاح کرین یون نہ کرسکین تو کمیٹیان قائم کرین جسکا اچھا نتیجہ ہو کہ بیوائین جھوٹی شرم کو بالاے طاق رکھکے اپنے نکاح کے لیے آپ درخواست کرین جو ہر پاک دامن وراپنی عزت وآبرو پر شفقت کرنیوالی عورت کو کرنا چاہیے اور ہملوگ جو اس امر مین اُنکے شاگرد ہین قرآن وحدیث پر ایمان لانے کے باوجود اُسی بیہودہ اور نالائق دُھن مین پڑے رہین۔ اُلٹی سیدھی ایک نہ مانین لکیر کے فقیر بنے رہین۔ کوئی ہزار سمجھائے لاکھ بجھائے نفع بتائے ضرر سوجھائے مگر جب ہم سمجھنے اور دیکھنے کا قصد ہی نہین کرتے تو کوئی کیا کریگا۔ قصد کرنا کیسا ہماری تو یہ کیفیت ہی کہ نکاح کا نام سنا اور چڑھ گئے آنکھ بھون سکوڑ کے کالے کوسون بھاگ نکلے۔

ہاے افسوس گرو لوگ تو اپنی غلطی پر نادم ہوکے اپنی ہٹ دھرمی سے باز آئین مگر ہم چیلے یا چیلے کب کے گئے گذرے ہین جو گروجی کا دقیانوسی خیال چھوڑ کے الگ تھلگ ہو رہین۔ گرو نے چھوڑ دیا تو غلطی کی اُنکے ساتھ ہم کیون دھوکا کھائین۔ نہین نہین ہرگز نہین آپ دھوکا کھائیگا تو مدعی سُست اور گواہ چست یا پیران نمی پرند مریدان می پرانند کا مضمون کیونکر صادق آئیگا اور گنوار و مثل ہی جکا بیل ہی وہ تو کے کو جو پڑوسی کہین ہرائی ہرائی چلت ہی" سچ کرکے کون دکھائیگا۔ حیف ہی ہمارے اور ہماری ٹیڑھی سمجھ پر۔ ہاے ہم جھل ہرکب ہین بٹ گئے بھلے کو برا اور برے کو بھلا سمجھے۔ دل تو ہمارے سیاہ ہو رہے ہین آنکھون پر پردے پڑے ہین اور کان بہرے ہین۔ نکاح نہ کرنیکی خرابیان ہمارے دل پر گذر بھی نہین کرتین اور نہ آنکھ کو سوجھائی دیتی ہین۔ اگر کوئی ہمدردی سے بتائے بھی تو کان سننے سے بیزار ہین۔ جبراً و قہراً ہزار خرابی سنا بھی تو بجاے اسکے کہ سمجھتے اور قدر کرتے ایک کان سے سنا اور دوسرے سے اُڑا دیا۔ دل مین رتی بھر بھی اثر باقی نہ رہا۔ اچھا! اثر رہے یا نہ رہے کوئی مانے یا نہ مانے ہم تو اپنی والی ضرور کہے جائینگے۔ مَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن۔

چوتھا باب ہر فرقے کو مخاطب کر کے اُسکے منصب کے موافق اُس سے کلام کرتی ہین

حضرات علماے ورثۃ الانبیا کی خدمت مین مؤدبانہ گذارش ہی کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین دین متین کے حامی اور خلق خدا کے راعی ہین - آپ ہین تہذیب کے سکھانے والے بگڑے اخلاق کے بنانے والے اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنے والے معصیت سے بچانے مین کوشش کرنی گناہ کی علت دریافت کر کے اُسکے دفعیہ کی تدبیر کرنی آپ کا فرض منصبی ہی - ماشاء اللہ آپ مین ہادیت ومہدیت کی دونون صفتین ہین - آپ کی شان مین حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین " عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی جیسے چودھوین رات کے چاند کی فضیلت تارون پر ہی " نیز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین " عالم شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ ترشاق ہی " حضرت کہانتک عرض کیا جائے مختصر یہ کہ رسول علیہ السلام نے آپ کی بہت کچھ تعریف کی ہی اور خود اللہ پاک نے اپنے کلام پاک مین ثنا وصفت فرمائی ہی -

طول کا خوف جسکے لکھنے کی اجازت ہی نہین دیتا للہ آپ ہی اجازت دیجیے تو کچھ مطلب کی کہون - ای حضرات علما - یہ بے دست وپا سانڈون کی تباہ حالت اور بری گت جس سے صرف اُنکی دنیا ہی نہین بلکہ عاقبت بھی بگڑ رہی ہی اور جسکا سنبھالنا آپ کا فرض ہی وہ آپ کے ملاحظے مین گذر رہی ہی اور پھر اسا اضطرار بڑھے گریہ وزاری سے فریاد کر رہی ہی جسکی آہ آسمان پر چڑھ رہی ہی مرافعہ کے لیے عدالت عالیہ کی طرف بڑھ رہی ہی - حضرات - ادیرائے خدا انکی فریاد رسی اور سماعت کیجیے ترس کھائیے رحم فرمائیے بیکس مظلومون کی گوہار پہونچیے اُنکے نکاح مین یا یون کہیے کہ خدا کی راہ مین کچھ مشقت گوارا کیجیے - اُنکے عزیزا قارب وارثون کو سمجھایئے بوجھائیے وعظ کہیے نصیحت فرمائیے گھر بیٹھے غازی بنیے جہاد کا ثواب لوٹیے یہ سب کیجیے اور ایک بات نہ کیجیے یعنی ہمت نہ ہاریے - آپ تو نام خدا عالم ہین آپ کو اُسکی ذات پر ہمیشہ بھروسہ رکھنا چاہیے اور ناامیدی کے آثار ظاہر کرنے نچاہیے اُسکی رحمت نہایت وسیع ہی وہ مشکل سے مشکل مسئلے کو اسطرح چٹکی بجاتے حل کر دیتا ہی کہ بڑے بڑے عقلا جنہیں عقل کو بڑا ناز و مغرور تھا الحمد للہ ہی حیرت مین آ انکے سکوت کے عالم مین ششدر رہ جاتے ہین -

حضرات - جب دل وجان سے ہمہ تن مستعد ہو جائیگا اپنے علم پر عمل اور خدا کے فضل پر یقین کر کے اُسکی مظلوم لونڈیون کی رہائی کے لیے یا یون سمجھیے کہ رفاہ عام کے لیے کمر باندھ بیٹھیگا تو کیونکر ہم نہین

کہ وہ آپ کی مدد نفرمائیگا اور آپ کی ساری محنت گاؤخورد ہوجائیگی۔ ہمکو تو اُسکے سچے اور لاریب کلام پر اعتبار ہی وہ فرماتا ہی اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ۔ اللہ کا انتظام ہمیشہ سے یون جاری ہاہی کہ جب کبھی کوئی بڑی خرابی ظہور مین آئی کوئی نہ کوئی اُسکا بندہ اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنے خالق ہادی مطلق سے لولگاکے اصلاح اور رہنمائی کرنے لگا خوب کوشش کی جانفشانی کی اور اپنی اچھی دھن سے باز نہ آیا آخر اللہ نے اُسکی نیت پوری کردی نتیجہ خاطر خواہ دکھا دیا اور اُسکو اپنا مقبول بندہ بنالیا۔ وہ دنیا مین قوم کا مصلح حامی السنۃ قامع البدعۃ یا مجدد بھی کہلایا اور آخرت مین اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ کے تحت مین داخل ہوا۔

اے حضرات ورثۃ الانبیا گو قوی یا ضعیف اس بات کا خیال ضرور ہو کہ ابتدائً (جیساکہ ایک اچھا کام شروع کرتے وقت ہمیشہ سے دستور چلا آیا ہی) ایک نہین بہتونکو ناگوار ہوا چھے مصلح بُرے بنین لوگ اُنکے نام رکھین آوازے کسین پھبتیان کہین مگر جب آپکا عمل درآمد قرآن کے موافق حدیث کے مطابق ہی توکسی کے کہنے سننے کی کیا پرواہی۔ کوئی ہزار کہے لاکھ کوسے تمہارا خالق توتمکو پیار کی نگاہ سے دیکھیگا اور اجر جزیل عنایت فرمائیگا اگر کوئی چاہے کہ مطبوع خلائق ہوجائے اور عام خاص بھلے بُرے سب اُسکی مدح اور ستایش کے راگ گائین تو ممکن نہین ہرگاہ کہ لوگون نے اللہ کو نہین چھوڑا نہ اُسکے پیارے سے پیارے رسول کو چھوڑا اللہ کے سوا اور ہزارون معبود ماننے اور اُسکے بیٹا قرار دینے مین باک نہوئی نہ اُسکے رسول صلعم کو ساحر اور کاہن کے لقب سے پکار اُٹھنے مین کچھ اندیشہ ہوا تو کسی اور کی کیا حقیقت ہی بس اے اُسکے رسول صلی اللہ کے نائبو اگر عوام الناس اپنی جہالت کے جذبہ مین آکے آپکی خدمت مین بھی گستاخی کرکے اپنے دل کے بخارات نکال لینگے تو یقیناً وہ اپنی ہی عاقبت کے دشمن بننے کے سوا آپکا کیا کرلینگے۔ اور پھر اس خوف کے ساتھ اُمید بھی تو تمام ہو کہ کسیقدر تکلیف سہنے اور بُرا بھلا سننے کے بعد مُنہ مانگی مراد بھی ہاتھ جوڑکے آپ کے سامنے آکھڑی ہوگی۔ یہی لوگ جو ابھی نکاح کرنا ہے پر بھڑک اُٹھتے ہین سمجھتے بوجھتے سمجھ جائینگے اور سنبھلتے سنبھلتے سنبھل جائینگے یہی ہمارے انجان بھائی بہن جنکو ابھی نام رکھنے اور عملی کمی بتانے کے سوا اور کچھ نہ سُجھائی دیگا انجام کار ثناخوان شکر گذار اور احسانمندی کی حالت مین دکھائی دینگے۔ آپ عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہونگے۔ اور بفرض محال وہ ابھی نہ سمجھین ایسے گرے ہون کہ کبھی سنبھلنے کا نام ہی نہین تو فرمایئے آپکا کیا نقصان ہوا کچھ بھی نہین۔ آپ کا ثواب اب بھی کہین نہین گیا

اور یہ کیا کم ہی کہ آپ اپنے فرض سے سبکدوش ہو گئے۔ کل قیامت کے دن وہ سب جتھا باندھ کے آپ کا دامن پکڑ کے یہ تو نہ کہینگے، کیون صاحب اللہ نے آپ کو بتایا تھا تو پھر آپ نے ہمکو کیون نہ بتایا اگر ہم اندھے تھے تو پھر آپ نے کیون نہ سوجھا دیا، ای حضرات کچھ اللہ کے خوف سے کچھ قومی ہمدردی قومی حمیت اور کچھ دنیا کی شرم سے بھلا اب تو اٹھ کھڑے ہو جیے اور اپنی جان سے زیادہ پیارے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کی موتی سنت جلانے کا فخر حاصل کیجیے اگر آپ ہادی اور خدا کے بنائے پیشوا ہین تو بسم اللہ آگے چلیے راہ دکھائیے۔ احیاناً اگر بعضے خواص ہونیکا دعوی کرنے کے باوجود عوام کی طرح بغلین جھانک رہے ہون تو انکو سمجھا بجھا کے غیرت دلا دلا کے جہل مرکب سے نکال کے خدا کی راہ پر چلنے کے لیے مجبور کرنے کی سخت ضرورت ہی۔ آپ لوگون مین اگر کوئی صاحب کسی قابل نکاح بیوہ کے ولی کہلاتے ہون تو فوراً بلا تامل بے چون وچرا اسکو سہاگن بنا دینے اور رنڈاپے کی نا قابل برداشت جابرانہ قید کے حکم کو منسوخ کر دینے سے دارین کی سرخروئی حاصل فرمائین اور یون اپنے آپ کو اپنی بیوہ کے بلکہ مقتدی ہونے کی حیثیت سے تمام جہان کی بیواؤن کے وبال سے اور اللہ واللہ کے رسولؐ کے غضب سے بچانے مین کامیاب ہون۔ لیت ولعل مین ڈال کے اسکی جوانی یا زندگی ہی کو نہ غارت کردین ع در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

حضرات علما مین سے جو صاحب اپنی بیوہ کا نکاح کر دینگے وہ چند ثواب پائینگے اور جو صاحب بیوہ کو اسکے جوان ہونے کے باوجود بٹھلا رکھنے کی جرأت فرمائینگے وہ دو چند گناہ کے مستحق ٹھیرینگے اور اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ کے مخاطب بنینگے۔ گستاخی معاف ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی اگر بمقتضاے بشریت کوئی کلمہ خاطر انور پر ناگوار گذرا ہو تو خلق محمدی سے عفو تقصیر فرمائیے ع گر رہاے تو مار آکر گستاخ فقیر نے جو کچھ عرض کیا ہی یا آیندہ عرض کریگا انصاف کی آنکھ سے ملاحظہ فرمائیگا تو اسکی بنا آپ کو نیک نیتی کے اصول پر ملیگی اپنی دانست مین مین نے کوئی بات بدنیتی سے نہین عرض کی ہی اور نہ آیندہ اسکا ارادہ ہی پھر بھی اپنی خطا اور گستاخی کا جو مجبور ہو کے ادبی الفاظ مین کسیقدر کرنی پڑی ہی معترف ہون اور اسکی سزا یہ ہی کہ مین خود اپنے آپ کی ملامت کرتا ہون لیجیے اب پھر اصل مطلب کی طرف رجوع کرنے کی اجازت مانگتا ہون حضرت کیا یہ بات کچھ کم غیرت کے قابل ہی

کہ انگریزی کتابون کے ورق اُلٹنے والے نئی روشنی کے چلنے والے تو نکاح بیوگان کو عزت سے دیکھین اور اُسکے رواج مین دلچسپی اور ہمدردی ظاہر کرین مگر قرآن کے سمجھنے والے حدیث کے پرکھنے والے بڑے بڑے پیچیدہ اور اُلجھے مسائل کے سُلجھانے والے ذرا ذرا سے شک کے لیے فقہ حدیث اور تفاسیر کے کھنگال ڈالنے والے حضرات کو خدا جانے کیا ہوگیا کہ وہ اپنی چال چھوڑ کے ہندوانی روش کے شیدا ہو رہے ہین - جس قوم کو وہ کافر و مشرک تسلیم کرتے ہین اُسی بت پرست قوم نے جانے کس بلا کا جادو کر دیا ہی کہ اُنکو حق باطل مین تمیز کرنے کی مطلق پروا نہی - اُسی کافر و مشرک قوم کے رسم و رواج کی صورت عجیب معشوقانہ لباس زیب تن کرکے اللہ اعلم کس دلکش نازو فریب جوبن کا روپ بھر کے کس ناز و انداز سے اُنکی آنکھون مین سما گئی ہی کہ اُسکے جلوس کے لیے اُنھون نے اپنے تخت دل کو خوشی سے نذر کر دیا ہی - وہ اُسکی ایک ایک ادا کے عاشق زار ہین اور اُسکے ایک ادنی سے ادنی کرشمے پر ایک نہین ہزار جان ہون تب بھی نثار کرنے کو طیار ہین - ہاے دنیاوی انگریزی تعلیم تو بھانپ جائے اور اُسکی قلعی کھول دے اُسکے زور کے ہفت رنگ پردے ہین جو سانپ بچھو خیر گمنڈے اور خدا جانے کون کون لاگن ورندے گھات لگائے بیٹھے ہین دکھا دے - دکھا دینے پر کفایت نہ کرے بلکہ اُنکے قلع قمع کرنے مین دلچسپی اور بعض بعض اشخاص مین تو پرلے سرے کی دُھن اور مستعدی پیدا کر دے اور ہمارا دینی علم ہمکو کچھ نہ بتا سکے - توبہ توبہ سخت غلطی ہوئی اِس غلطی پر ہمکو اپنے رحیم رب سے معافی مانگنی چاہیے مگر ہمارے ناظرین خوب سمجھتے ہونگے کہ یہ کلمہ تہ دل سے نہین فقط اوپرے دل سے اور وہ بھی محض الزام دینے کے لیے زبان پر آگیا ہی ورنہ وہ کون ہی جو نہایت مضبوطی کے ساتھ اس بات کا اقرار اور یقین کرنے مین کچھ بھی تامل کریگا کہ ہمارا علم ہمکو سب کچھ بتا رہا ہی کہ لا رطب و لا یابس الا فی کتاب مبین وہ کونسا مسئلہ ہی جسے قرآن حدیث نے صراحۃً یا کنایۃً ہمکو نہ سکھا دیا ہو ہمارے مقدس علم نے کیسے کیسے باریک مسائل کس خوبصورتی سے حل کر دیے ہین اور کیسی کیسی قیمتی موشگافیان عقل بے انتہا فیاضی سے ہمکو سوجھا دی ہین کہ اگلا کو اور کرو رحصون مین سے ایک حصے کی بھی پوری پوری قدر کرنے لئے ہم اپنے عمر کے معترف نہین - ہمارے کامل مکمل دین مین وہ کونسا نقص باقی رہگیا ہی جسکے حرنقصان

کے لیے ہم ادیان باطلہ اور ادیان منسوخہ کی کتابین ٹٹولنے کے محتاج ہون جس مسئلے مین ہم مجبور ہو کے سرگرمی سے بحث کر رہے ہین صرف اُنہین غور سے ملاحظہ کر لینا ہمارے سچے دعوے کی شہادت کے لیے کافی ہوگا ۔ آپ کی خدمت مین تو عرض کرنا گویا لقمان کو حکمت سکھانی ہی مگر قرآن مین جیسی جیسی تاکیدین حدیث مین جیسی جیسی ہدایتین پائی گئی ہین اُنکا نمونہ ہم اپنے پیارے ناظرین کو اوپر دکھا آئے ہین ۔ وہ بلند اور خوشنوا آوازین موثر لہجے مین ہمکو جگا رہی ہین ۔ بار بار ہمارے سوتے دلون کو کس پیار سے اور کبھی زجر و توبیخ سے بھی ٹھوکر دیدیتی ہین ۔ باینہمہ اگر ہم نہ جاگین یا بے اختیار چونک تو پڑین مگر سر گڈر کے اپنے آپ کو پھر سوتا بنا ڈالین غرض کسی طرح اُٹھنے کا نام ہی نہ لین تو فرمایئے ۔ حضرت ۔ انصاف بھری مبارک زبان سے فرمایئے اسمین ہمارے سچے علم کی ہرگز نہین بیشبہ ہماری ہی خطا ہی ۔ یہ ہمارا وہی علم ہی جسکو سلف سے لیکر خلف تک سارا زمانہ مان گیا اور تمام قومون کو ہماری شاگردی اور ذلہ ربائی پر فخر تھا مگر افسوس کہ اب ہمنے اپنی غلطی اور کاہلی سے ناسمجھ اور متعصب اشخاص کی نظر مین کسیقدر اپنے برحق دین کی توقیر کم کر دی اور غیر قومون کو نکتہ چینی کرنیکا گو غلط طریقے پر کیون نہو سہی موقع دیدیا ۔ یہ سچ ہی کہ ہمارے عمل نہ کرنے سے نہ ہمارے بے نقص علم مین دھبہ لگ سکتا ہی نہ ہمارے سچے دین پر اعتراض جمانے کی کسیکو طاقت ہی مگر کیا ہمین خود اپنے کو سنبھالنا اپنے علم سے نفع اُٹھانا اپنے دین کو جو مہر نیمروز کی طرح چمک دمک رہا ہی جہالت کے گرد و غبار اور بے عملی کی گھنگھور گھٹا سے بچانا یہ سب ہمارا فرض نہین ہی ۔ نہین ۔ ہی اور ضرور ہی ۔ اگرچہ اس بات پر ہمکو حق الیقین اور عین الیقین کا مرتبہ حاصل ہی کہ گرد و غبار ہزار چڑھے اور دل بادل لاکھ بڑھے لیکن اگر چاہے کہ آفتاب کی بے عیب ذات مین کچھ جرم لگا سکے یا اُسکی لازوال روشنی کا کوئی حصہ کم کر دینے کی جرات کرے تو اُسکے امکان سے خارج ہی لیکن کیا یہ بھی خوف نہین ہی کہ وہ آفتاب عالمتاب ہماری نظر سے حجاب مین آجائیگا اُسکا تو کوئی نقصان نہوگا الآن کما کان مگر ہم چکر لگا لگا کے بھٹکتے ۔ اور ٹھوکرین کھاتے پھرینگے اگر کچھ شبہہ ہو تو مسلمانون کی گذشتہ ترقی اور حال کی بد رونقی کا موازنہ کیجیے اور ہر ایک کے سبب پر علٰحدہ علٰحدہ غور فرمایئے

ہمارا دعویٰ خود بخود ثابت ہو جائیگا۔
حضرات علماء ورثۃ الانبیا کی خدمت مین ایک اور امر گذارش طلب ہی جسکے عرض کیے بغیر ہم اُنکی سمع خراشی سے باز نہین رہ سکتے وہ یہ کہ آپ اس منجدار پڑی امت کے نوح اور بھنور پڑے جہاز کے ناخدا ہین۔ ذرا سوچیے تو سہی اس ڈگمگاتے اور ڈوبنے کے قریب آپونہچے جہاز کے پار لگانے مین آپ ہی ہمدردی نکیجئیگا تو پھر طوفان بلا سے بچا کے کون پار لگائیگا۔ خدانخواستہ اگر آپ نے چندے اور توجہ نکی تھوڑی سی مشقت جسکی اسوقت بڑی ضرورت ہی گوارا نفرمائی تو ہیچ کیے جہاز ڈوبا کہ رہا میری دانست مین تو بن تہ آب مین پونہچے یا دریا کے چھپے پہاڑون سے ٹکرا کے ریزہ ریزہ ہوئے بغیر نہین رہ سکتا ہی۔ گو حق سبحانہ تعالیٰ کے دست قدرت مین سب طرح کے اختیارات ہین۔ وہ کسی واسطے کے بغیر بیڑہ پار لگا سکتا ہی مگر اُسنے اپنی عادت یون جاری نہین رکھی ہی بلکہ انتظام کے لیے قاعدے جو نہایت درجے کی حکمت مصلحت اور باریک بینی پر مبنی ہین بتا دیے ہین جنکے برتاؤ مین نجات اور ترک مین تباہی ہی۔
اب اخیر مین ہمکو نہایت احسانمندی کے ساتھ اُن رحم دل علما کا شکریہ ادا کرنا ضرور ہی جنھون نے رانڈون کی ہمدردی مین دلچسپی سے کمر باندھ لی ہی اور جن مین سے بہتون کو خوش قسمتی سے کامیابی بھی حاصل ہو گئی ہی کسیکو کم کسیکو زیادہ۔ ہمکو ان حضرات سے اُمید ہی کہ وہ اُسی سرگرمی سے بلکہ اور اُس سے بھی زیادہ مستعدی سے اپنے پاک ارادے پر مستقل رہینگے کیونکہ ابھی کمر کھول کے بیٹھ جانیکا وقت نہین آیا ہی اور جو حضرات اب تلک عالم سکوت مین ہین اُنسے بہزار عجز و نیاز اُمید ہی کہ بسم اللہ کر کے وہ بھی اُٹھ کھڑے ہونگے اور اُسوقت ہمارا بلکہ تمام دانشمند خلق اللہ کا اور خاص کر کے لاکھون بیوا و بیکار رونگٹا رونگٹا احسان مانیگا اور دعائین دیگا۔ یہ سچ ہی کہ وہ ہمارے شکریے کے محتاج نہونگے اُنکی اصلی غرض قومی ہمدردی اور خدا کی خوشنودی ہو گی مگر بمقتضای فطرت ہمارے اور تمام انصاف پسند حضرات کے اور انجام کار غالباً کل خلائق کے ممنون و مشکور دل خود بخود جوش مین آکے شکرگذاری اور ثنا و صفت کے ترانے کس تعظیم و تکریم سے بھر بہے ہونگے کیا آپ کی کریم النفسی اور فیاض دلی مجکو ڈھارس نہین دیتی ہی کہ آپ میری بے ادبی معاف کیجئیگا اور اصل مضمون پر جو نہایت سچائی سے عرض کیا گیا ہی غور فرمائیگا۔

حضرات صوفیہ صافیہ کی خدمت مین

اے حضرات آپ خدا کے مقبول بندے ہین آپ اپنے قیمتی وقت کو اُسکی اور اُسکے پیارے حبیب کی رضا جوئی مین نثار کرنا فرض مان چکے ہین اور کوئی شک نہین ہے کہ اُسکی کمزور لونڈیون کو سخت معیوب ناقابل برداشت قید سے نجات دینا اُنکی گلو خلاصی مین دلسوزی سے ہمدردی کرنی خدا اور خدا کے مقدس حبیب کی عین خوشنودی ہے۔ پس مؤدبانہ مین آپ کی خدمت مین گذارش کرنے کی جرأت کرتا ہون کہ للہ آپ بیکس بیوانون کی حالت زار پر ترس کھائیے رحم فرمائیے۔ مریدین اور معتقدین کو خواہ مرد ہون یا عورت، سمجھا بجھا کے راہ راست پر لائیے۔ نکاح کرنے کی بھلائیان اور نہ کرنے کی برائیان اپنے مقدور کے موافق اُن کے دل مین ڈال دیجیے۔ کبھی بیاہ دینے پر ثنا و صفت کیجیے شاباشین دیجیے۔ کبھی جھٹلار کھنے پر ملامت آمیز چشم نمائی اور جھڑکی دھمکی سے کام نکالیے۔ اگر مین غلطی پر نہین ہون اور مجکو کامل امید ہے کہ مین غلطی نہین کرتا ہون تو آپ کا ارشاد آپ کے جان باز مریدون کے دلپر حضرات علما کے وعظ و پند سے کہین زیادہ اثر ڈال سکتا ہے۔ اگر مین کسیقدر مبالغہ روا رکھتا تو کہہ سکتا تھا کہ آپکا فرمان آپ کے سچے معتقدون مین قریب قریب ویسا ہی واجب التعظیم اور واجب العمل ہے جیسا کہ آپ کے مقدس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان صحابہ کرام کے حق مین تھا۔ سخت حسرت اور بڑے تاسف کی بات ہوگی اگر خدانخواستہ آپ اپنی زبان فیض ترجمان کو بند کر لیجیئگا یا لاکھون سینہ فگارون کی دلی امید کے برخلاف کوئی کلمہ منھ سے نکالنے کا قصد کیجیئگا مگر آپ کی کریم النفسی و رنیک طینت پر جب نظر جا پڑتی ہے تو یہ ضعیف وہم جو بغیر ارادے کے دل مین چبھنے لگا ہے۔ حرف غلط کی طرح اُڑ جاتا ہے۔

مین اپنے آپ کو شکرگذارون کے زمرے مین شمار کرنے کے قابل نہ سمجھونگا اگر تہ دل سے اُن حضرات کا شکریہ نہ ادا کرون جنھون نے اپنی راست بازی اور فیاض دلی سے اپنے مرید مردون اور اعتقاد مند عورتون کو سمجھا بجھا کے بلکہ بیواؤن پر بھی مناسب طریقے مین دباؤ ڈال کے نکاح کرا دیا۔ نکاح کیا کرایا مردہ سنت کو زندہ کر دکھایا۔

ہان مگر افسوس کے ساتھ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اِس قسم کی نظیرین کم ملی ہین۔ اے حضرات زہاد و عباد آپ کی سمع خراشی مین اِس امید پر ختم کرونگا کہ تلقین اور نصیحت کے علاوہ آپ اپنے خاص

اوقات مین خصوصاً پانچوقت نماز کے بعد اور دعاے سحری و دعاے نیم شبی مین کریم کارساز سے عرض بھی کرتے رہیے کیونکہ عام اشخاص کی نسبت آپ کی دعا مستجاب ہونے کی زیادہ امید ہی۔

حضرات اطبائ کی خدمت مین

ای حضرات آپ حکیم کا خطاب رکھتے ہون یا ڈاکٹر کے لقب سے یاد فرمائے جاتے ہون ہین آپ سب صاحبون کی خدمت مین ادب کے ساتھ گذارش کرنے کی اجازت مانگتا ہون۔ یہ مہلک سے مہلک عارضون کا طوفانی سیلاب جو بیدست و پا بیواؤن کے سر سے گذر رہا ہی جسکو انکی بیکسی و مظلومی پر بھی ترس نہین آتا انکی برسون کی دلی تمناؤن پر پانی پھیرتا چلا جاتا ہی وہ آپکی نظرون کے سامنے ہی۔ آپ کو صرف اُسکے جزرو مد ہی کے دریافت کرنے پر اکتفا نہین ہی بلکہ یہ بھی ٹوہ ہی کہ اِس ستمگر طوفان کی ظالم موجین کس وجہ سے آپ کی لاکھون قومی بہنون کا صفایا کرتی چلی جاتی ہین۔

اُف اُف دل قابو مین نہین آتا کلیجہ دھک دھک کر رہا ہی۔ اور آنکھون مین خون کے آنسو ڈبڈبا رہے ہین مگر افسوس کہ بہت لوگ ایسے بھی ہین جنکے کان پر جون نہین رینگتی۔ ہاے یہ بیکس بیگناہون کے خون کی ندی نالے آپ سے کیونکر دیکھے جاتے ہین۔ ہاے اِن بیچاریون کی جان بری کی قیمتی تدبیر جسمین ذراسی زبان ہلا دینے کے سوا نہ کچھ دردسری ہی نہ کچھ گرہ سے کھل جانیکا کھٹکا ہی اُسکے بتلا دینے مین آپ سے اتنا اگر پچھ کیونکر کیا جاتا ہی کاش آے دن ایسے قابل رحم موقع پر آپ اپنی فیاض زبان سے کام لیتے انصاف پسندی حق بیانی کے مرہم سے اُنکے زخم دل کو مندمل کرتے آپکا کچھ نقصان نہوتا اور اُنکی امید بر آتی وہ جانی دشمن ٹنڈی دل بیمار یونکے لٹیرے ڈاکوؤن سے بچ نکلتین۔

کیا دو ٹوک سچی بات کہدینے سے کسی خونی بلا کا روکدینا یا اُسکے روکنے مین شریک ہو جانا آپکا فرض نہین ہی نہین۔ ہی اور ضرور ہی۔ کیا کسی سسکتے ہوے جان بلب مریض کے کٹھن مرض کا حکمی علاج بتادینے مین کچھ گناہ لازم آتا ہی۔ نہین نہین ہرگز نہین اور آپکا تو عین فرض منصبی ہی۔ خداوند عالم نے صحت اور مرض کی دنیا کا ظاہری انتظام آپکے ہاتون رکھا ہی۔ اسیوجہ سے جب مریض پر آپ نے ہاتہ ڈالا قانون فطرت نے اُسکی گئی صحت کے پھر واپس لانے اور موجود صحت کے قائم رکھنے کی واقعی تدبیر آپ کے قلم اور زبان دونون پر لازم کردی۔ یاد رکھیے اگر اُسکی اصلاح سے چشم پوشی کیجیگا تو اُسکے حق اور اپنے فرض کی گردن پر چھری پھیری ہوگی اور بڑے حکیم شاہنشاہ کے مجرم بننے کی

جرأت فرمائی ہوگی۔ ذوالجلال حکیم علی الاطلاق کے دربار مین سرخرو ہونے کی امید آپ اُسی وقت کر سکینگے جب اُسکی لونڈی غلامونکا علاج دیانت داری کے ساتھ کرنے کی عزت حاصل فرمائینگے۔ اور دوا وہ بتائینگے کہ پھر اُس دغاباز مرض کے لوٹ پڑنیکا اندیشہ نرہے بلکہ جڑ بنیاد سے کھو جائے اگر غور اور فکر کا حق پورا کرنے مین آپ نے کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا اور اتفاق سے تشخیص نے غلطی کی تو وہ غفار عالم الغیب معاف کرنیوالا ہی مگر جب جان بوجھ کے اصلی دوا کا نام لینے سے ہم منہ چورا رہے ہین تو وہ کون سا گیا گذرا منصف ہوگا جو ہمپر فرد قرار داد جرم لگا دینے مین ایک لمحے کے لیے بھی تاخیر روا رکھیگا۔ اے حضرات مین ڈرتا ہون کہ ان مظلوم سوگوارون کے ستم ڈھانے والے سرپرستون کے کڑھ جانیکا کھٹکا آپ کو آپ کے پاک ارادے سے روکیگا اور اصل دوا کی ہدایت کرنے سے آپ کو دور رکھنا چاہیگا۔ مگر عالی ہمتی دانشمندی کے قانون نے فیصلہ کر دیا ہی کہ خالق کی رضا جوئی کے مقابلے مین مخلوق کی بیہودہ ناراضی کو پاسنگ کے برابر بھی اپنے دل مین جگہہ نہ دیجیے پھر اِس فیصلے کو "لَا طَاعَۃَ لِلْمَخْلُوقِ فِی مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ" نے اور بھی زیادہ ناطق کر دیا ہی۔ بس اے حضرات آپ اپنے خالق کا خوف مانیے اور اپنے ایسے انسان کے بگڑ جانیکا دھیان نہ کیجیے۔ آپ نے اُنکے ساتھ کوئی برائی تو کی نہین۔ بلکہ نہایت نیک نیتی اور فیاض دلی سے دین دنیا کے فائدے کی بات اُنکو سوجھا دی۔ اب اگر وہ بجائے اسکے کہ آپ کے شکر گذار ہوتے اور اُلٹے بگڑینگے تو اپنے گھر خوش رہینگے۔ آپ اپنے حق سے سبکدوش ہوگئے۔ وہ اگر اپنی نادانی سے چڑھتے اور دارین کی فلاح پر غور کرنے سے بیزار ہوتے ہین تو یہ اُنھی کی غلطی ہی۔ معقول پسند حضرات سے تو امید کامل ہی کہ وہ آپ کا احسان مانینگے اور آپ کی بے لوث نصیحت کو تعظیم کے ساتھ اپنے دل پر نقش کالحجر کرلینگے ہان مگر ناسمجھ بھائی بہنون کے بگڑ بیٹھنے کا خطرہ جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ضرور ہی سو آپ اس سے بھی اطمینان رکھیے وہ آپ کا ایک بال تک بیکا نہ کر سکینگے۔ غایت درجہ یہ ہی کہ پھر آپ کے پاس تشریف لاتے ہوئے ایک قدم آگے رکھینگے تو دوسرے سے اُلٹے پانون پیچھے پھرینگے۔ خیر کیا پرواہی کچھ مضائقہ نہین نہی نا کہ نہ آئینگے۔ اچھا نہ آئین۔ خدا رزاق ہی۔ ایک وہ نہین تو خدا اُنکے بھتیرے بھائیون کو اپنے فضل و کرم سے بھیجدیگا۔

اور پھر یہ کیا لم ہی کہ آپ کا پروردگار آپ سے خوش ہوگا یہان وہان دونون جہان مین جزای خیر سے باغ باغ کردیگا اور بہشت کے باغون مین تو وہ قیمتی قیمتی نعمتین عنایت فرمائیگا جو کبھی خواب کی دنیا مین بھی نہ دکھائی دی ہونگی - نہ ہمارے قلم مین طاقت ہی نہ ہماری زبان مین گویائی ہی نہ ہمارے پاس اتنے الفاظ ہین اور صاف تو یہ ہی کہ نہ ہمکو اور نہ کسی دوسرے فرد بشر کو اتنا علم ہی جو اُن نعمتون کے اوصاف بیان کرنے مین سو ہزار حصون مین سے ایک حصے کے بھی پورا کرنے کی ہمت کرسکین - ہمارے دعوے کی شہادت کے لیے دو ما لا عَینٌ رَأَت وَلا اُذنٌ سَمِعَت وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلبِ بَشَرٍ، کافی ہی مجکو اب اپنی گستاخی پر معافی مانگ لینے کے بعد بصد امید اور ہزار تمنا صاف صاف گذارش کرنی چاہیے کہ از برائے خدا جب کبھی آپ کسی رانڈ بیوہ کو اُسکے رنڈاپے کے باعث کابوس - وسواس - خفقان - مرگی - غشی - سکتہ - جنون - مالیخولیا - اختناق رحم وغیرہ وغیرہ مین مبتلا پایا کرین تو آزادی کے ساتھ نکاح کرنے کی ہدایت فرمادیا کرین

حضرات اڈیٹر

افسوس ہی پچھلی کئی صدیون سے ہماری جہالت - وحشت اور ناعاقبت اندیشی کے پتھر - ہماری قومی ہمدردی - قومی حمیت کی ہڈیون کو برابر توڑتے چلے آئے ہین اور اب اُنھون نے یہانتک چور کردیا ہی کہ کسیقدر سسکتی ہوئی جان باقی ہی - یون تو جب تک اسلامی دنیا ہی اسلامی ہمدردی اسلامی حمیت کی بوباس قیامت تک نہین معدوم ہونے کی - مگر افسوس کہ وہ پاکیزہ خوشبو مسلمانون کے دماغ کو بہت کم نفع پونہچا سکتی ہی - یا تو اسوجہ سے کہ جون ہی جوش فطرت نے اُسکا نشوونما ہوا وہ وہین بیدردی - اور بیغیرتی اور ناعاقبت اندیشی کے بگولون نے اُسکو کالے کوسون اڑادیا - دم کے دم مین جانے کہان سے کہان جا پونہچایا - اور یا اسوجہ سے کہ کاہلی خودغرضی وحشت - اور جہالت کی پلید ہوائے اُسکو گھیر لیا اور نہ پھیلا اثر اپنی طرح اُسمین بھی پیدا کردیے بغیر نچھوڑا - خیر - اب زیادہ بحث کرکے ہم خارج از بحث کا الزام نہین لیا چاہتے ہین - ہان مگر نہایت ادب سے اِس امر کی گذارش ضرور ہی کہ اُس خاص حمیت اور خاص ہمدردی مین ود جسکو وحشیانہ طریقے مین ہم اپنی بہنون اور بیٹیون کے حق مین برت رہے ہین ،، کسیقدر غور کرنیکی اجازت دیجیے جناب من شرفاء ہند کی بدقسمت بیوائون کے حق مین ہمدردی کے معنی

یہ سمجھے گئے ہین کہ زبانی افسوس اور ریائی چیخون سے راہ چلنے والون کے دل ہلا دیے جائین۔ پچھاڑین کھا کے ڈہاڑین مار کے بیان بکھان کر کے خود رو دیتن اور بیواؤن کو رولا دین۔ انکو گریہ وزاری کے عذاب سے دو جب تک روتے روتے انکی ہچکیان نہ بندھ جائین دم لینے [نہ دیجئے] اور یہ تو بالکل ادنی مرتبے مین ہے کہ انکی آنکھین ڈبڈبا آئین اور انکی آنکھ سے آٹھ آٹھ آنسو ٹپ ٹپ گر پڑین اور رومال پر رومال بھیگ جائین۔ یہ تھوڑی دیر کے لیے مگر وہ بھولی چڑیان جب تک انکی ٹیڑھی سمجھ پر صدقے نہو جائین۔ اور اپنی پیاری جان نہ گنوا دین مرغ قبلہ نما کی طرح تڑپتی رہین۔ او خدا یہ کیا ہوا۔ انکو سچی ہمدردی سے کیونکر نفرت ہو گئی۔ اُسی ہمدردی سے جسکو اُنھون نے اپنے اسلامی رہبر سے سیکھا تھا۔ اور وہ انکو ابھی تک (اگرچہ یہ اُسکی طرف رُخ بھی نکرتے ہون) اُسی پیار سے سمجھا رہی ہو کہ تمکو اپنے مقدس پیشوا کی طرح اُس قابل قدر برتاؤ کی ضرورت ہی جس سے اُن بیچاریون کا کاڑھا دُکھ کٹے۔ اُنکی اُجڑی جوانی پھر سے بسے۔ آنسوون کے تار ٹوٹین۔ کمھلائے چہرے دھک دھک دمکنے لگین۔ جان مین جان پڑ جائے اور گیا دل پھر ہات آئے۔ اس کمبخت رنڈاپے کا ستیاناس ہو۔ سدا سہاگن رہنا مبارک ہو دن عید ہو تو رات شب برات ہو۔ زندگی کے مالک بین جب تک رہین خوش رہین آبادر ہین۔ پھلین پھولین۔ اور شیطانی وسوسون سے امن وامان مین رہین۔

حمیت کا کایا پلٹ گیا تو اُسین بھی اُنہی مظلومون کے سر پر ستم ڈھا دیا گیا۔ حمیت کا مقتضا تھا کہ اپنی اور اپنی بیواؤن کی آبرو دنیا مین رکھنے والی چیز پر غور کرتے۔ اُنکے پانون ڈگ جانے یا اُنکے دل مین دوسری طرح کے خیالات پیدا ہونے کے خوف سے بے روک ٹوک اُنکا نکاح کر دینے کی عزت حاصل کر لیا کرتے جو ہمارے باپ آدم علیہ السلام سے آج تک تمام شریعتون مین چلا آیا ہی اور جسپر ہندوستان کی چند قومون کے سوا تمام ملکون کی تمام قومون کا اتفاق ہی۔

مگر یہان حمیت کے معنی کچھ اور ہی تراش لیے گئے ہین۔ ہم نا فہم نا عاقبت اندیش عقل کے پیچھے لٹھ لیے پھرنے والون کی ہٹ گڑھی اصطلاح مین حمیت کے یہ معنی ٹھیرے ہین کہ جوان جہان بیوائین رنڈاپے کی کال کوٹھری مین دائم الحبس کر دی جائین۔ ابدی سوگ کی زنجیرون مین سر سے پانون تک جکڑی ہوئی غش مین پڑی رہین۔ جب کبھی ہوش آجائے تو ٹھنڈی آہین

جھر کے دھیمی دھیمی کراہنے کی تانین سُنا دیا کرین۔ یاس کی ہتکڑیون نا امیدی کی بیڑیون سے اُنکو کبھی نجات نہ دیجائے۔ اُنکے دلی ارمانون کے سینہ پر دائمی مایوسی کی چکی کو دون دلتی رہے وہ تڑپتے تڑپتے زمین کی پیوند ہو جائین تو کچھ پروا نہین۔ مگر کیا مجال جو سہاگن بننے کا حوصلہ بھی دل مین لا سکین۔ اُنکے دلون کو شیاطین تھپیڑے دیتے رہیں۔ ڈاوان ڈول کر دین تو کچھ مضائقہ نہین۔ مگر خبردار نکاح کی بھنک کان مین نہ آنے پائے۔ شدہ شدہ اُنکے اطوار بگڑ جائین سات پشت کی ناک کٹ جائے تو بلا سے۔ مگر حمیت کے یہ معنی ہین کہ حکم خدا اور سنت انبیاء کی سُن گُن ہرگز نہ سننے مین آئے۔ حضرات اس بات پر آپ کو سخت ناگوار قلق ہو گا کہ رانڈ و نکا نکاح نہونے سے صرف انہی پر نہین تباہی کا مینہ برس رہا ہی بلکہ خانہ بر انداز سیلاب قوم کے سر سے بانسون چار رہا ہی اور قوم اپنے مٹ جانے سے پہلے اُسکو آب حیات کا لقب دے رہی ہی۔ قوم کی بعینہ وہی مثال ہے کہ ایک دیوانہ عقل سے بالکل خالی۔ حواس خمسہ سے گیا گذرا۔ بادۂ جنون مین غرق آب دریا مین غوطے کھا رہا ہو اور اُسکو یہ تمیز نہو کہ مین کہان ہون اور کس حال مین ہون،، کیا بیس لاکھ قابل نکاح رانڈون کی بربادی بعینہ مسلمانون کی بربادی نہین ہی۔ کیا بیس لاکھ عورتون کو تناسل و توالد سے محروم کر دینا بعینہ مسلمانون کی ترقی کی جڑ کاٹ دینا نہین ہی۔ اور اگر (خدا نہ کرے) کہین اُنکے چال چلن مین فرق آگیا تو کیا قوم کے بے عیب رخسارے مین بدنما مسا پیدا ہو کے سارے حسن و جمال کو خاک مین نہ ملا دیگا۔ ای خدا ایسے وقت کون نہ کہیگا کہ قوم کو کروٹ پلٹنے کی ضرورت ہی ہر گروہ نہین بلکہ ہر ہر مرد ہر ہر عورت پر ہمدردی سے متوجہ ہونا لازم ہی۔ بلا شبہہ اسلام آجکل جسطرح اپنے فیاض طبع عام مسلمانون کی سچی ہمدردی اور دلی اتفاق کا۔ حضرات امرا و روسای عظام کی خاص توجہ اور سرپرستی کا اور حضرات علماے با عمل کے پر جوش بیان اور وعظ و نصیحت کا محتاج ہی اسی طرح ای حضرات اڈیٹران آنپ جیسے قوم کے جان نثارون اور آپ کے لائق نامہ نگارون کے پر زور قلم اور دل مین سما جانیوالی تحریر کی بھی اُسکو سخت حاجت ہی۔ کیا خوب ہو کہ علماء کی زبان اور آپ کا قلم دونون اتفاق کر لین جو زبان سے نکلے وہی قلم لکھے یعنی آپ اور وہ دونون ملکے اپنی شکستہ دل بیوہ بہنون کی تلافی کی راہ نکالین۔ علماء کی خدمت مین تو ہم پہلے عرض کر آچکے ہین اور ہمکو اُنکے تقدس و اُنکی

معقول پسند طبیعت سے امید ہی کہ وہ گرمجوشی سے قبول فرمائینگے اور خدا کی باندیون اپنی خستہ جگر دینی بہنون کو نفع پونہچانے مین جو وہ پونہچا سکتے ہین ،، بخالت نہ روا رکھینگے - اور آپ جیسے حامیان قوم کی خدمت مین جنکے دل پہلے ہی سے خطرتی ہمدردی مین اُمنڈ رہے ہین اور بیدردیم وحشیونکی قدیم مگر دل سے بھولی بسری ہمدردی مین روح پھونک رہے ہین ،، غالبًا زیادہ عرض کرنے کی ضرورت نہ پڑیگی - آپکا فرض امید دلاتا ہی کہ تمام اخبار جو دنیا کے ملک مین قوم کو نفع پونہچانے اور ضرر سے بچانے کے لیے آئے ہین ،، آزادی اور راست بازی سے قوم کو سمجھانے کے لیے اُٹھ کھڑے ہونگے - اپنے پر اثر مضامین اور روانگیز حملون سے بیدرد اور سوتے دلونکو ہلا دینگے - دنیا کی تمام مہذب قومین متفق الراے ہین کہ اخبار قوم کے مصلح اور خیالات درست کرنے کے آلے ہین - بیشبہہ اخبارون سے بڑے بڑے مراحل طی ہوجاتے ہین اور کیسی کیسی پیچیدہ گتھیان سلجھ جاتی ہین - اور وہ عجیب و غریب خلاف توقع کارنمایان ہوتے ہین جو کسی زمانے مین عرب کی مؤثر فصیح و بلیغ شاعری کے حصے مین تھے - نہایت تاسف اور سخت حسرت کی بات ہوگی اگر کوئی اڈیٹر اپنے فرائض منصبی کے دریافت کرنے یا اُن کے پورا کرنے مین غفلت یا بے پروائی یا خود غرضی سے کام لیگا - اگرچہ بدقسمتی سے تسلیم کرنا پڑتا ہی کہ وہ اخبار جنکو غریب بیواؤن کے نکاح مین خاص توجہ ہو بہت کم دکھائی دیتے ہین - تاہم مین اس بات پر خوش ہون کہ دلچسپی کی بو غالبًا تمام اخبارون سے اُٹھ اُٹھ کے ہمدردی کے دماغ کو معطر کر رہی ہی جسکے صلے مین ہین نہین سمجھ سکتا ہون کہ قوم اُنکے شکریے کے فرض سے کیونکر سبکدوش ہوسکتی ہی اور زیادہ تر شکریے کے مستحق وہ جوانمرد اخبار ہونگے جنھون نے مستعدی کے ساتھ اپنا حق ادا کیا ہی یا ادا کر رہے ہین - مین ہرگز نہین تمنا کرتا ہون کہ حضرات اڈیٹر اپنے تمام فرائض چھوڑ کے صرف ایک ہی فرض پر قناعت کرلین البتہ میری یہ درخواست ہی کہ منجملہ تمام معظم فرائض کے اِسکو بھی سمجھین - اپنے قیمتی وقت اور قیمتی صفحونکا کچھ حصہ اپنے بائین ہاتھ یعنی مصیبت زدہ بیواؤن کے لیے بھی وقف کردین -

حضرات امراء و رؤسا کی خدمت مین

ای حضرات میری گذارش کرنے کی حاجت نہین - آپ خود ہی ملاحظہ فرماتے ہین کہ اسلام کس درجے تک ضعیف ہوگیا ہی اور ہوتا جاتا ہی - اسلام اپنی بیوہ ستم رسیدہ بیٹیونپر کسقدر زار قطار

رو رہا ہی مگر افسوس نہ بیدرد ظالمون کو کچھ رحم آتا ہی جو اپنی جفاکاری سے باز آئین نہ کسی اور کے دل پر چوٹ لگتی ہی جو پسیج اُٹھے اور فریاد پہونچنے کی سوچے۔ اللہ اکبر اسلام کو اپنے ہونہار بچون کی کسقدر تمنا ہی مگر حیف صد حیف کہ راندٹ کا نکاح نہ کرنے کی بدولت ہمنے اُسکی اِس تمنا کو بھی خاک مین ملادیا۔ اے حضرت امرا اور روسا۔ اسلام جسقدر آپ کی دستگیری کا اب محتاج ہو اسکے پہلے اتنا کبھی نہ تھا۔ اگلے زمانے مین ہر ہر مسلمان کے دل مین حمیت کا دریا اُمنڈ رہا تھا اور اب اُسی حمیت کے ایک ایک بوند کا قحط پڑا ہی۔ کبھی وہ زمانہ تھا کہ مسلمان اپنے اسلام پر عاشق تھے۔ اُنکو ہرگز پروا نہ تھی کہ کوئی آگے بڑھنے والا ملے تب وہ اُسکے پیچھے قدم اُٹھائین بلکہ ہر ایک کے دل مین مستعدی اور سبقت کی آگ بھڑک رہی تھی اور اب افسوس کے ساتھ ہمکو یہ زمانہ دیکھنا پڑا کہ اُس سچے جوش خروش کا کہین نام ونشان تک نہ باقی رہ گیا۔ اب تو یہ کیفیت ہی کہ جب اُنکو کسی اچھے کام ؎ مثلاً راندٹون کے نکاح؎ کی طرف بلائیے بغلین جھانکنے لگتے ہین۔ ایک دوسرے پر ٹالدینا اُنکا سہل لٹکا ہوگیا ہی۔ اول تو سنتے ہی نہین اور سنا بھی تو کہنے لگے۔ (اِس جگہ کے سربرآوردہ حضرات کا نام لیکے) فلان فلان صاحب اپنی بیوا ؤن کا نکاح کردین تو پھر ہمکو بھی کچھ عذر نہو گا۔ ہم پہلے کرین تو کیون نہین اور بڑون کی بات بڑی ہوتی ہی اُنکو کوئی کہنے والا ہے نہ سننے والا۔ ہائے اگر اسلامی چراغ کی روشنی ہماری آنکھین ہی تو یہ ٹیڑھی راہ چلنا اور کانٹون مین اُلجھنا کیون ہی۔ اگر اسلام کو سچا مانتے ہین تو پھر اُسکی سیدھی سڑک پر چلنے مین کسیکا انتظار کیون ہی۔ اگر اسلام کی طرف بلانے والے کو برحق مانتے ہین تو پھر اُسکی آواز پر لبیک کہنے مین کسیکا ڈر کیا ہی اور اُسکے حکم کی تعمیل کرنے مین کسیکے کہنے سننے اور نکتہ چینی کی پروا کیا ہی۔ افسوس اگر ہم جہالت اور وحشت کی زنجیرون مین نہ جکڑے ہوتے تو پیارے اسلام کا ساتھ کیون چھوڑتے۔ امرا اور روسا اپنی جگہ سے جنبش کرتے یا نکرتے مگر ہم تو اسلام کی روشنی مین پھلاندمارکے لمبے ڈگ بھرکے دونون جہان کے سردار کے پیچھے ضرور ہو لیتے۔ بہرحال عوام کا یہ عذر محض پوچ ہی جسکے سرہی نہ پانون۔ جسکو فقط اسی جگہ پر نہین بلکہ ساتوین بہانے کے جواب مین ہم باطل کر آئے ہین اور عنقریب پھر اُسکی لغویت ثابت کرنے کے لیے قلم ہمارے ہاتھ مین ہی۔ مگر اے حضرات امرا ہر گاہ کہ عام بیواؤن کی کامیابی اور ناکامی کا فیصلہ (گو نا سمجھی سے کیون نہو) آپ پر منحصر کردیا گیا ہی تو گیا آپ کی کریم النفسی۔ رحم دلی اور نیک نیتی سے

ہمکو امید نہین ہو کہ آپ عدل اور انصاف کی راہ سے اُن ناکردہ گناہ مظلومون کی رہائی کا حکم دیجئیگا جو ہمیشہ کے لیے رنڈاپے کی ناگوار قید مین محض بے قصور ڈال دی گئی ہین - آپ کی فیاضی اور آپ کی شرافت سے ہم اپنی دینی بہنون کو ڈھارس دے سکتے ہین کہ آپ اُنکے حق ہین وہ فیصلہ کیجئیگا جسمین غریب حقدار اپنے حق کو پہونچ جائین - اور یہ فیصلہ بھی کیسا فیصلہ ہو جسکا نفاذ اور استحکام فقط آپ اپنے عمل سے کرسکتے ہین - اور کچھہ نہین صرف اتنا کیجیے کہ اپنی واجب الرحم سوگوارون کو سوہاگن بنادیجیے انکا حق انکو دیدیجیے پھر ملاحظہ فرمائیے کہ کامرانی اور مقصدوری کی ہوا کس تیزی سے حرکت کرتی ہو اور کسطرح تمام نیم جان بیواؤن کے ڈھانچے مین روح پھونکتی چلی جاتی ہو - اگر بد قسمتی سے کوئی سنگدل اپنی بیوہ کے حال پر اب بھی نہ ترس کھائے تو اپنے کیئے کی سزا آپ پائیگا اگرچہ ہم اور تمام عقلا تسلیم کرتے ہین کہ اچھی بات کے اختیار کرنے اور بُری بات کے چھوڑ دینے مین کسیکو کسیکا راستہ دیکھنا کیا ہو خدا اور خدا کی دی عقل سے لڑائی لینی ہو مثلاً اگر آپ (خدا نکرے) اپنی بیکس بیواؤن پر مہربانی کی نظر نہ ڈالین تب بھی اور تمام لوگون پر لازم ہو کہ اپنی اپنی بیوہ کا نکاح کردین نہ کہ آپ کے انتظار مین لیے بیٹھے رہین،، ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہین کہ آپ کے نکاح کردینے سے نہ اور لوگ مجبور ہوسکتے ہین نہ آپ کو کسی پر جبر کرنیکا منصب ہو - ہان مگر آپ ایسے معزز اشخاص کے آگے بڑھنے سے عام لوگون مین ایک طرحکا جوش پیدا ہوجائیگا - یہ بے عیب کا عیب سمجھا جاتا رہیگا - آپ کے پیچھے چلنے مین وہ اپنا فخر سمجھینگے - بہت دن نہ گذرنے پائینگے کہ رانڈون کے نکاح کی سچی تعظیم اور توقیر خود بخود انکے دل مین جگہہ کریگی - تجربہ و نیز تاریخی واقعات شہادت دے رہے ہین کہ غالب کا اثر بھلا ہو یا برا مغلوب پر بہت جلد اپنا قبضہ کرلیتا ہو - بسا اوقات مغلوب کی آنکھ مین کچھہ ایسا چکاچوندھ پڑجاتا ہو کہ نیک و بد مین مطلق امتیاز نہین رہتا ہو اور نہ امتیاز کرنیکی پروا رہتی ہو - اسکو وہی بھاتا ہو جو اپنے آپ سے معزز کو کرتے ہوئے دیکھتا ہو - یہی وجہ ہو کہ عوام الناس آپ ہی کی طرف ڈھل رہے ہین - اگر آپ اپنی رانڈون کے نکاح کرنا شروع کردین تو پھر وہ بھی ڈھٹیارے ہوجائین - نکاح کے فوائد جو انکی نظر سے چھپے ہین جھانی دینے لگین تمام رؤسا و امرا اور اپنی قوم اور اپنی جوار اور اپنی بستی کے سربرآوردہ حضرات کا دو وجہ سے فرض ہو کہ اپنی خستہ جگر رانڈون کے تباہ حال پر رحم فرمائین اور انکو بیاہ دین - اول وجہ تو

وہی عام وجہ ہی یعنی شرعی - عرفی - طبی اور فطرتی سب طرحکی ضرورتین جو تمام بیواؤن کے لیے تسلیم کرلی گئی ہین بلکہ ہم جرءت کرکے کہہ سکتے ہین کہ امراکی بیواؤن کو جو عمدہ عمدہ غذا اور نفیس نفیس پوشاک کا استعمال فرماتی ہین اور بھی زیادہ نکاح کی ضرورت ہوتی ہوگی - ایسے وقت مین بلبل شیراز کا قول "آنانکہ غنی ترند محتاج ترند" ہمارے دلپر چلکر لگا لگا کے بتا جاتا ہی کہ جنکو زیادہ اطمینان ہی وہ نکاح کی زیادہ محتاج ہین - دوسری وجہ وہ وجہ ہی جسکے لکھنے سے ابھی ہمارے قلم کی روشنائی بھی نہین خشک ہوئی یعنی غالب کا اثر مغلوب پر بہت پڑتا ہی اور امرا کی پیش قدمی مین عام بیواؤن کی مشکل آسان ہوجانیکی قوی امید ہی - ای حضرات امرا اگر آپ ہمت کیجئیگا تو اور لوگون کو بھی حوصلہ پڑیگا اور اُنکے دل مین طاقت آجائیگی - اگر آپ اپنی بیواؤن کے نکاح کردیجئیگا دوہرا ثواب پائیگا اور نہ کیجئیگا تو دوہرے عذاب کے بھی مستحق ہوجائیگا - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہرقل بادشاہ روم کو جیسا کہ صحیح بخاری باب بدء الوحی مین ہی تحریر فرماتے ہین اَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ **ترجمہ** "تو اسلام قبول کر نجات پائیگا - خدا تجکو دوہرا ثواب دیگا - اور اگر تو پیٹھ پھیریگا (یعنی ایمان نہ لائیگا) تو بیشبہ تجھ پر رعایا کا (بھی) گناہ ہوگا" اگر ہرقل مسلمان ہوجاتا تو کچھ یہ بات نہ تھی کہ وہ زبردستی کسیکو مسلمان بنا سکتا البتہ یہ ضرور ہوتا کہ اُسکی دیکھا دیکھی اُسکے نوکر چاکر اور اُسکی رعایا فوج کی فوج گروہ کے گروہ اسلام کی دولت سے مشرف ہوتے چلے جاتے - پس ای حضرات امرا یہی اُمید آپ کی پیش قدمی مین بھی ہی اگر آپ فیاضی سے اپنی رانڈون کی شادیان کردیجئیگا تو پھر غریب غربا و نیز اوسط درجے کے لوگ کس خوشی سے آپ کی بنائی سڑک پر چلنے لگینگے - آپ ملاحظہ فرمائینگے - وہ کس تعدی سے دوڑ دوڑ کے اپنی اپنی بیواؤن کے فرض سے سبکدوش ہوتے جاتے ہین اور اُسوقت آپ کو اپنے کرنیکا ثواب تو ملے ہی گا اسکے علاوہ اُن لوگون کے کرنیکا بھی ثواب ملتا رہیگا جو آپ کو دیکھ کے کرینگے یا آپ کو دیکھ کے کرنے والون کو دیکھ کے کرینگے اسیطرح قیامت تک جو لوگ کرتے جائینگے اُنکا ثواب آپ کو برابر ملتا رہیگا - میرا یہ مطلب نہین ہی کہ اُن کرنے والونکا ثواب چھین کے آپ کو دیا جائیگا - اُنکا ثواب اُنکو پورا ملیگا - ایک رتی بھر بھی کم نہین ہوئیگا

اور آپ کو اُن لوگونکے ثواب کے برابر خدا اپنے پاس سے دیگا اُسکے ہان کسی چیز کی کمی نہین ہی - اور جو کہین - (خدانخواستہ) آپنے تکبر یا غفلت یا بے پروائی سے نہ سنا یا ایک کان سے سنا اور دوسرے سے اُڑا دیا تو جو خدا کو منظور ہی وہ تو کبھی رکنے کا نہین مگر ناحق کے لئے آپ دوہرے گناہ مین پڑ جائینگے اپنے نہ کرنیکا گناہ علحدہ ہوگا اور جو لوگ آپ کے نہ کرنے سے سمت ہینگے اُن سب کے نکرنیکا بھی وبال آپکو جھیلنا پڑیگا - اگرچہ وہ لوگ بھی اپنے گناہ سے کسی طرح بچ نہ سکینگے -

مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ اگر آپ مہربانی کرکے اپنی بیواؤن کی مصیبت کا زمانہ ختم کر دیجیگا تو پھر تمام خلائق بہت جلد اور خوشی سے آپ کے پیچھے چلنے مین اپنا فخر سمجھیگی اور کیون نہین معزز لوگون کے افعال بھی معزز ہوتے ہین - ہماری یہ گذارش فقط انھین حضرات سے نہین ہی جو کسی بیوہ کے ولی ہون بلکہ تمام امرا اور رؤسا اور معزز حضرات سے ہی خواہ وہ کسی بیوہ کے ولی ہون یا نہون - فرق یہ ہی کہ اول الذکر حضرات سے دو امر کی درخواست ہی - اول یہ کہ وہ خود اپنی بیواؤن کو بیاہ دین دوسرے یہ کہ اور لوگون کو رغبت دلائین - اور مؤخر الذکر حضرات سے فقط یہی دوسری امید ہی وہ اس کار خیر مین جہانتک اور جسطرح سے ہوسکے دلسوزی سے کوشش فرمائین - بیشبہہ سربرآوردہ اور نامور حضرات کی توجہ بہت کچھ کر سکتی ہی ؎ مشکل ز توجہ تو آسان | آسان ز تغافل تو مشکل

ای حضرات آپ اور آپ کے غریب بھائیون کی وہی مثال ہی کہ گویا ایک بڑے قہار دریا کے منجدھار مین لاکھون کروڑون آدمی غوطے کھا رہے ہین اور اسکی زبردست موجین بار بار تھپیڑون کے اُنکو نیچے بٹھلائے دیتی ہین - اب وہ کوئی دم کے مہمان ہین - ابھی ہین تو ابھی نہین ہین - زیادہ حسرت اور زیادہ رُلا دینے والی یہ بات ہی کہ غیر محدود کشتیان اُنکے اردگرد پڑی ہوئی ہین مگر افسوس کہ وہ کشتی کے نام سے چڑھ جاتے ہین اور کہتے ہین کہ ڈوب مرنا گوارا ہی پر کشتی پر پاؤن دھرنے کے لیے ہم اپنے دل کو کسیطرح مضبوط نہین کر سکتے البتہ اگر فلان فلان دو جو ہمارے رئیس اور سربرآوردہ ہین "سوار ہولین تو پھر ہم بھی ناؤ پر دکھائی دینگے - اب ان لوگون کی سمجھ پر تعجب نہین پڑتے ہین تو اور کیا ہو گی پوچھو کہ اُنکی رئیس اگر گرداب بلا سے نکلنا نہین چاہتے ہین تو یہ کیون اپنی جان کے دشمن بنے بیٹھے ہین لیکن ہم حضرات امرا اور رؤسا اس موقع پر بڑے ادب سے آپکی خدمت مین یہ سوال پیش کیے بغیر نہین رہا جاتا ہی -

ای حضرات کیا اپنی اور اپنی قوم کی جان بچانے کے لیے آپ کا فرض نہین ہی کہ بسم اللہ کرکے آپ خود بھی کشتی پر ہو بیٹھیے اور اپنے ناسمجھ غریب بھائیون کا بھی ہات پکڑ کر بٹھلا لیجیے۔ خاص کرکے ایسی حالت مین کہ آپ کو امن و امان کے جہاز پر مین دیکھ لیے وہ اپنی جان کو جان نہ سمجھتے ہون تو آپ کی فیاضی آپ کی غربا نوازی ہمکو ڈھارس دیتی ہی کہ آپ جان لڑا کے کوشش فرمائینگے۔

ای حضرات امرا اور روسا آپ مالی قوت سے بھی مدد دے سکتے ہین ع

تا توانی نکنی درحق کس تقصیرے		بدرمے یا درمے یا قدمے یا قلمے	

غریب اور اوسط درجے کے بھائیون کی خدمت مین

میرے پیارے غریب بھائیو مین بڑی نرمی اور آہستگی سے آپ کی خدمت مین گذارش کرتا ہون کہ آپ لوگ ناحق کے لیے حیلہ بہانہ کرکے امرا کا حوالہ دیکر کے اپنی بہنون اور بیٹیون کے ذبح کرنے پر تلے ہوے ہین۔ بڑے جاہ و مراتب والے کچھ تمکو منع نہین کرتے ہین اور اگر منع بھی کرین تو کیا تم اپنے فعل کے خود مختار نہین ہو۔ اُنکا فعل اُنکے ساتھ ہی اور تمھارا تمھارے ساتھ۔ وہ نہ کرینگے تو کل قیامت کے روز آپ مزہ چکھینگے۔ اُنکا وبال اُنکے سر ہوگا۔ بھلا تم لوگ تو اپنی اصلاح کی سوچو اور یہ تو ہمیشہ سے دستور چلا آتا ہی کہ اچھے کامون مین اکثر پہلے غریب اور اوسط درجے کے ہی لوگ پیش قدمی کیا کرتے ہین۔ غریبون کا ایمان تو انگرون سے کہین زیادہ قوی ہوتا ہی۔ انبیاء علیہم السلام پر جو گروہ پہلے ایمان لایا کیا وہ غریبون کا ہی گروہ تھا۔ اگرچہ یہ صحیح ہی کہ امرا اور دولتمند لوگون کی طرف عموماً طبیعت کا میلان زیادہ ہوا کرتا ہی لیکن ذرا سوچو تو سہی سلطان عقل کے مقابلے مین طبیعت کا میلان کوئی چیز نہین ہی۔ انسان اور دوسرے حیوانات مین یہی فرق ہی کہ اور حیوانون کی طبیعت مین جو کچھ آتا ہی وہ کر گذرتے ہین اور انسان کو خدا نے دور اندیش عقل عنایت فرمائی ہی وہ جو کچھ کرتا ہی اُسکا انجام سوچ سمجھ کے اور اُسکے نفع و ضرر پر نظر ڈال کے کرتا ہی۔ اب اگر کوئی انسان خدا کی دی عقل کو بالاے طاق رکھدے اور جو کچھ اُسکی طبیعت مین آسکے کر بیٹھے تو وہ انسان انسان نہین ہی۔ ہم مانتے ہین کہ جس عادت کو امرا اختیار کرتے ہین چاہے وہ کیسی ہی شر انگیز کیون نہو عزت اور تعظیم کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہی اور اُسپر عمل کرنے مین تمھارے نفس بھی خوش ہو جاتے ہین لیکن تمکو یہ بھی تو دیکھ بھال لینا چاہیے کہ اُس

خوشرنگ پردے کے اوٹ مین وہ کالی کالی کونسی چیزین ہین جو ڈرونی صورت مین دکھائی دیتی ہین اور تاک لگائے تمھاری گھات مین بیٹھی ہوئی ہین۔

یہ عقل کا چراغ خالق نے ہمکو اسلیے نہین دیا ہی کہ اسکو بجھا کے نادان دولتمندون کے پیچھے پڑکے کنوے تالاب مین جاکے ڈوب مرین۔ یہان اپنی جان سے جائین وہان خودکشی کے الزام مین دوزخی بنین۔ بلکہ یہ قدرتی چراغ اسلیے دیا گیا ہی کہ اسکی روشنی مین بھلے برے کو پہچانو اور اللہ کی بنائی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی سیدھی سڑک پر چلنے سے منزل مقصود کو پہونچ جاؤ۔ اور اسکے خلاف مین اگر تم سمجھتے ہو کہ امرا کے سر ٹال کے بچ جائینگے تو ممکن نہین ع این خیال ست و محال ست و جنون ؛ ہر شخص اپنے اپنے فعل کا ذمہ دار ہی۔ حق سبحانہ وتعالی ساتوین پارے سورۂ انعام کے تیرھوین رکوع مین فرماتا ہی قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا

ترجمہ تمکو سوجھ کی باتین تمھارے پروردگار کے پاس سے پہونچ چکین پھر جسنے سوجھ کیا سو اپنے بھلے کو اور جو اندھا رہا سو اپنے برے کو۔ اور انتیسوین پارے سورۂ قیامہ کے پہلے رکوع مین فرماتا ہی بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ وَلَوْ أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُ

ترجمہ بلکہ آدمی اپنے واسطے آپ سوجھ والا ہی اگرچہ لا ڈالے اپنے بہانے ف یعنی آدمی اگر اپنے احوال مین غور کرے تو نفع و نقصان کی بات سمجھ لے۔ اور یون چاہے کہ حیلے بہانے پیش کرے سے نہ جائینگے۔

میرے اسلامی بھائیو تمکو ڈرنا چاہیے کہ تمھارے حق مین کہین خدا کا وہ کلام نہ صادق آجائے جو آٹھوین پارے سورۂ اعراف کے چوتھے رکوع مین دوزخی کافرون کے سوال کے جواب مین فرمایا ہی۔ مین اُس سوال اور جواب دونون کو اسجگہ آپ کی عبرت کے لیے نقل کرتا ہون۔ غور کیجیے اور اپنی حرکت سے باز آئیے لیجیے وہ سوال و جواب دونون اسمین ہین قَالَتْ أُخْرَاهُمْ لِأُولَاهُمْ رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ أَضَلُّونَا فَآتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِنَ النَّارِ ۖ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَلَٰكِنْ لَا تَعْلَمُونَ ترجمہ پچھلے پہلون کی نسبت کہینگے۔ ای ہمارے پروردگار۔ ہمکو انھین لوگون نے گمراہ کیا تھا تو انکو

آگ کا دوگنا عذاب دے۔ فرمائیگا (اللہ) دونون کو دوگنا عذاب ہی پر تم نہین جانتے۔
اے غریب اور اوسط درجے کے مسلمانون مین افسوس کرتا ہون کہ یہ لاکھون بیوائین ڈوب رہی ہین
اور تم کھڑے تماشا دیکھ رہے ہو۔ ہاے یہ مرگ انبوہ کا جشن تمسے کیونکر دیکھا جاتا ہی۔
ہاے کیا کچھ یہ بھی فرض ہی کہ جب پہلے بڑے بڑے امیر وزیر توجہ فرمائین تب کہین تم اپنی
ڈوبتی ہوئین بیواؤن کی جان بچانے کی فکر کرو۔ کیا تمنے گلستان مین "تا تریاق از عراق
آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود" نہین پڑھا ہی۔ کیا تمنے وہ ہندی کی مثل نہین سنی ہی۔
"دو گھڑی بھر مین گھر جلے اور ڈھائی گھڑی بھدرا"۔ امرا اپنی بیواؤن پر ترس کھائین
یا نہ کھائین بھلا تم تو خدا کا خوف کھاکے اپنی رانڈون کا تھل بیڑا پار لگانیکی سوچو۔ حضرات
مین ڈرتا ہوا دبی زبان سے کہتا ہون کہ شاید تم مین ایسے بھی سنگدل موجود ہین (شاید کیا
معنی یقیناً ہین اور بکثرت ہین بلکہ اگر مبالغہ کیا جائے تو سب اسیطرح کے ہین) کہ اگر وہ بیچاریان
ہاتھ پاؤن پھٹپھٹا کے اُس ظالم دریا سے نکلنے کا ارادہ کرین تو یہ حضرات قیامت برپا کردین
اُن بیچاریون کو پھر اُلٹے اُسی دریا مین ڈالدین اور غوطے پر غوطے دینے لگین۔ یونتو شاید پلٹے
کھا کھاکے کبھی تلے جانے کبھی اوپر آنے مین دوچار گھنٹے اور جی لیتین مگر اب تو یہ خدا کے
بندے اُن بدقسمتون کے گلے مین لعنت ملامت جھڑکی دھمکی اور بلکہ مار پیٹ کے پتھر کے لنگوڈالے
بغیر کب کے چوکنے والے ہین۔ اور اس حالت مین کون کہ سکتا ہی کہ وہ بیچاریان تہ آب مین پہونچے بغیر
بچ سکتی ہین۔ اسی عبرت انگیز سزا کا نتیجہ ہی جو وہ غریب غوطے کھا کھاکے ڈوب مرنا گوارا کرلیتی ہین

ف گمراہ کرنے والون کو ایک اپنے گمراہ ہونیکا عذاب ہوگا اور دوسرا عذاب اوروں کو گمراہ کرنیکا ملیگا۔ اُنکی
پیروی کرنیوالون کو بھی دوگنا عذاب ہوگا۔ ایک اپنے آپ گمراہ ہونیکا اور دوسرا گمراہونکی پیروی کرنیکا
یہ اُسوقت ہی جب پہلون سے دوزخ مین پہلے جانے والے یعنی گمراہون کے بڑے بڑے ٹھگ اور پیر مرشد اور
پچھلون سے دوزخ مین پیچھے جانے والے یعنی عام گمراہ اور چیلے چاپڑ مراد لیے جائین۔ اور اگر پہلون سے اگلے
زمانے والے اور پچھلون سے پچھلے زمانے والے مراد ہون تو یہ مطلب ہوگا کہ اگلے لوگون کو ایک اپنی گمراہی کا عذاب
ہوگا اور دوسرا اسوجہ سے ہوگا کہ وہ پچھلون کے لیے گمراہی کی بنیاد ڈال گئے۔ اور پچھلون کو ایک نفس گمراہ
ہونے کا عذاب ہوگا اور دوسرا اسوجہ سے ہوگا کہ اُنھون نے اگلون کو دیکھ سنکر عبرت نہ پکڑی ۱۲ منہ

مگر باہر سلامت نکلنے کا کبھی حوصلہ بھی اُنکے دل مین نہین آتا ہی۔
پس صاحبو تم بڑے بڑے رئیسون اور امیرون کا رستہ نہ دیکھو۔ ہمدردی سے اپنی اپنی رانڈون کا بیڑا پار لگانے مین جلدی کرو۔ دیکھو یہی وقت ہی جانے نہ پائے ع گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین۔
اے غریب اور اوسط درجے کے سچے مسلمانو تمھاری شرافت اور رحم دلی مجھسے سرگوشی کرتی ہی کہ اب تک تو جو ہوا سو ہوا مگر آیندہ ایسا نہوگا۔ اب کسیکا انتظار نہ کیا جائیگا بسم اللہ کرکے اُنکو (یعنی غریب رانڈون کو) اُنکی دلی تمنا سے ملا دیا جائیگا

اُن حضرات کی خدمت مین جنکی بیویان جوان ہین

سب سے زیادہ جو چیز ہمکو تعجب کے دریا مین غوطے دے رہی ہی وہ پرجوش طبیعت والون۔ رانڈون کی فریاد پہونچنے والون کی بیواؤن کا حال ہی۔ ہاے جو خدا کے بندے عام رانڈون کے لیے خضر ہو رہے تھے آج تمام بیواؤن کی طرح خود اُنکی بیوائین بھی اپنی جہالت سے رنڈاپے کے پرخطر میدان مین بھٹکتی ہوئی ٹھوکرین کھاتی نظر آتی ہین۔ جب تک وہ فیاض دل زندگی کی دنیا مین رہے دوڑ دوڑ کے خدا کا رستہ دکھانے کی اُنکو دھن تھی۔ افسوس اب تو وہ چین سے زمین کے کسی کونے مین سو رہے ہین اپنی ناسمجھ بیویون کو سمجھانے کے لیے کیونکر آئین۔ آ تو نہین سکتے مگر دعا کر رہے ہونگے کہ خدایا کوئی شیر دل تیرا مرد غیب سے آجائے اور ان بھولی بھٹکی سوگوارون کو سہاگن بننے کی راہ دکھائے اور کامیابی کی منزل مین پونہچائے۔ جب کہ غیر بیواؤن کی بدقسمتی پر انکے دل بھر آتے تھے اور اپنے پرجوش موثر لہجے مین متاثر دلون کو ہلا دیتے تھے تو اب برزخ کے عالم مین ہم کیونکر کہین کہ وہ اپنی بیواؤن کے دائمی رنڈاپے پر خون کے آنسو نہ رو لیتے ہونگے۔ بیشبہہ اُنکی روح کی خوشی اسی مین ہوگی کہ وحشیانہ رسم و رواج کے کانٹون سے اُنکی بیویان نکلکے اصلاحی طریقے کے لہلہاتے ہوئے باغ مین دکھلائی دین یعنی نکاح کرلین (اے ظالم رنڈاپے تجھمین کونسی دلچسپی ہی کہ جو تیرے پھندے مین پڑا تیرا ہی ہو کے رہ گیا) تیرے جذبات مین بلا کا اثر ہی جسپر تونے نظر ڈالی وہ تیرا نام لیوا ہوگیا اور تیری بڑھتی کی خیر منانے لگا دو صبح شام اُٹھتے بیٹھتے ہزار جھٹکے دیتا ہی لاکھ جلی کٹی سناتا ہی مگر خدا جانے تجھمین کیا ہی کہ تیرے دلدادے تیرے نام کے عاشق ہین

وہ دنیا کی بیحیائی اور آخرت کی رسوائی قبول کر لیتے ہین مگر تو نے غضب دھوکے کے افسون پڑھ پڑھ کے کچھ ایسا منتر پھونک دیا ہی کہ وہ تیرا ہی کلمہ پڑھتے جاتے ہین۔ جن روشنضمیرون نے تیری بدنما اصلی تصویر دیکھلی تیرا الملمع اُنپر کُھل گیا اور وہ تیری دھاندلی سے اپنی قوم کو بچایا چاہتے ہین ہائے جب وہ دنیا سے رخصت ہو جاتے ہین تو اُنکی بیوائین بھی تیری ہی زلف کی اسیر ہو رہتی ہین۔ تیری گدائی کچھ اُنکو ایسی بھا جاتی ہی کہ تیری دھری پر کسن لت و رخواری سے ایڑیان رگڑتے رگڑتے جان دے دیتی ہین۔ یہ تو ہم جانتے ہین کہ اُنکے رانڈ ہو جانےمین تیرا کچھ اختیار نہین ہی اور نہ ہمکو اسکی کچھ شکایت ہی کیونکہ یہ خدا کے حکم سے ہی۔ اور خدا کا حکم حکمت سے خالی نہین ہوتا مگر جب کہ اُسنے اپنی رحمت کاملہ سے پھر سہاگن بننے کی اجازت دے دی ہی تو اب اسمین دخل درمعقول دینے کا وہی حوصلہ کریگا جسکو دونون جہان مین اپنا مُنہ کالا کرنے کی خوشی ہوگی۔ ہائے کون ایسی تدبیر کی جائے جو نادان عورتون کی سمجھ مین آئے صاحبو منجملہ اور تدابیر کے ایک نئی تدبیر ہمارے ذہن مین آئی ہی اور ہی بھی اچھی خدا کرے چل بھی جائے۔ اُمید تو ہی کہ کچھ نہ کچھ روشنی لائے بغیر نہ رہیگی۔ اور یہ وہی تدبیر ہی جسکے لئے ہم نوین بھائے کے جواب مین وعدہ کر آئے ہین۔ افسوس کہ پیارے ناظرین کو اُدھر انتظار کی تکلیف اُٹھانی پڑی اور ادھر طول طویل تمہید سے سمع خراشی ہوئی اور اب جو عرض کرنیکا وقت آیا تو مین اپنے آپ کو عجیب ذبذبہ کے عالم مین پڑا ہوا دیکھتا ہون۔ نہ کچھ لکھتے بنتا ہی نہ چپ رہا جاتا ہی۔ اگر سکوت کرتا ہون تو اپنی فرض اور بنی نوع کے حق کا خون ہوتا ہی۔ اور جو زبان کھولتا ہون تو لوگون کے بھڑ اُٹھنے کے خوف سے کلیجہ دھڑ دھڑانے لگتا ہی۔ کیونکہ ہمیشہ سے دستور رہا ہی نئی اور مزاج کے خلاف پڑنیوالی بات سننے سے چاہی کتنی ہی کارآمد کیون نہو، خواہ مخواہ لوگون کی طبیعتین بھڑک اُٹھتی ہین۔ لیکن جو اپنا فرض پورا کرنے پر آئے اُسکے قلم اور زبان کو کسیکی ناراضی اور نکتہ چینی کی پروا نہین ہو سکتی ہی۔ بہرحال لعن طعن بلکہ اور پھبتیان بھی سننے کے لیے ہم اپنے دل کو مضبوط کرکے قلم کو آگے بڑھنے کی اجازت دیتے ہین۔ حضرات۔ پہلے سمجھنا چاہیے کہ زندگی کا کچھ اعتبار نہین ہی۔ جو زمین سے پیدا ہوا اُسکو پھر ایک دن اسمین ملنا ہی۔ امیر۔ فقیر اور پیر پیغمبر کسیکو خبر نہین ہی کہ اُسکی حیات کی دنیا کب تک قائم رہیگی۔ موت کی ہوا ہمیشہ زناٹے بھرتی رہتی ہی۔ نہ لڑکا دیکھتی ہی نہ بوڑھا اور نہ اُسکو کسیکی جوانی پر رحم آتا ہی۔ جہان اور جسپر

جا پہونچی اُسکی زندگی کے ہرے بھرے درخت کو دم کے دم مین اُکھیڑ پکھیڑ کے خدا جانے کہان سے کہان اُڑا لیگئی پھر افسوس کہ وہ بن کہے آتی ہی اور جب آجاتی ہی تو پھر دم مارنے کی مہلت بھی نہین دیتی۔ کسی سے کچھ کہنے سننے کا موقع دینا کیسا۔ بہتیرے بغیر کسی ظاہری بیماری کے دفعتہً چل کھڑے ہوتے ہین۔ ابھی ہین ابھی کچھ نہین۔ چل پھر کے آئے اور دھم سے گرے گویا کچھ تھے ہی نہین۔ سنو ئے ہین تو سوتے ہی رہگئے۔ بیٹھے ہین تو بیٹھے ہی بیٹھے پھُر سے دم نکل گیا۔

اب غور کرنا چاہیے کہ جب انسان کی موت اور زندگی کا حال اُسپر بالکل پوشیدہ ہی تو اُسکو لائق ہی کہ اپنی صحت ہی کی حالت مین اپنے بعد کے لیے وصیت کر رکھے اور خاص کرکے اُس امر مین جسکی نسبت اُسکو کسی قسم کی خرابی کا گمان ہو جیسا کہ کسیکے گذر جانے کے بعد اُسکی بیوہ کا بیٹھا رہ جانا۔ پس اے حضرات آپ مجھے معاف فرماوینگے اگر اُس موعود تدبیر کو مین آپکے دل مین یون ڈالنا چاہون کہ از برائے خدا مہربانی کرکے آپ رانڈون کے نکاح کے فوائد اور ترک نکاح کے نقصانات اپنی اپنی بیویون کے ذہن نشین کر دیجیے اور اُنکو وصیت کرتے رہیے کہ خدا کی مرضی مین کسیکو دم مارنے کی مجال نہین اُسنے ہر شخص کے لیے پہلے ہی سے ایک وقت مقرر کر دیا ہی ٹھیک اُسیوقت اُسکو دنیا سے رخصت ہو جانا پڑیگا۔ نہ پل بھر پہلے جا سکتا ہی نہ پیچھے رہ سکتا ہی عہ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ٥ جب کارخانۂ قضا و قدر سے کسیکو سر موڑنے کی

(ہر ایک اُمت کے لیے ایک وقت مقرر ہے جب اُنکا وقت آجاتا ہی تو نہ ایک ساعت پیچھے رہتے ہین اور نہ آگے بڑھتے ہین)

طاقت نہین ہی تو چار ناچار ہم سب کے لیے یہی منزل درپیش ہی اور یہ خدا کو معلوم ہی کہ ہم مین تم مین سے کسکے چل کوچ کی صدا پہلے سنائی دیگی۔ اگر ہم تمسے جلدی کرین اور ایسے وقت چلدین کہ تمھاری عمر نکاح کے قابل ہو تو تم اپنی پیاری زندگی کو رنڈاپے کے دلدل مین پھنسا رکھنا جاہلون کے زہریلے رسم و رواج پر لات مار کے حکم خدا اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق عدت گذرنے کے بعد خوشی سے نکاح کر لینا ع در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست ؁ نہ تمھارے بیٹھے رہنے سے ہمکو کچھ ملجائیگی امید ہی اور نہ تمھارے نکاح کر لینے سے ہمارا کسیطرح کا نقصان ہی بلکہ اور ہماری روح خوش رہیگی۔ اگرچہ مجکو خوف ہی کہ تمھاری بیویان تمھاری موت کا نام سننے سے گرد ہو جائینگی اور اُنکی آنکھ سے آٹھ آٹھ آنسو ٹپ ٹپ گر پڑینگے اور اسوجہ سے شاید تمکو اپنی وصیت پوری کرنے پر مشکل سے ہمت پڑے مگر اے سچے مسلمانو

عہ یہ گیارھوین پارے سورہ یونس کے پانچوین رکوع مین ہے ۱۲ منہ

مین تمکو نیز تمھاری پاک باز بیویون کو یقین دلاتا ہون کہ موت کا ذکر کرنے سے نہ کسی کی موت جلدی کرسکتی ہی اور نہ اُسکا ذکر چھوڑ دینے سے وہ پیچھے رہ سکتی ہی بلکہ اور اُسکے یاد کرنے مین کثرت ثواب کی کامل امید ہی۔ پھر تمکو یہ بھی دھیان کرنا چاہیے کہ تھوڑی دیر کے لیے اُنکا بدمزہ ہوجانا اس سے بہتر ہوگا کہ تمام عمر جل جل کے شمع کی طرح روتی ہین۔ گھڑی بھر کے لیے آنسو نکل پڑنے کے خوف سے اُس قیمتی تدبیر کا چھوڑ دینا (جس سے ہمیشہ کا سکھ رہے) عقل و ہمت کے خلاف ہی۔ سوہاگنون کو سمجھانے اور وصیت کرنے مین دو فائدے ہین اول یہ کہ وہ سمجھ جائینگی تو اپنی رانڈ بہنون کے حق مین عمدہ صلاح دیسکینگی دوسرے یہ کہ خود اُنھین مین سے جسکو یہ ناگوار دن دیکھنا پڑیگا وہ پھر از سر نو سوہاگن بننے مین جلد کامیاب ہوسکیگی۔

صاحبو یہ جو ہمنے صراط مستقیم تمکو دکھائی ہی الحمد للہ کہ اُسپر چلنے مین ہمنے خود ہی سبقت بھی کی ہی۔ یعنی بارہا اپنے گھر کے لوگون کو سمجھا دیا اور صاف صاف لفظون مین تاکیدی وصیت کردی کہ اگر تمسے پہلے ہم دنیا سے رخصت ہوجائین اور تمھارا سن اسکے قابل ہو تو بلا تکلف عدت گذرنے کے بعد اپنا نکاح کر لینا جسکو اسوقت ہم تمام خلائق کے سامنے دوہرا رہے ہین۔ ہم یہ بھی کہتے ہین کہ اگر ہمنے وصیت کی تو کیا برا کیا۔ کچھ کم تیرہ سو برس پہلے ہمارے اور تمام سادات کے مقدس دادا اور سارے مسلمانون کے واجب التعظیم پیشوا یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ اپنی بیوی امامہ[۱] کا نکاح اپنے بھتیجے مغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب سے ہونے کے لیے وصیت کر گئے تھے۔ چنانچہ حضرت علی کے بعد مغیرہ کا نکاح حضرت امامہ سے ہوا بھی۔ سنو سنو باوجودیکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اطمینان تھا اُنکو یہ خوف کھانی کی کوئی وجہ نہ تھی کہ اُنکے بعد اُنکی بیوی رنڈاپے کی قید مین گرفتار رہینگی۔ خوف کیسا اُنکو وہم بھی نہ تھا تاہم بکمال ہمدردی سے اپنے جیتے جی اُنکے نکاح کا انتظام کر گئے۔ اور ہمکو ہرگاہ کہ اپنی بیویون کی نسبت شک کی جگہہ پر ظن بلکہ اور یقین کا مرتبہ حاصل ہی کہ وہ ہمیشگی کے سوگ مین پڑی رہجائینگی تو ہم سخت بیدردی سنگدلی اور کم ظرفی کے لقب سے یاد کیے جانے کے مستحق ہونگے اگر باوجود اس خطرناک حالت کے ہم اُنکے نکاح کا انتظام کر جانیمین عار یا خجالت روا رکھین۔ زمانے کا رنگ دیکھ کے ہم یہ کہنے کی جرأت کرسکتے ہین اور امید کرتے ہین کہ تمام عقلا ہمارے ساتھ اتفاق کرینگے کہ ہمپر ہماری بیویون کا حق ہی کہ اُنکو نکاح کر لینے کے منافع اور نہ کرنے کے ضرر بتاتے اور اپنے بعد کے لیے

[۱] ناظرین کو یاد ہوگا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی یعنی بڑی صاحبزادی حضرت زینب کی صاحبزادی ہین۔

انکو نکاح کی وصیت کرتے رہین اور انکو لازم ہی کہ اس سچی وصیت کو سنہرے حرفون سے اپنے دل مین لکھ لین۔ جسپر کبھی وقت آپڑے وہ سر جھکا کے اپنے دل مین اُس قیمتی وصیت کو دیکھے اور اُسپر عمل کرے۔ عمل کرنے کے یہی معنی ہین کہ جھوٹ سچ ہان نان کیے بغیر اپنا نکاح کرے **حکایت**

ام سلمہ[1] نے اپنے پہلے خاوند ابو سلمہ سے کہا در آؤ ہم تم معاہدہ کرین کہ نہ ہمارے بعد تم شادی کرو نہ تمھارے بعد ہم کرین۔ **ابو سلمہ** کیا تم مجھے قول دیتی ہو **ام سلمہ** قول دینے کے لیے تو مین نے درخواست ہی کی ہو یعنی مین پکا وعدہ کرتی ہون۔ **ابو سلمہ** اچھا جب مین مرجاؤن تم اپنی شادی کر لینا۔ پھر ابو سلمہ نے کہا (خدا کی طرف متوجہ ہو کے) اللھم ارزق ام سلمة بعدی رجلا خیرا منی لا یحزنها ولا یوذیها **ترجمہ** اے میرے اللہ تو میرے بعد ام سلمہ کو ایسا مرد نصیب کر جو مجھسے بہتر ہو نہ وہ ام سلمہ کو رنجیدہ کرے اور نہ اذیت پونہچائے۔

جب ابو سلمہ قضا کر گئے تو ام سلمہ کہنے لگین خدایا یہ کون شخص ہی جو میرے لیے ابو سلمہ سے بہتر ہوگا۔ پھر چند روز اُنھون نے توقف کیا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام دیا۔ غرض ام سلمہ کا نکاح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا جو بلاشبہ ابو سلمہ کیا تمام اولین اور آخرین سے بہتر ہین۔ ہمارے زمانے والون کو غور کرنا چاہیے کہ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کو ایک عورت کا بیٹھا رہنا گوارا نہوسکا اور ہمکو یہ لاکھون عورتون کا بیٹھا رہنا کیونکر گوارا ہوتا ہی ام سلمہ اگر نہ نکاح کرتین تو ایک عورت کے بیٹھے رہ جانے سے کوئی قومی نقصان نہ تھا اور یہان تو قومی نقصان ہو رہا ہی اور کیسا نقصان نہایت سخت عظیم الشان نقصان جسکو ہم برابر روتے آتے ہین اور رو نہین چکتے ہین۔ ہمپر زور ہی یہ ہمسے کیونکر روا رکھا جاتا ہی۔ ہماری عورتین اتفاق کر کے زبان حال سے ایک زبان ہو کے بول رہی ہین کہ ہم تمھارے بعد شادی نہ کرینگے تو ہمکو ابو سلمہ کی اقتدا کر کے اہتمام کے ساتھ انکو وصیت کر دینی چاہیے کہ ہان تم ہمارے بعد ضرور شادی کر لینا۔ اور ہماری عورتون کو چاہیے کہ ہٹ دھرمی نہ کرین۔ حضرت ام سلمہ کی پیروی کر کے مان لین جسطرح ابو سلمہ کے بعد اُنھون نے خوشی سے اپنا نکاح کر لیا۔ اسیطرح ہماری عورتون کو چاہیے کہ وہ بھی بے قیل و قال اپنا اپنا نکاح کر لیا کرین۔ ؎ اے میرے اللہ تو میری قوم کی عورت مرد دونون گروہ کو ہدایت کر۔ آمین۔

[1] دیکھو زرقانی شرح مواہب جلد تین ذکر ام سلمہ ۱۲ منہ

تمام سوہاگن اور بوڑھی رانڈ بہنون کی خدمت مین

میری سوہاگن بہنو (خدا کرے تم سدا سوہاگن بنی رہو) ذرا مہربانی کی نظر سے اپنی سوگوار بہنونکو دیکھو دیکھو دیکھو یہ بیدرد مصیبتین جو اُنکی ادھموئی جان پر گذر رہی ہین تمھاری نظر کے سامنے ہین۔ سنو سنو وہ دن رات کا تلملانا وہ ٹھنڈی ٹھنڈی آہین بھر بھر کے صبح سے شام اور شام سے صبح کرنا۔ وہ بلبلا بلبلا کے آٹھ آٹھ آنسوون رو دینا۔ وہ اُنکی ڈہاڑون سے سارے گھر۔ بلکہ ٹولے محلے کا گونج اُٹھنا۔ وہ غضب کی تڑپ وہ قیامت کی اُلجھن یہ سب تم دیکھ سُن رہی ہو۔ کوئی تمکو کیا بتائیگا تمھارا اُنکا تو ہر وقت کا ساتھ ہی۔ جسکو نہ معلوم ہو وہ آکے تمسے پوچھ جائے ہان مگر روحی صدمہ جو اُنکی روح پر سوہان ہو رہا ہی اُسکی حقیقت شاید تم بھی نہ بتا سکوگی۔ خدا کے لیے ذرا اپنے کلیجے پر ہاتھ رکھ کے اپنے ملائم دل سے پوچھو تو سہی وہ بیچاریان بن گناہ کیے کس ناقابل برداشت عذاب مین ٹالدی گئی ہین اور کیون ڈالی گئی ہین۔ کیا اُنکو نہ وہ لے زندہ نہ واسے مردہ کے لقب سے تم نہین یاد کرتی ہو کیا اُنکی دردناک مصیبت پر تمھارے دل نہین تھرا اُٹھتے ہین یا ہر وقت دیکھتے دیکھتے پتھر ہو گئے ہین۔ ہاے یہ اُنکی درگت کسطرح تم دیکھ رہی ہو۔ یہ اُنکے چیخنے اور کراہنے کی آوازین تمسے کیونکر سُنی جاتی ہین۔ اگر تم چاہو تو کیا اُنکی مشکل آسان کرنے مین نہین شریک ہو سکتی ہو اور کیا تم اِس کالی بلا سے اُنکو بچ نکلنے کی عمدہ تدبیر نہین بتا سکتے ہو۔ بیشبہہ تم اُنکو مدد دے سکتی ہو۔ ہمکو اس بات پر بھروسہ کرنیکی وجہ ہی کہ اُنپر و نیز اُنکے وارثون پر تمھارے سمجھانیکا زیادہ اثر پڑ سکتا ہی۔ نہ یقین آئے تو سمجھاکے دیکھ لو "ہاتھ کنگن کو آرسی کیا"۔ مگر میری خاطر کیا خدا کے خوف سے جی لگاکے دلسوزی سے سمجھائیگا۔ اپنی طرح اُنکو بھی آدمی سمجھو اُنکی پیٹھ پر مہربانی کا ہاتھ رکھو۔ تمپر خدا مہربان ہوگا تم اُنکے ساتھ بھلائی کرو خدا تمھارا دین و دنیا مین بھلا کریگا۔ ہم مانتے ہین کہ تمکو رانڈ بیواؤن سے ہمدردی ضرور ہی مگر افسوس کہ اُس ہمدردی سے تم اُنکو رتی بھر بھی نفع پونہچانیکا سوچ نہین کرتی ہو یہ سچ ہی کہ اُنکو دیکھ کے تم بیچین ہو جاتی ہو تمھاری آنکھون مین آنسو بھر آتے ہین مگر افسوس کہ تم اُنکے ساتھ دوستی کرنیکا طریقہ نہین جانتی ہو۔ اور اگر کوئی بتائے بھی تو اُلٹے اُسیکو کوسنے لگتی ہو آپ رونے اور رُلا دینے سے اگر تم چاہو کہ اُنکا دُکھ کٹ جائے یا اُنکی بیقراری کم ہو جائے تو ممکن نہین بلکہ جون جون ڈھارس دوگی اور دونا قلق بڑھتا جائیگا۔ اگر تمکو کچھ اُنسے محبت ہی

اور اُنکا سکھ دیکھنے کے لیے تمھارا دل راضی ہو سکتا ہی تو اس سے بہتر بلکہ اسکے سوا اور کوئی تدبیر نہین ہی
کہ اُنکے نکاح کی فکر کرو - ہمکو افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہی کہ تم مین بہت سی عورتین اس قسم کی ہین
جو اپنی جہالت سے اُسکو بُرا جانتی ہین کوئی سمجھائے بھی تو وہ لڑنیکو بھڑ جاتی ہین سلجھانے کو
کچھ نہین مگر اُلجھا دینے کے لیے آفت کی پرکالہ ہین - ہم اُنکے بھی ممنون ہین - اور اُنکی خدمت مین
ہاتھ جوڑکے عرض کرتے ہین کہ ہمپر جتنا چاہے غصہ کر لین مگر براہ خدا تھوڑی دیر کے لیے اپنے
دل مین سوچین اور انصاف کرین - اگر ہم بیکس رانڈون کے نکاح کے لیے سمجھاتے ہین تو کیا
زہر اُگل رہے ہین - کیا تمام عورتون کی طرح بیوائین بھی نکاح کی محتاج نہین ہین - کیا ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جنسے بڑھکے نہ کوئی پیدا ہوا ہی نہ ہوگا اُنکی پردادی کے دو نکاح نہین ہوئے ہین
اُنکی پھوپھیون اُنکی رشتے کی بہنون (حقیقی بہن تو کوئی تھی ہین نہین) اُنکی صاحبزادیون اور
نواسیون کے دو دو نکاح نہین ہوئے ہین بلکہ آپ کی ایک نواسی یعنی حضرت بی بی کی صاحبزادی
ام کلثوم کے چار نکاح ہوئے ہین - کیا خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رانڈون سے نکاح نہین
کیے ہین - اگر رانڈون کے نکاح مین کچھ نقص ہوتی یا کمینہ پن ہوتا تو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کو خدا رانڈ کی اولاد مین کیون پیدا کرتا - پیغمبر زادیون کے دو دو چار چار نکاح کاہنسے ہوتے
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نکاح آپ بیواؤن سے کاہیکو کرتے - بس ای میری رحم دل
اور غصہ ور بہنو تمکو غور کرنا چاہیے کہ رانڈون کے نکاح مین اوچھا پن فقط ہندوون کی دیکھا دیکھی
سمجھا جانے لگا ہی ورنہ درحقیقت عقل اور شرع دونون کے نزدیک کواری اور بیوہ دونون برابر ہین
رانڈون کے نکاح مین جو عزت اور عظمت ہی و نیز جو جو ضرورتین ہین اگرچہ کافی طور پر انکا بیان کرنا
ہمارے امکان سے خارج ہی تاہم موقع موقع سے ہم بہت کچھ عرض کرتے آئے ہین جنکے دوہرانے سے
معذور رکھو - میری انجان بہنو تم جو سمجھی ہو غلط سمجھی ہو عقل سے دور اور شرع کے خلاف سمجھی ہو -
ہم نہایت ادب سے عرض کرتے ہین کہ تم اپنی غلطی پر ہٹ نہ کرو - اب تک جو ہوا سو ہوا اب آیندہ سے
اپنی سی جان اُنکی بھی سمجھو - اُنکے حق مین جو بات کہو اُنکے بھلے کی کہو - اگر خیر کا کلمہ تمھاری زبان
سے نہین نکل سکتا ہی تو بھلا اتنا ہی کرو کہ شر کا کلمہ کہنے سے بھی اپنا مُنہ سی لو - یہ تمھاری طعنہ زنی
او بیوجہ کی لعنت ملامت تو اور بھی قیامت ڈھا رہی ہی - یہ بیکس انڈین تمھارے ہی خوف سے

اپنے اپنے منہ سیئے ہوئے ہین- کچھ یہ بات نہین ہی کہ اُنکے دل مین نکاح کا ولولہ نہ آئے- قدرتی جوش اُنکی طبیعتون کو ضرور اُبھار دیتا ہی مگر تمھارے کہنے سننے اور اوچھی نگاہ سے دیکھنے کا خوف اُن کے دلون پر ایسا چھا گیا ہی کہ وہ اپنی جان پر کھیل جاتی ہین اور کبھی اُنکو دین دنیا مین رسوا بھی ہو جانا پڑتا ہی مگر افسوس کہ نکاح کا لفظ اُنکی زبان سے نہین نکل سکتا ہی- عموماً عورتون کی طبیعتین بہت ہی ملائم ہوا کرتی ہین- اُنکو ہر کسیکی تھوڑی بھی مصیبت دیکھکے رحم آجاتا ہی مگر یہ کمبخت بیوائین خدا جانے کس شامت کی ماری ہین کہ انکے حق مین عورتین بھی سنگدل سے زیادہ سنگدل بن جاتی ہین اور کسیطرح پسیجنے کا نام نہین لیتین- اور اسبات کا سمجھنا تو بہت ہی سخت مشکل ہی کہ ماں بہنون کی محبت کہان اور کیونکر اوڑگئی بہن بیٹیونکا سوہاگپن اُنسے بھی نہین دیکھا جاتا ہی- جب ہم مان بہنون کی محبت پر نظر ڈالتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ مان اور مان کے بعد بہن سے زیادہ محبت کسیکو نہین ہوسکتی ہی تو ہم خوش ہوتے ہین کہ وہ اپنی بہنون اور بیٹیون کا نکاح دل سے چاہتی ہونگی- اگر وہ خود آپ سے نہین تو بہت کم سمجھانے سے مستعد ہوجائینگی اور خوشی سے اپنی بیوہ بہن بیٹی کا نکاح کردینے مین کامیاب رہینگی مگر جب واقعات پر نظر جاتی ہی تو خلاف توقع ٹھنڈی سانس بھرکے نہایت حسرت کے ساتھ کہنا پڑتا ہی کہ ہائے اُنکی محبت بھی لٹ گئی- وہ بھی اپنی پیاری بہن پیاری بیٹی کو ذبح کرنے کیلیے کس بیدردی سے چھری ریت رہی ہین- جب مان ہی بہن قصائن بن رہی ہین تو پھر خالہ پھوپھی اور ناتے رشتے والیون کی ہم کیا شکایت کرین تب بھی ہمکو مایوس ہوکے چپ نہ ہو رہنا چاہیے کیا رو روکے بار بار عرض کرنے سے یہ امید نہین ہوسکتی ہی کہ انکا خون پھڑ پھڑا اُٹھے اور محبت آجائے- بیشبہہ اگر ہم اپنے کام سے نہ تھکے اور اسیطرح سرگرمی سے مستعد رہے تو یقیناً خدا وہ مبارک دن بھی دکھا دیگا جسکے لیے آج ہم فقط لوٹ ہی نہین رہے ہین بلکہ اپنے بھائی بہنون کی نظر سے بھی گرگئے ہین- بڑی بوڑھی بیوائون کی خدمت مین ادب سے گذارش ہی کہ ان جوان لکھا پھوٹیون کا تمپر بھی وہی حق ہی جو تمھاری سوہاگن بہنون پر ہی- اُنکے نکاح کے لیے تمکو بھی دل و جان سے کوشش کرنی چاہیے اور ضرورت بھی ہی بلکہ اگر فیاضانہ خیال کو وسعت دیجائے تو ہم کہسکتے ہین کہ ہر ایک

جوان بیوہ کو چاہیے کہ دوسری جوان بیوہ کے لیے ہمدردی ظاہر کرے - دیکھو میری مہربان بہنو مین غیر آدمی ہون - میرا اسمین کوئی ذاتی نفع نہین ہی - محض خدا کے خوف اور اُسکے پیچھے قومی ہمدردی سے میرا دل بھر آیا ہی اور یہ دلسوزی جو تم دیکھ رہی ہو کر رہا ہون - حیف کہ تم مین سے کوئی مان ہی کوئی بہن کوئی خالہ ہی کوئی پھوپھی - کوئی نانی ہی کوئی دادی - اسیطرح ہر کوئی کسی نہ کسی رشتے سے یاد کی جاتی ہو - مگر ہائے تمھارے دل پتھر ہو گئے ہین کہ ذرا بھی رحم نہین آتا - مین غیر ہو کے اُنکی سوگ بھری جوانی کا خیال کرکے بیتاب ہو جاتا ہون اور تم افسوس کہ اپنی ہو کے یہ کرتب کر رہی ہو جو کسی دشمن سے نہو - خدا جانے اُنکا رنڈاپا تمھین کیونکر بھا گیا ہی اور کیسے اُنکی دُکھیا پنے کی رُلونی صورت تمھاری نظرون مین کھُب گئی ہی - یا اللہ کچھ سمجھ مین نہین آتا - اُنکے سُکھ اور آرام سے تمھین کچھ ایسی نفرت ہو گئی ہی کہ اس سے زیادہ کسیکو کسی سے نہو گی - اے میرے اللہ یہ تم کب کی کسر نکال رہی ہو - کوئی غیر بھی خطا کرتا ہی تو کبھی نہ کبھی معاف کر دیجاتی ہی ورنہ اُسکی تلافی کے بعد رہائی دیدینا تو ایک لازمی بات ہی - نہ کہ تم ان بہنین بنکے عزیز قریب کہلا کے محض بیخطا بیقصور اُنکو تڑپاتی رہو اور زندگی بھر تڑپاتی رہو - قبر کے سوا کبھی آرام سے نہ سونے دو -

ہائے تعجب اسمین کیا راز ہی - کوئی بتاتا ہی نہین - ہر چند غور کرتا ہون پر کچھ ذہن مین نہین آتا نہ عقل رسائی کرتی ہی نہ ادراک کچھ کام دیتا ہی - میری بہنو اگر تمھین معلوم ہو تو خدا کے لیے تم ہی بتا دو اتنا مجھپر احسان کرو - نہین - مین نے غلطی کی اگر کیا معنی تمکو یقیناً معلوم ہو گا - اگر نہین معلوم ہی تو بے سمجھے بوجھے خدا کی لونڈیون کو کیون ہلاک کر رہی ہو — اُف ایک بات ہو تو کہین اس سے زیادہ حیرت کی بات یہ ہی کہ جو جتنی ہی زیادہ قریب ہین اُتنی ہی زیادہ اُسکے عیش و آرام کی دشمن ہو رہی ہین -

میری بہنو اب تمکو مین دوسرے طریقے سے سمجھاؤنگا - تم یقین مانو ہر اچھے آدمی کو اپنی جنس کی بھلائی ہمیشہ مد نظر رہا کرتی ہی - وہ اپنی قوم کو ترقی اور اطمینان کے درجے پر پونہچا دینے مین خوشیان مناتا ہی - اور حیرانی و پریشانی کے جھوکون مین تھپیڑے کھاتے ہوئے دیکھکے بیقرار ہو جاتا ہی اور اُسکی آنکھون سے لہو کی بوندین ٹپک پڑتی ہین - اور اس قاعدے کے موافق چاہیے تھا کہ تم عورتون کو اپنی ہمجنس رانڈون کی ہم مردون سے کہین زیادہ فکر ہوتی -

تم دن رات اسی کھوج مین رہتین کہ کسیطرح یہ مصیبت کی ماری سوگوارین پھر سے سوہاگن بنین۔ یہ اُنکے کمھلائے چہرون پر جو اُداسی برس رہی ہو اور ناکامی کے آثار نمایان ہین رفو چکر ہوجائین۔ انکا بس باقی نہ رہے۔ اُسپر خوشی اور مقصدوری کی نشانیان دکھائی دین اُنکے چہرے حشاش و بشاش جھلکتے ہوے نظر آنے لگین مگر افسوس صد افسوس تمکو اپنی ہمجنسی کا مطلق لحاظ نہین ہو تم اپنی ہمجنس رانڈون کے نکاح مین کچھ بھی ہمدردی نہین ظاہر کرتی ہو۔ مجکو اور میرے ایسے بہت سے مردونکو دیکھو غیر جنس ہوکے کس محنت اور مشقت سے اُنکے لئے سفارش کررہے ہین۔ بُرے بنتے ہین دلون سے اُترے جاتے ہین مگر (خدا کا شکر ہی) کہ جی نہین ہارتے ہین نہ اپنی سچی دُھن سے باز آتے ہین۔ اُسکی برعکس بینربان لونڈیون کیطرف سے لڑنے جھگڑنے مین اُسیطرح تازہ دم ہین۔ اور کیون نہین آدمی ہونے کی حیثیت سے ہم وہ برابر ہین۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم وہ ایک قوم ہین۔ اب اخیر مین مین پھر تمھارے دلون کو جنبش دیتا ہون کہ غفلت کی گہری نیند سے جاگو اور اپنی ہمجنس رانڈون کے حال پر رحم کرو جو ہرطرح سے قابل رحم ہین۔

جوان اور قابل نکاح بیواؤن کی خدمت مین

سوگوار بہنو اگر یہ وسیع زمین تمپر تنگ ہورہی ہو اور روز روشن تمھاری نظر مین تیرہ و تار دکھائی دیتا ہو تو کوئی تعجب کی بات نہین ہو۔ تمپر مصیبت ہی ایسی سخت آکے پڑگئی ہو۔ تم کیا تمھارے جان گداز حادثے کو کوئی غیر بھی سن لیتا ہو۔ تو گھڑی دو گھڑی بلکہ مہینون برسون افسوس ظاہر کئے بغیر نہین رہ سکتا ہو۔ تمھارے حال پر راہ چلنیوالون کے دل بھر آتے ہین۔ خدا یہ دن کسی دشمن کو بھی نہ نصیب کرے۔ کوئی چھوٹے سے چھوٹا واقعہ پیش آجاتا ہو تو اُسکا بھی کئی روز تک خیال بندھا رہتا ہو نہ کہ ایسے شخص کا سو رہنا جسکے ساتھ تمھارا سارا عیش و آرام بھی سو گیا تمھاری ہزارون دلی تمنائین خاک مین مل گئین۔ مختصر یہ کہ تمھارے سر سے تمھارے چہیتے سرپرست کا اُٹھ جانا کوئی معمولی غم نہین ہو جسکو تم بہت جلد اپنے دلسے بھولا سکو۔ لیکن ذرا سوچو تو سہی اب تمھارے کُڑھنے اور آنسوؤن کی جھڑی لگا دینے سے کیا ہوسکتا ہو تم ہزار چھاتی پیٹو لاکہ سر دُھنو مگر اب وہ زندہ ہوکے پھر تمھارے پاس نہین آسکتے۔ اگر تمھارے

رونے دھونے اور سوگ مین پڑے رہنے سے اُنکے پھر اُٹھ کھڑے ہونیکی کچھ بھی امید ہوتی تو ہم تمسے
ہاتھ جوڑکے کہتے کہ ہان یہ دن رات برابر رونا چلا جائے اور ہچکیون کا تار نہ ٹوٹے۔ لیکن جب اُنکی
زندگی کی توقع نہین ہو تو خدا کی ناشکری کرکرکے دنیا کے ساتھ دین بھی خراب کر لینے کے سوا اور کیا ہو
یہ ظاہر ہو کہ آدمی کی طبیعت ہمیشہ اور ہر ساعت ایک طرح پر نہین رہ سکتی ہو اگر کسی سے کہا جائے کہ
تم ہر دم سدا غمگین رہو اور خوشی کا گذر تمھارے دل مین کبھی نہ ہونے پائے تو ممکن نہین کیسی کسی وقت
خوشی اپنا رنگ ضرور دکھادیگی اور اُسوقت دنیا بھر کی سب باتین یاد آجائینگی۔ تمکو غور کرنا چاہیے
ہرگاہ کہ موت اور زندگی دونون خدا کے اختیار مین ہین تو اُسی کی مرضی پر راضی رہنے کی ضرورت ہو
اُسکا کوئی کام بغیر حکمت کے نہین ہوتا ہو۔ اسمین بھی اُسکی بڑی حکمت اور مصلحت ہو چاہو
تمھاری سمجھ مین نہ آئے۔ سنو سنو اورعورتون کو تو اُسنے تین دن سے زیادہ سوگ کرنیکی اجازت نہین
دی مگر تمھارے لئے چار مہینے دس دن کا سوگ مقرر فرمایا ہو۔ یہ جب ہو کہ پاؤن نہ بھاری ہو۔
اگر پاؤن بھاری ہو تو اب مہینون کا حساب نہین۔ لڑکا پیدا ہونے تک سوگ کا وقت ہو۔
چاہے خاوند کے مرنے پر اُسی دم لڑکا ہو جائے اور چاہے چار مہینے دس دن سے بھی اور
زیادہ گذر جائے اب اس سے اور آگے سوگ کا حوصلہ کرنا خدا کے حکم مین دخل درمعقولات
کرنا اور اُسکے بنائے قانون مین اصلاح دینی ہو۔ ایک خاوند کے بعد خدا دوسرے خاوند کی اجازت
دیتا ہو تو اب بگڑکے یہ کہنا کہ ہم نکر تیلے ہماری تقدیر مین ہوتا تو بھلا کیون اُٹھ جاتا، بیشبہ خدا سے
خفا ہونا اور درحقیقت تیکہ بول کے یہ کہنا ہو کہ خدا نے ہمین کیون بیوہ کر دیا۔ ہمارے مالک
کو کیون اُٹھا لیا اچھا اگر اُسنے ہمکو رانڈ کر دیا تو اب ہم رانڈ ہی رہینگے یہ تو بہی سہی۔ میری نادان بہنو
ذرا خیال تو کرو تمکو مسلمان ہوکے یہ کفر کا کلمہ منہ سے نکالنے کی کیونکر ہمت پڑتی ہو۔ تم خدا کی تابع ہو
خدا تمھارا تابع نہین ہو۔ خدا پر واجب نہین ہو کہ وہ ہر بات مین تمھاری خواہش کے موافق کام
کرے۔ جو تمھاری مرضی ہو اُسکے کرنے پر وہ مجبور ہو جائے۔ نہین۔ بلکہ تم اُسکی مرضی پر چلنے مین
مجبور ہو۔ اگر کسی شخص کو یہ طاقت ہوتی کہ جو چاہتا خدا سے کرا لیتا تو وہ خدا کا بندہ ہوکے کاہیکو
رہتا۔ وہ ایک دوسرا خدا بن جاتا۔ اگر تمکو خدا سے برابری کرنی منظور ہو تو وہ بات ہی نرالی ہو۔ اور
اگر خدا کی لونڈی بنکے جینا منظور ہو۔ تو اُسکی پیدا کی تقدیر سے مت لڑو۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

حق تعالیٰ فرماتا ہی قُل لَّآ اَملِکُ لِنَفسِی ضَرًّا وَّلَا نَفعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ط یعنی کہہ دو اے محمد صلی علیہ وسلم) مین اپنی جان کے لئے نہ ضرر کا اختیار رکھتا ہون نہ نفع کا مگر جو خدا چاہی — تو بھلا اور کسیکی کیا حقیقت ہی۔ تم دیکھتی ہو حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر تا ایندم جو مٹی سے پیدا ہوا وہ اپنی زندگی لے دن پورے کرکے پھر اسی مٹی مین سو رہا۔ موت وہ چیز ہی جسنے کسیکو چھوڑا ہی نہ چھوڑیگی — حق تعالیٰ فرماتا ہی اَینَمَا تَکُونُوا یُدرِککُّمُ المَوتُ وَلَو کُنتُم فِی بُرُوجٍ مُّشَیَّدَۃٍ تم کہین ہو تمکو موت ضرور آئیگی چاہے تم مضبوط برجون مین کیون نہو۔ پھر اگر تمھارے خاوند مر گئے تو تم اتنا فعل کیون مچا رہی ہو۔ کیا تمھارے تڑپنے اور بگڑ بیٹھنے سے خدا ڈر جائیگا نہین ہرگز نہین — تم پاؤن رگڑتے رگڑتے مرجاؤگی خدا کا تو کچھ نقصان نہوگا مگر تم گناہون کا گٹھر لادکے چل بسوگی۔ دنیا مین یون اپنی جوانی اکارت کی وہان چلین تو بھی نافرمانی کا جنجال ساتھ لیے چلین ناسمجھ بہنو تم کہنا مانو اور یہ سمجھو کہ تمھاری اور تمھارے خاوندون کی صحبتین جب تک دنیا مین بدی تھین رہین اور اب انکا خاتمہ ہوچکا۔ وہ تمھارے پاس اتنے ہی دنون کے لیے آئے تھے۔ اب وہ نہین رہے تو صبر کرو اور خدا کو یاد کرو جو تمھارا پیدا کرنے والا اور تمھارا مالک ہی جنکو تم اپنا مالک مجازی کہتی تھین انکا بھی حقیقی مالک ہی۔ نہایت پست ہمتی اور بیعقلی کی بات ہی کہ رو رو کے اور قسمت کو کوس کوس کے اپنی جان ہلکان کر ڈالو جان بوجھ کے رنڈاپے کی قید مین پڑی پھڑپھڑاتی رہو یا بھڑکتے ہوئے الاؤ مین پھاند پڑو اور جل بھن کے خاک کا تودہ بن جاؤ۔ تمھارا یہ فعل کچھ تعریف کے قابل نہین ہی بلکہ اسمین خدا کی عین کفران نعمت اور ناشکری اور نافرمانی ہی۔ اس مرمٹنے سے نہ وہ راضی ہین جنکے لیے تم اپنی جان کھو رہی ہو بلکہ اور انکو اذیت ہوتی ہو گی اور نہ خدا ہی خوش ہی وہ فرماتا ہی وَلَا تُلقُوا بِاَیدِیکُم اِلَی التَّھلُکَۃِ یعنی تم اپنی جانون کو ہلاکی مین مت ڈالو۔ میری بہنو تم رنج وغم کو پال پال کے اپنے جی کا کال نہ بناؤ — نا امیدی و مایوسی کی چھری کے تلے اپنا گلا نہ رکھدو۔ صبر کرو اور خدا کا شکر بجا لاؤ۔ اگر بمصلحت اسنے ایک کو اٹھا لیا ہی تو اپنی سچی مہربانی اور نہایت وسیع فضل وکرم سے دوسرے کے لیے ہدایت کردی ہی۔ تم بھٹکتی نہ پھرو اس سچے ہادی کی ہدایت پر

۵۱ دیکھو گیارھوان پارہ سورۂ یونس کا پانچوان رکوع ۱۲ ۵۲ دیکھو پانچوان پارہ سورۂ نساء کا گیارھوان رکوع ۱۲ منہ ۵۳ دیکھو دوسرا پارہ سورۂ بقر کا چوبیسوان رکوع ۱۲ منہ

چلنے مین اپنی دنیا و دین کی عزت اور بھلائی سمجھو - یقین مانو جو اُسکی راہ سے منہ موڑیگا پھر کہین
اُسکا پتہ نہ چلیگا ہان مگر شیطان کی راہ مین بھٹکتا ہوا ٹھوکرین کھاتا نظر آئیگا اور جسنے خدا کی
صراط مستقیم چھوڑکے شیطان کی پرخطر راہ اختیار کی اُسکا تمھین بتلاؤ کیسا بُرا حال ہوگا - ہم نہین
سیدھی راہ ۱۲
سمجھتے ہین کہ تمھین خدا کی ہدایت پر چلنے سے کیسلیے انکار ہوگیا ہی - کیا اسوجہ سے کہ قرآن مجید سے پھر کے
پوتھی پر ایمان لائی ہو - معاذ اللہ اُسکے عمدہ قانون کو بُرا سمجھ کے تم کب تک دوزخی بنتی رہوگی -
ہمنے مانا کہ جب تم اپنے خاوند کی گاڑھی محبت اُسکا دوستانہ برتاؤ اور اُسکا ہر بات مین تمھاری
خاطرداری کا لحاظ رکھنا یاد کرتی ہو تو تمکو یہ خیال آگھیرتا ہی کہ اب اس قسم کا دوسرا خاوند نہ ملیگا
مگر تمھین اپنے اللہ پر بھروسہ کرنا چاہیے - اللہ کا گھر بڑا ہی - وہ پہلے خاوند سے بھی بہتر تمکو دے سکتا ہی -
حضرت ام سلمہ جب بیوہ ہوگئین تو اُنکے دل مین یہ بات جم[۱] گئی تھی کہ ابوسلمہ سے بڑھ کے اب اُنکو
کوئی خاوند نہ ملیگا پھر بھی وہ اپنے خدا پر شاکر رہین اور امید کا رشتہ نہ توڑا تو ابوسلمہ کے بدلے اُنکو
اللہ نے دونون جہان کے سردار یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا - تمکو اُس حدیث پر عمل کرنا چاہیے جو
پہلے حصے کے نوین باب مین حضرت ام سلمہ کے اخیر ذکر مین تمھاری نظر سے گذری ہوگی ورق اُلٹ کے پھر
دیکھ لو بلکہ اُس جگہ دو حدیثین اور گذری ہین اُنکی بھی پھر سے زیارت کرکے قند مکرر حاصل کرو -
اور ہمنے مانا کہ پہلے سے افضل یا پہلے کا سا بھی نہ ملا تو نہین سے تو بہتر ہوگا - اور یہ تو ہمیشہ سے
ہوتا چلا آیا ہی کہ بسا اوقات دوسرا خاوند پہلے سے بھی اچھا ملتا ہی جسکی ہمارے پاس بہت سی نظیرین
ہین ورنہ پہلے سے کم درجے والے پر ہی قناعت کی جاتی ہی جسکی دو نظیرین تم بھی دیکھ لو - اول یہ کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی ام کلثوم رضہ بنت زہرا رضہ جب حضرت عمر رضہ سے بیوہ ہوگئین تو اگرچہ
اُنکی خواہش تھی کہ کسی دولتمند سے شادی کرین (جیسا کہ ابھی ہم بیان کرینگے) مگر اپنے باپ
حضرت علی رضہ کی فہمایش سے اُنھون نے اپنے چچازاد بھائی عون بن جعفر سے کرلیا - دوسرے یہ کہ
جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری نواسی اُمامہ بنت زینب رضہ بیوہ ہوگئین تو اُنھون نے
اپنے خاوند حضرت علی رضہ کی وصیت کے موافق مغیرہ بن نوفل سے کرلیا (جیسا کہ ہم اوپر بتلا آئے ہین)
تو اب کون کہیگا کہ حضرت عمر رضہ سے عون رضہ اور حضرت علی رضہ سے مغیرہ رضہ افضل تھے - پس اگر تمکو

[۱] جم جانیکے یہ معنی ہین کہ اُنکے دل مین سنگین وسوسہ پیدا ہوگیا تھا ۱۲ منہ -

پہلے کا سا نہ ملے تو خدا کی مرضی پر راضی ہوکے جسطرح کا ملے اُسی سے نکاح کرلو۔ تمھارا رد سیاہ سوگ تو کسی طرح رفع دفع ہو۔ تم اپنی عزت حرمت پر تو بھروسہ کرسکو۔ اگر کسی کو قورمہ پلاؤ نہ ملے تو سوکھی پھیکی جو کچھ ملجائے اُسی کو غنیمت سمجھے نہ یہ کہ شیخی کی ڈینگ مین قورمے پلاؤ کی دُھن مین بھوکون مرجائے یا گھبرا کے سور کھا بیٹھنے کی ٹھان لے۔ اگر کسیکو اطلس و زرزلبفت (جسکو وہ ہمیشہ پہناکرتا تھا) نہین میسر آتا ہی تو کیا اسمین بھی کوئی غیرت ہی کہ وہ گڑھے کے ننگا رہنا قبول کرے مگر موٹا مہین گاڑھا مارکین پہن کے اپنا ستر نہ چھپائے۔

بیشبہہ قابل نکاح مرد کے لیے عورت اور قابل نکاح عورت کے لیے مرد بمنزلہ غذا اور پوشاک کے ہی امام غزالی رحمۃ نے صوفیہ کرام سے نقل کیا ہی کہ ہمکو نکاح کی ایسی ہی احتیاج ہوتی ہی جیسے ہمکو غذا کی حاجت ہوتی ہی۔ غور کرو جب بڑے بڑے بزرگون کا جو ہروقت یادالٰہی مین ڈوبے رہتے تھے یہ حال ہو تو بیچاری عورتین فطرتی جوش سے کیونکر بچ سکتی ہین۔ اور پوشاک ہونے کے نسبت حق تعالی مردون کی طرف خطاب کرکے فرماتا ہی ھُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ یعنی عورتین تمھاری پوشاک ہین اور تم عورتون کی پوشاک ہو۔ ہمارا اور اگر ہم خطا پر نہین ہین تو تمام عقلا کا اتفاق ہی کہ عورتون کو نکاح کرکے اپنا تن بدن چھپانے کی مردون سے بھی زیادہ سخت احتیاج ہی۔ حق تو یہ ہی کہ جوان جہان عورتون کے لیے دو ہی پردے ہین۔ زندگی مین خاوند اور مرنے پر قبر۔ مظلوم بہنو تم یہ نہ خیال کرو کہ جب قبر ہی مین جانا ہی تو نکاح کرکے کیا کرین۔ کوئی عقلمند اسکو نہین پسند کرسکتا کہ قبر مین جانے کی انتظار مین ننگا بیٹھا رہے۔ نہین۔ قبر مین جانے سے پہلے بھی اُسکو تن بدن ڈھانکنے کی ضرورت ہی۔ یہ سچ ہی کہ مرنا ایک دن سب کو ہی مگر اسمین کیا لطف ہی کہ جب تک زندہ رہے بے ستر ہوکے رہے۔ ملتی ہوئی نعمت پر لات مارے اور تلف تلف کے دن کاٹے۔ ان باتون مین تم تھک جاؤگی مگر خدا نہ تھکیگا۔ اور سب باتون سے قطع نظر کیا جائے تو فقط یہی اپنی انمول عزت و آبرو کی حفاظت کرنے کے لیے تمکو نکاح کی سخت حاجت ہی۔ انسان کی طبیعت ہمیشہ ایک ڈھنگ پر نہین رہتی ہی۔ خدانخواستہ شیطان کے کان بھرے کہین آگے پیچھے پانون پڑا تو موتی کی سی آب اُتر جائیگی اور پھر پچتانے سے کچھ نہو سکیگا ؎ | کہ سہل ست لعل بدخشان شکست ٭ شکستہ نہ آید دگر بار بست |

لہ دیکھو دوسرا پارہ سورۂ بقر کا تیئیسوان رکوع ۱۲ منہ۔

کوئی شخص اپنے علم اپنے زہد اور اپنی پرہیز گاری پر ناز نہین کر سکتا بالفرض تمنے سب طرح سے ضبط بھی
کیا تو دل کو کیونکر سمجھا سکتی ہو۔ وہ وحشی تو نکاح بغیر تمھارے اختیار مین نہین آسکتا۔ بڑے بڑے
کاملون نے اقرار کیا ہی کہ بعضے اوقات عین خدا کی عبادت مین اس قسم کے خطرے اُنکے دل پر گزر جاتے
ہین۔ تم دیکھتی ہو اسی کمبخت ظالم رنڈاپے کے سبب تمھاری اجھنی بہنون کی نسبت (گو سیکڑون مین
ایک سہی) کیا سنائی دیتا ہی۔ بس تمھین چاہیے کہ اُنسے عبرت پکڑو ۔۔۔ دھریا کا کہے بہریا کان دھرے "
پھر تم پر خدا کی اس نافرمانی کا بھی الزام رہیگا کہ نکاح نہ کرنے سے اُسکی مخلوق کی بڑھتری مین تمنے
رخنہ ڈالدیا۔ عورتون کو خدا نے اسی لیے بنایا ہی کہ اُنکے پیٹ سے اور دوسرے آدمی پیدا ہون۔
اسی طرح جب تک اُسکو منظور ہی دنیا آباد ہوتی چلی جائے۔ اب تم ہی غور کرو نکاح نہ کرنا بعینہٖ خدا کی
اس قیمتی حکمت کو بگاڑنا ہی۔ اور جو اُسکی حکمت بگاڑنے کا قصد کرے اُسکو کون کہیگا کہ وہ خدا کا
باغی نہین ہی۔ تو تم ہی انصاف کرو نکاح نہ کرنے سے تم خدا کی باغی ٹھیرین کہ نہین۔ افسوس اور
غیرت کی بات ہی کہ جسکی لونڈی ہونے کی تمھین عزت ہی اُسی سے لڑائی لے رہی ہو۔ و نیز تم پر اسبات کا
الزام رہیگا کہ تمنے اپنے پیارے پیغمبرؐ کی امت بڑھانے مین کوتاہی کی۔ اور پہلے حصے کی تیسرے باب مین
دیکھو نکاح بغیر تمھاری حفظ صحت مین کیسی کیسی خرابیان پڑ رہی ہین۔ اگر تمنے اپنا نکاح کر لیا تو تمھاری
تمھاری اور رانڈ بہنون پر بہت بڑا احسان ہوگا اور کیون نہین اُنکی رُندھی راہ کھُل جائیگی۔
اور تمھارا یہ سلوک فقط اُنہی بیواؤن کے ساتھ نہوگا جو رانڈ ہو چکی ہین بلکہ اُن غیر محدود
رانڈون پر بھی ہوگا جو خدا کے انتظام کے موافق قیامت تک ہوتی رہینگی۔ جب تم اپنا نکاح
کرکے رواج قائم کردوگی تو تمھارے پیچھے جو بیوائین تمھاری نکالی کامیابی کی راہ پر چلتی رہینگی
گویا اُنکو تمھی راہ راست پر لائین۔ تو قیامت تک جتنی بیوائین نکاح کرتی جائینگی اُن سب کے
برابر تمکو ثواب ملتا رہیگا کیونکہ حدیث شریف مین ہی اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ اور اگر تم جھوٹے
حیلے بہانون مین اڑادوگی تو پچھلی بیواؤن کا بھی وبال تمھارے سر رہیگا۔ پس تمکو چاہیے کہ اپنی
جان پر اپنی عزت و آبرو پر اپنی دنیا و عاقبت پر اور اپنی دوسری رانڈ بہنون پر رحم کرکے اپنے اپنے نکاح کرلو
اور اس بیہودہ خیال کو اپنے دل مین جگہ نہ دو کہ جب ایک کو منہ دکھا چکے تو اب کسی دوسرے کو
کیا دکھائین۔ یہ محض لغو اور شیطانی وسوسہ ہی۔ شیطان کا دستور یہی ہی وہ رنگے چنگے وسوسے

والا دلا کے گمراہ کر دیتا ہی۔ وہ کچھ ایسے پیال کے پانون کھڑے کر دیتا ہی کہ آدمی دھوکا کھا کے اچھے کو بُرا اور بُرے کو اچھا سمجھنے لگتا ہی۔ اُسکی باتین ظاہر مین انتہا سے زیادہ دلفریب اور لبھانے والی ہوتی ہین مگر حقیقت مین کالی ناگن سے زیادہ زہریلی ہوتی ہین۔

ناگن کہان رہتی ہی۔ ناگن کا ڈسا تو فقط دنیا ہی سے گذر جاتا ہی مگر شیطانی باتونکا ڈسا نہ دنیا کا رہتا ہی نہ دین کا۔ دنیا کا چاہے رہ بھی جائے مگر دین کا نہین رہتا نہین رہتا۔ مختصر لفظون مین یون کہنا چاہیے کہ شیطان کی سکھائی باتین انسان کے دین وایمان کی ایسی ہی دشمن ہین جیسا کہ خود شیطان دشمن ہی۔ میری بہنو تم شیطان کے دھوکے مین نہ آؤ۔ وہ تمکو یون ہی وسوسے دلاتا رہیگا۔

تم غور کرو اور سمجھو۔ جیسے ایک کو مُنہ دکھانا ویسے دو کو۔ آخر مرد یہ بھی ہی اور مرد وہ بھی۔ جو ہڈی چمڑا اسکے ہی وہ اُسکے۔ جو رگ پٹھا اسکے ہی وہ اُسکے۔ شرع اور عقل دونون کے نزدیک یہ معیوب ہی نہ وہ۔ اگر یہی اُلٹی سمجھ ہی تو خدا خیر کرے۔ تمسے زیادہ اس خیال کی مستحق کنواریان ہین جو کچھ دنون بعد کہین وہ بھی نہ انکار کر دین اور کہنے لگین کہ رانڈین تو ایک مرتبہ کسی مرد کا مُنہ دیکھ ہی چکی ہین اب کسی دوسرے کا دیکھینگی تو کیا مضایقہ ہی۔ اور ہمنے آجتک کسیکا مُنہ نہین دیکھا تو ہم نہین چاہتے کہ کوئی مرد ہمارے بدن پر ہاتھ ڈالے۔ چلو بس خاتمہ ہو گیا۔ نہ تمھارا نکاح ہو نہ کنواریون کا۔ دنیا مین آدمی کا نسل ہی نہ رہ جائے۔ ہاے تمھین اتنی بھی سمجھ نہین ہی کہ اگر دوسرے نکاح مین کچھ بھی اُوچھا پن ہوتا تو پیغمبر زادیان دوسرے مرد کا مُنہ کیونکر دیکھتین۔ اور پیغمبر زادیون۔ پیغمبر کی دوسری عزیزون اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دو دو بلکہ ایک نواسی کے چار نکاح کا ہونا ہم پہلے حصے کی نوین باب مین بتا آئے ہین۔ دیکھو ابھی اسی جگہ پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو نواسیون یعنی حضرت اُمامہ رض حضرت ام کلثوم رض کا ذکر آ گیا ہی۔ حضرت اُمامہ رض نے دو نکاح کیے اور دوسرے کے پاس وفات پائی۔ حضرت ام کلثوم رض نے چار نکاح کیے۔ پہلا حضرت عمر رض سے دوسرا عون بن جعفر رض سے تیسرا محمد بن جعفر رض سے اور چوتھا عون رض اور محمد رض کے بڑے بھائی عبد اللہ بن جعفر رض سے۔ اور انہی چوتھے خاوند کے پاس وفات پائی۔

اگر ان پیغمبر زادیون کے سامنے انکے پچھلے خاوند بھی وفات پا جاتے تو کوئی شک نہین ہی کہ وہ اور نکاح کر لیتین۔ اسی طرح اگر ایک دوسرے کے بعد سیکڑون خاوند گذرتے جاتے تو یہ اور نیا نکاح

کر لینے کی عزت حاصل کرتی رہتین - ایک نکاح کے بعد دوسرے نکاح مین ذلت اور کمینہ پن سمجھنا گویا یہ کہنا ہی (اگرچہ اس جگہ پر خوف سے قلم تھرایا جاتا ہو اور پاس ادب سے وہ معنے بیان کرنیکی جو اس بیہودہ خیال سے نکل رہے ہین جرأت نہین پڑتی لیکن نقل کفر کفر نباشد - بضرورت اگر مین عرض کرون تو اللہ مجھے معاف کریگا - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے معذور رکھینگے - اور ناظرین گذر کرینگے اچھا تو اب ڈرتا ہوا عرض کرتا ہون صاف لفظون مین یہ معنی پیدا ہوتے ہین) کہ اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے (نعوذ باللہ) کمینہ پن کیا جو رانڈون کے نکاح کا حکم دیا - رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اور زیادہ کمینہ پن کیا جو رانڈون کا نکاح جلد کر دینے کو فرمایا اور اس سے زیادہ یہ کمینہ پن کیا کہ ایک نہین دس دس بلکہ اور زیادہ رانڈون سے اپنے نکاح کیے پھر اسپر بھی اکتفا نہوئی بلکہ اپنی طلاق پائی ہوئین صاحبزادیون کو حضرت عثمانؓ سے بیاہ دیا پہلے حضرت رقیہؓ کو اور انکی وفات کے بعد حضرت ام کلثوم رضؓ کو - اگرچہ ان صاحبزادیون کو ابھی اپنے پہلے شوہرون سے ملاقات کی نوبت نہین آئی تھی مگر نکاح تو ہوگیا تھا - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب اولاد کمینی ہے کیونکہ وہ حضرت خدیجہ کبریٰؓ سے ہین اور انکا آپ سے تیسرا نکاح تھا - اور پھر جب کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پردادی کے دوسرے نکاح سے ہین تو وہ خود بھی کمینے تھے - استغفر اللہ - نعوذ باللہ من غضب اللہ و غضب رسول اللہؐ - لاحول ولا قوۃ یہ لغو اور بیہودہ خیال کافر کے سوا اور کون کریگا (شرم شرم) یہ تو ایسا لغو اور بیہودہ خیال ہی جسکو ایک ناسمجھ بھولا بچہ بھی فوراً جھٹلا دیگا - مین نہین کہہ سکتا ہون کہ اس خیال کی شرح بیان کرتے وقت میرے دلپر کیسی کیسی برچھیان لگ رہی تھین اور تشریح کر چکنے کے بعد مین کسطرح دم بخود ہو چکا ہوگیا تھا اور حیرت مین تھا کہ خدایا یہ میرے قلم سے کیونکر نکلا - ہاے استغفار پڑھی اعوذ کہی تب کہین جاکے ہوش حواس کچھ ٹھکانے ہوئے ہاے مسلمانون کو کیا ہوگیا وہ رانڈون کے نکاح مین کیون اوچھا پن سمجھ رہے ہین جس سے خواہ مخواہ یہ معنی پیدا ہوتے ہین جنکے بیان کرنے پر مین اسوقت مجبور رہوا - اگر مجکو یہ سخت ضرورت نہ درپیش آتی کہ مین اپنے اسلامی بھائی بہنون کی غلطی انکو بتلادون اور جتلا دون کہ وہ اپنی غفلت اور نادانی کے پردے مین کس قیامت کا غضب ڈھا رہے ہین تو مجھے اس صراحت سے لکھنے کی ہرگز نہ ہمت پڑتی - عموماً ہر وقت اور خاص کرکے اسوقت مین خدا سے دعا کرتا ہون

کہ وہ ہماری قوم کو سمجھ دے - تم سب ملکے کہو آمین -

سنو سنو نہایت صحیح اور نہایت سچا قول سنو - اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جو حکم ہی اُس سے بہتر اور کوئی بات ہو ہی نہین سکتی - اللہ اور اُسکے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اِس سے بہت پاک ہی کہ اُسکے حکم کے پاس کمینہ پن کیا لمینہ پن کی ہوا کا بھی گذر ہو سکی اللہ نے اپنے پیارے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھکے نہ کسی کو شرافت دی ہی نہ دیگا اور تم لوگ کس قطار شمار مین ہو - اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا چھو جاؤ تو تم مین شرافت آجائے - ہمکو تو اگر معلوم ہو جاتا کہ ہمارا مرتبہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کُتے کی برابر ہی تو مارے خوشی کے پھول جاتے اور شادی مرگ ہو جانا بھی کچھ تعجب کی بات نہ تھی ؎

نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعل ام	زانکہ نسبتی نیست بذاتِ تو بنی آدم را

اور یہ بہت مشکل اور سخت پیچیدہ مسئلہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جن و انس اور سارے ملائکہ سے زیادہ شریف بھی مانو اور رانڈون کے نکاح کو شرافت کے خلاف بھی کہے جاؤ -

بار بار گھبرا کے بیساختہ بول اُٹھنے کو جی چاہتا ہی کہ یا تو رانڈون کے نکاح مین عین شرافت سمجھو یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (العیاذ باللہ) شریف نہ مانو مگر اِس دوسری شق کے اختیار کرنے کی کسیکو مجال نہین ہی تو لامحالہ ماننا پڑیگا کہ رانڈون کا نکاح عین شرافت کے موافق ہی (سب ملکے کہو ہان) میری ستمکش بہنو تم اپنی ناسمجھی سے توبہ کرو اور وہ دین دنیا کا برباد کرنے والا خیال "جس سے حضرت اشرف الانبیاء کی شرافت اور تمھارے اسلام مین دھبہ لگے" اپنے دل سے نکال ڈالو اور دیکھو نکاح نہونے سے تمکو کیسے کیسے دونون جہان کے نقصان پہونچ رہے ہین جنکے عرض کرنیکی اسجگہ وسعت نہین ہی - تم اُنکو جن بابون مین وہ ذکر کیے گئے ہین دیکھ سکتی ہو - ہاے یہ عاجزی اور بیکسی تمپر کیسی موسلادھار برس رہی ہی - ہاے اسکے کارن بے بسی کے باب مین تم ضرب المثل ہو رہی ہو - جہان کہین غریبی - محتاجگی - مجبوری - بیچارگی اور دُکھیاپن کا ذکر آجاتا ہی تم کس بیکسی کے لہجے مین تمثیلاً یاد کیجاتی ہو - سچ تو یہ ہی کہ تم ایسا بدنصیب کوئی روے زمین پر ڈھونڈھے نہ ملیگا - دنیا مین کوئی ایسا شخص نہین ہی جسکی مدد اُسکی اُمید نہ کر رہی ہو - بڑے بڑے وقتون مین جہان اور سب لوگ بیمروتی کرکے کنائی کاٹ جاتے ہین اُسکی باوفا اُمید اُسکی رفاقت کرتی ہی - اپنے پرائے دوست آشنا سب تھک کے جواب دیدیتے ہین مگر ایک امید ہی ایسی چیز ہی جو نہایت مستعدی سے اُسکے

دل کو اپنی شفقت کے ہاتھون مین لیے رہتی ہی۔ انسان کیسی ہی سخت سخت مصیبتون مین کیون نہ سسک رہا ہو اُسکے سر پر کیسی ہی قیامت خیز بلا کے طوفان کیون نہ آرہے ہون مگر جب اُسکے دل مین اُسکی پیاری امید کا گذر ہو جاتا ہی تو کچھُ نہ کچھُ ڈھارس ضرور دے جاتی ہی۔ مگر تم ایسی بدقسمت گنہگار ہو کہ تمسے اُمید بھی ناتا توڑ گئی اور نفرت کر رہی ہی یا تم ہی اُس سے خفا ہو گئی ہو اور اُسکو اپنے پاس آنیکا رستہ نہین دیتی ہو۔ کوئی بیچ سمندر مین ڈوب رہا ہو اُسکو بھی بیچ نکلنے کی امید لگی رہتی ہی۔ کوئی پھانسی پر چڑھا دیا گیا ہو اُسکو بھی سزا ے موت کے منسوخ ہو جانیکا آسرا لگا رہتا ہی کسیکا دم چھاتی پر آگیا ہو اُسکو بھی اُسکی خوش کرنیوالی امید سہارا دیتی رہتی ہی۔ غرض جب تک جان مین جان ہی تب تک اُسکی غم غلط کرنے والی اُمید اُسکے ساتھ رہتی ہی مگر تم ایسی حرمان نصیب ہو کہ تمکو وہ بھی نہین خوش کر سکتی ہی۔ تمھارے حق مین اُسکی غیر محدود فیاضیان غایت درجے کی بخالت سے بدلجاتی ہین۔ ہاے تمکو اپنی شادی کی آس کبھی ہوئی نہین سکتی۔ ذرا سوچ بچار کے دیکھو تو سہی اس ودیا دل امید کو تمسے کتنے بھڑکا دیا۔ بیشبہہ بہت تھوڑی چھان بین مین تمھارے نکاح کو بُرا جاننے والی تمھاری تمام قوم پر فرد قرارداد جرم لگا دیا جائیگا اور سب سے زیادہ سنگین جرم کی سزاوار تم ہو گی اور خاص کرکے تمھارے والی وارث ہونگے۔ یہی وجہ ہی کہ ہم ہر ایک فرقے کی خدمت مین ادب کے ساتھ گذارش کرتے آئے ہین اور ہمکو امید ہی کہ وہ جون جون غور فرمائینگے وون وون قبول فرماتے جائینگے۔ مگر جب تم ہی اپنے ہاتھ پاؤن ڈھیلے کیے دیتی ہو تو اور کسیکو کوئی کیا شکایت کرے۔ ہم تسلیم کرتے ہین کہ اگر تمھارے وارث لوگ مستعد ہو جائین تو پھر تمھین بھی کچھُ عذر نہ ہوگا لیکن ہمارا مطلب یہ ہی کہ تم اُنکا انتظار نہ کرو اپنے نفع کی بات مین خود آپ کوشش کرو اور اس نا امیدی کے دفع کرنے پر آمادہ ہو جاؤ پھر ہمارا ذمہ ہی دیکھین تم مقصدوری کے تخت پر کیونکر نہین جا بیٹھتی ہو۔

سوگوار بہن بیٹیو تمھاری کچھُ ایسی درد انگیز تعجب خیز حالت ہی کہ ہم ششدر ہو کے بھوچکے بنکے رہ جاتے ہین۔ اور کچھ سمجھ مین نہین آتا۔ ہم تمھاری افسوس ناک زندگی کے جس پہلو پر نظر ڈالتے ہین ایک نرالے انداز کی اچنبھی مگر حسرت بھری تصویر ہماری نگاہ کے سامنے پھرنے لگتی ہی۔ ہم حیرت مین ہین کہ کس کس حیثیت سے اقرار کرین کہ ہمارے پاس تاریخی واقعات مین ایک بھی ایسی نظیر نہین ہی جسکو تمھاری تباہی سے تشبیہ دے سکین۔ ابھی نا امیدی اور مایوسی مین

تمھاری کوئی نظیر نہ مل سکی اب بیفائدہ ہلاک ہونے مین تم اپنی آپ ہی نظیر بن رہی ہو۔ انسان کو ہمیشہ دو ہی قسم کے فائدے مدنظر رہا کرتے ہین۔ دینی یا دنیوی۔ اور ان دو کے سوا کوئی تیسری قسم کا فائدہ ہی بھی نہین۔ اس بات کے غور کرنے پر نہایت سخت اُلجھن ہوتی ہی اور کسیطرح پتا نہین چلتا کہ تمھارے بھلا رکھنے مین کس قسم کا نفع سوچا گیا ہی۔ اگر دنیاوی فائدے پر نظر ڈالی جائے تو جسکو ذرا بھی سمجھ ہوگی کانون پر ہاتھ رکھیگا اور اس بات کے کہنے مین ایک لمحے کے لیے بھی تامل نہ کریگا کہ فائدہ نہین نقصان ہی اور ایک نہین طرح طرح کے نقصانات ہین۔ اگر دینی فائدہ ڈھونڈھا جائے تو وہ بھی ندارد۔ ہمان آش درکاسہ۔ وہان بھی فائدے کے بدلے غیر محدود قیامت کے نقصانون سے سامنا کرنا پڑتا ہی۔ اور جب کہ یہ بات تسلیم کر لی گئی ہی کہ دین و دنیا دونون مین سے کہین کا فائدہ نہین ہی تو ہم نہین سمجھ سکتے ہین کہ تم پر ظلم کرنے مین وہ تیسری قسم کا کونسا فائدہ ہی اور کہا سے نکل آیا ہی۔ اور اُسکے برداشت کر لینے کے لیے تم کیونکر راضی ہوکے اپنے آپ کو ہلاک کر رہی ہو۔ اگر ہندو نہین کرتے ہین تو صحیح یا غلط طریقے پر وہ سمجھتے ہین کہ انکا مذہب اُنکو نہین اجازت دیتا ہی مگر تمھارا سچا مذہب تو تمکو فیاضی سے اجازت دے رہا ہی۔ بلکہ بڑے تپاک اور بڑے پیار سے رغبت دلا رہا ہی۔ ہائے پھر تمکو کیا ہوا جو دیدہ و دانستہ اپنی جان کھوتی ہو۔ اور اپنے خالق کی نافرمانی الگ لے رہی ہو۔ میری بہنو اگرچہ بہت سی عمدہ عمدہ باتون تک تمھاری سمجھ نہ رسائی کرتی ہو تاہم مین تسلیم کرتا ہون کہ بعض وجوہات سے مجھسے زیادہ تم اپنے دل مین آپ سمجھتی ہوگی کہ تمکو عقد ثانی کی کسقدر شدید ضرورت ہی اور تمھارے دو پر کیا ہو رہا ہی۔ ہائے تم توانگارون پر لوٹ رہی ہو مگر تمھارے عزیز اقارب کچھ ایسے سوئے ہین کہ اُنکے کان پر جون تک نہین رینگتی۔ وہ تمھارے دوست نہین دشمن ہین۔ دوست ہوتے تو تمھارے دین دنیا کے منافع مین جان لڑا دیتے۔ تمکو تمھارے مقصود سے ملا دیتے ؎

دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست	در پریشان حالی و درماندگی

نہ یہ کہ اور اُلٹے تمھاری عداوت اور بدخواہی کا بیڑہ اُٹھالین۔ اگر اُنکی بیویان قضا کر جائین تو جھٹ نکاح کر لین مگر تمھاری فکر اُنکو مطلق نہین ہی۔ تمھاری جان جائے چاہے رہے اُنکے نزدیک دونون برابر ہین۔ تمھارا حق دبوچے بیٹھے ہین دیتے ہوئے اُنکو افسوس آتا ہی۔ ذرا تمھین آنکھ کھول کے دیکھو یہ تمھارے ساتھ دوستی کر رہے ہین یا پکی دشمنی پر کمر کسے ہین۔ تمکو چاہیے کہ اپنے فائدے

کی بات پر غور کرو۔ اور ان دوستوں ہین دشمنون کی رضامندی کا خیال مت کرو اُنکی رضامندی تمھارے لئے سم قاتل اور زہر ہلاہل ہی۔ اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ وہ تمھارے دلی دوست ہین تو اسمین کوئی شک نہین ہی کہ نادان دوست ہین تب بھی اُن سے اور اُن کی سمجھ سے ڈرنا اور بچ کے چلنا لازم ہی۔ کیونکہ نادان دوست سے دانا دشمن بھلا۔ نادان دوست اور دانا دشمن کی

حکایت ایک چور ایک بادشاہ کے ہان چوری کرنے گیا۔ اُس نے دیکھا کہ بادشاہ سو رہا ہی اور ایک ریچھ جسکو بادشاہ نہایت دوست رکھتا تھا نگہبانی پر کھڑا ہوا بادشاہ کی حفاظت کر رہا ہی اتنے مین کچھ چینوٹیان چھت سے بادشاہ کے سینے پر آگرین۔ ریچھ کو غصہ آیا کہ آہین۔ یہ چینوٹیون کے پاؤن اور میرے بادشاہ کا سینہ۔ اُس نے آو دیکھا نہ تاو جھٹ ایک بڑا پتھر لیکر دوڑا کہ چینوٹیون پر دے مارے وہ کچل کے مرجائین چور نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا دو او عقل کے دشمن تو نہین سمجھتا ہی کہ چینوٹیون کے ساتھ تیرے بادشاہ کا بھی کام تمام ہو جائیگا۔" اسمین بادشاہ کی آنکھ کھل گئی۔ پوچھنے لگا یہ کیا ہی۔ چور نے تمام حقیقت کہہ سنائی اور کہا کہ یہ تیرا نمک خوار نادان دوست ہی۔ اس دوستی مین تیری جان لے چکا تھا اور مین تیرا دانا دشمن ہون۔ آیا تھا چوری کرنے مگر سلوک یہ کر چلا کہ تیری جان بچادی (بادشاہ نے ریچھ کو قید خانے بھیجا اور چور کو وزیر بنایا۔

پھر نادان دوست مین ایک اور بڑی خرابی ہی جسکے کاٹے کا منتر مشکل سے چلتا ہی یا چلتا ہی نہین وہ یہ کہ آدمی اُسکو دوست سمجھ کے اُسپر غافل ہو جاتا ہی اور یقین کر لیتا ہی کہ یہ جو کچھ کریگا میری بھلائی کے لیے کریگا اور یہ نہین جانتا کہ دوستی کے پردے مین اپنی نادانی سے وہ بلا ئے ناگہانی نازل کر دیگا جسکا دفعیہ مشکل ہوگا۔ بلکہ اُس بلا کی خبر اُسوقت ہوگی جب وہ سر پر آپڑیگی اور کچھ قابو نہ چل سکیگا میری ناسمجھ بہنو اپنے نادان دوستون کی طرح تم بھی نادان نہ بن جاؤ۔ وہ نہین سمجھتے ہین تو بھلا تم تو سمجھو اور دیکھو دوستی کے بھیس مین وہ تمھارے ساتھ کیسی گاڑھی دشمنی کر رہے ہین۔ اسمین نقصان ہی تو تمھارا ہی۔ انکو کیا۔ وہ تو اپنے چین سے بسر کر رہے ہین "دنہ غم دزدنی غم کالا" مگر تمھاری زندگی تمھاری جوانی تمھاری دنیا اور تمھاری عاقبت مفت مین خراب ہو رہی ہی شاید تمکو تعجب ہوتا ہوگا اور ہی بھی تعجب کی بات کہ تمھارے ہوکے تمھارے ساتھ کچھ نہین کرنا چاہتے تم مرو تو انکی بلا سے اور جیو تو انکی بلا سے۔ تمھارا درد انکے دلون پر کہین نام کو نہین ہی

اگر ہوتا تو تمھارے دونون جہان کی بھلائی کی کیون نہ سوچتے۔ اور مین غیر ہو کے تمھارے ساتھ کیا کر رہا ہون۔ قلم۔ زبان اور دماغ ہر ایک کو تمھارا خادم بنا دیا اگرچہ مجکو ڈر ہی کہ تم مجھے غضب ہی کی نگاہ سے دیکھو گی لیکن اس بات پر خوش ہون کہ اپنی ناسمجھ خستہ جگر قومی بہنون کی سچی خدمت کر رہا ہون۔ چاہے وہ دشمنی پر کیون نہ لیجائین۔ میری بہنو مین تمھاری حسانمندی تمھاری شکرگذاری کا منتظر نہین ہون۔ مین تمھاری دلی ہمدردی مین خالق کی خوشنودی اور اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتا ہون۔ در اصل یہی وجہ ہی جو مجکو میرے پاک ارادے پر ثابت قدم کیے ہوئے ہی اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ افسوس کی بات ہی کہ جو شخص محض قومی ہمدردی سے تمکو تمھارے نفع کی چیز سرگرمی سے بتا رہا ہو تم اُسکو اپنا دشمن سمجھو اور گالیان دو۔ خیر جا ہو جو سمجھو اور جاہو جو کچھ کہو اُسکو اسکا بھی غم نہین ہی اِس سے اور زیادہ دو چند چار چند دہ چند اور جتنا چاہو کہو مگر خدا کے لیے اتنا کرو کہ وہ تمھارے اچھے کو جو بات کہتا ہی مہربانی کرکے دل لگا کے۔ کان دھر کے سُن لو اور غور کرو کہ خدا نے اسمین کیسے کیسے منافع کوٹ کوٹ کے بھر دیے ہین۔ بیشبہہ اسوقت تمھارے دل پر دو طرح کے خیال گذرے ہونگے۔ اول عقد کر لینے کا خیال جو درحقیقت عمدہ خیال ہی۔ دوسرے دنیا کی جھوٹی شرم اور لوگون کے کہنے سننے کا کھٹکا۔ ایسی حالت مین تمھین خدا کی دی عقل سے کام لینے کی ضرورت ہی۔ تم غور کرو کہ نکاح کرنے مین کیسے کیسے قیمتی منافع ہین اور نہ کرنے مین کیسے کیسے زہریلے کانٹے اور بچھو بھرے ہین۔ تم کسی کے کہنے سننے پر نہ دھیان کرو۔ تم یہ دیکھو کہ اللہ اور اللہ کا رسولؐ کس مین خوش ہی اور تمھارا دین و دنیا کا بھلا کس مین ہی۔ یقیناً نکاح مین ہی۔ پس بسم اللہ کر کے عقد کر لو۔ ہم مانتے ہین کہ دنیا مین شرم بڑی عمدہ چیز ہی لیکن زیادہ شرم بھی آدمی کو خراب کرتی ہی اپنی اپنی جگہ پر سب کچھ اچھا ہوتا ہی کوئی چیز ہو جب حد سے آگے بڑھی تو بھلائی کے بدلے بُرائی پیدا کر دیتی ہی مثلاً سخاوت نہایت عمدہ شی ہی جس سے اللہ بھی خوش۔ بندے بھی خوش اور بقول سعدی وہ سب درد کی دوا ہی مگر جب انتہا سے زیادہ بڑھ گئی تو وہ اسراف اور فضول خرچی مین داخل ہی۔ بیجا خرچ کرنیوالے کو[1]

---

[1] پندرھوین پارے سورۂ بنی اسرائیل کے تیسرے رکوع مین حق تعالیٰ فرماتا ہی اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ترجمہ بیشبہہ بیجا خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہین

خدا نے شیطان کا بھائی کہا ہی۔ اسی طرح شرم اُسی وقت تک ثنا و صفت کی مستحق رہیگی جب تک اعتدال کے درجے سے تجاوز نہ کرے اور جب حد سے زیادہ بڑھ گئی تو وہ شرم نہین جھینپنے کا لقب پائیگی۔ بیموقع شرم اور جھیپ کے رہ جانے مین اپنا نقصان الگ ہوتا ہی اور بیوقوفی کا تمغہ جدا ملتا ہی اگر کوئی شخص کسی سوہاگن کو غیرت دلائے اور کہے کہ تم اپنے خاوند کے پاس نہ جاؤ تو وہ کبھی نہین سننے کی اور اگر بھرے مین آکے جھیپ کے رہ گئی تو احمق بننے اور لعنت ملامت پانے کے سوا کوئی اُسکو عقلمند نہ کہیگا۔ جب سوہاگن کو اپنے خاوند کے پاس جانے مین کوئی بیغیرت نہین کہہ سکتا ہی تو پھر تمکو کیا ہوا جو دوسرے عقد مین جھوٹ موٹ کی غیرت کی لے رہی ہو۔ تمھین جو کہیگا وہ تمکو نہین درحقیقت اپنے ہی کو کہیگا۔ یہ تم مین ہندوونکا اثر آگیا ہی جو دوسرے عقد مین جھینپنے لگی ہو۔ ورنہ فی الواقع دوسرے عقد مین عین غیرت اور عین حیا کا برتاؤ ہی۔ البتہ نہ کرنے مین بیغیرتی بیحیائی جو کچھ کہو سزاوار ہی۔ اگر کوئی کنواری اپنے نکاح سے انکار کر جائے اور کہے "میری غیرت نہین تقاضا کرتی ہی کہ مین کسی مرد کو اپنی صورت دکھاؤن تو اُسکو کوئی غیرت دار نہین کہیگا۔ بلکہ اور وہ بیحیائی کے خطاب سے پکاری جائیگی۔ پس تم اپنے نکاح سے انکار کر کے کیونکر غیرت دار بن سکتی ہو۔

اپنی مقدس زیارت گاہون مین دیکھو۔ تاریخی دنیا مین دیکھو اور سب سے بڑھکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کنبے کی بیواؤن کو دیکھو وہ کسطرح آزادی کے ساتھ اپنے نکاح کی بات چیت آپ کر لیا کرتی تھین۔ کیا کسیکے منہ مین دانت ہین جو اُنکو (اَلْعِیَاذُ بِاللہِ) بیغیرت کہہ سکے۔ نہین نہین ہرگز نہین۔ اللہ رسول صلعم کی پاک صاف سیدھی سڑک پر چلنے والے کو کسکی مجال ہی جو شوخ چشم کہہ سکے ہان سنت کے خلاف چلنے والا بیشبہہ گمراہ اور بیغیرت کہے جانیکے قابل ہی لو۔ اگر خدانخواستہ شیطان کے کان بہرے کہین اور کوئی الزام قائم ہوگیا تو تو پھر سات پشت کی ناک ہی کٹ جائیگی۔ میری بہنو تم دنیا کی شرم پر خدا کی شرم مقدم رکھو۔ ابھی شاید یہ لوگ اپنی ناسمجھی سے تمکو کسیقدر اوچھی نگاہ سے دیکھین مگر جب اُنکو سمجھ آجائیگی تو وہ بلکہ سمجھدار اشخاص اب بھی تمھارا ادب اور تعظیم کرینگے۔ تمپر تعریف اور شاباش اور مبارکباد کے پھول برسائے جائینگے۔ بہرحال تم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مین ذلت مت سمجھو۔ سچی بات مین کسیکو مت ڈرو۔ حق واجبی مین مت جھیپو۔ شرع مین شرم مت کرو۔ بناوٹ کو پاس مت آنے دو۔

دل مین کچھ اور ظاہر مین کچھ مت کہو بے جھجک ہو کے صاف صاف اپنے نکاح کے لیے کہدو بلکہ کر لو اسمین تمھارا اللہ خوش اللہ کا رسولؐ خوش اللہ کے فرشتے خوش اور اللہ کے اچھے بندے خوش - تم یہ تدبیر کرو کہ پہلے اپنے وارثون کو پیغام دو - اگر وہ مہربانی کر کے مان لین تو عین مقصود ہی - منہ مانگی مراد ملی - اور اگر نہ مانین - جہالت کرین تو اب الزام اُنکے ذمے ہی - تمھاری کچھ خطا نہین - تم دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت گواہ کر کے جس سے چاہو نکاح کر لو - ہان اسبات کا تمھین ضرور خیال رکھنا چاہیے کہ غیر کفو مین مت کرو - شرع شریف مین ہر سمجھ والی[ل] - جوان عورت کو اپنا نکاح آپ کر لینے کا اختیار ہی -

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہی کہ فرمایا نبی مکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم نے[۲] اَلثَّیِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِیِّهَا وَالْبِکْرُ یَسْتَاذِنُهَا اَبُوْهَا فِیْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا

ترجمہ رانڈ عورت اپنی جان (یعنی اپنے نکاح کے لیے) اپنے ولی سے زیادہ آپ حق دار ہے اور کنواری عورت سے اُسکا باپ اُسکے نکاح کے لیے اجازت طلب کرے اور اُسکا اِذن اُسکا

ل سمجھ والی یعنی دیوانی نہو - جوان یعنی نابالغہ نہو کیونکہ مجنون اور نابالغہ عورت کا نکاح بغیر اُسکے ولی کی اجازت کے درست نہین ہی - واضح ہو کہ فقہا نے اسجگہ پر ایک اور قید آزاد ہونے کی بڑھائی ہے کیونکہ لونڈی کا نکاح بغیر اُسکے مالک کی اجازت کے نہین درست ہی مگر ہمنے اس قید کو اسلیے قلم انداز کر دیا ہے کہ ہمارے زمانے مین لونڈی اور عنقا کی تقریباً ایک صفت ہے - اگر کوئی شخص کسیکے بچے کو یا اپنے ہی بچون کو بیچ ڈالے تو شرع شریف مین وہ لونڈی غلام نہین ہو سکتے ۱۲ **منہ** **۲** دیکھو صحیح مسلم جلد اول کتاب النکاح باب استیذان الثیب فی النکاح بالنطق والبکر بالسکوت ۱۲ **منہ**

چپ[1] ہو رہنا ہی" حضرت عبداللہ بن عباس رضہ سے ابو داؤد کتاب النکاح مین روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَیْسَ لِلْوَلِیِّ مَعَ الثَّیِّبِ اَمْرٌ یعنی بیوہ اپنا نکاح کرلے تو ولی کا کچھ اختیار نہین ہدایہ کتاب النکاح باب فی الاولیاء والاکفاء مین ہی "وینعقد نکاح الحرۃ العاقلۃ البالغۃ برضائہا وان لم یعقد علیہا ولی" ترجمہ آزاد ہوش حواس والی جوان عورت کا نکاح اسکی خوشی سے درست ہی اگرچہ اسکے ولی نے نہ کیا ہو"

---

[1] اگر باپ یا جو ولی قریب ہو وہ کنواری عورت سے اسکے نکاح کے لیے اجازت طلب کرے پس اگر وہ زبان سے کہدے تو بہتر ورنہ اسکا چپ ہو رہنا ہی اجازت ہی۔ اگر کسی اجنبی یا ولی قریب کے ہوتے ہوئے ولی بعید نے مثلاً باپ کی موجودگی مین دادا یا دادا کی موجودگی مین بھائی یا بھائی کی موجودگی مین چچا نے اجازت طلب کی تو اسکا سکوت اجازت نہ سمجھا جائیگا۔ ہان اگر باپ کا یا اور جو ولی قریب ہو اسکا وکیل اجازت چاہے تو اسکا خاموش رہنا اسکی رضامندی پر دلالت کریگا لیکن وکیل کو چاہیے کہ قبل اجازت لینے کے اسپر ظاہر کردے کہ ہمکو (ولی کا نام لیکے) فلان شخص نے تمھارے پاس تمھارے نکاح کی اجازت لینے کے لیے بھیجا ہی یا وکیل کیا ہی۔ تاکہ اسکو یہ شک نہو کہ یہ شخص اسکے ولی کے بغیر کہے آیا ہی۔ اگرچہ نکاح یون بھی ہو جائیگا کہ ولی نکاح کر دینے کے بعد خود جاکے کنواری سے کہدے یا کہلا بھیجے یا کوئی معتبر آدمی اپنی طبیعت سے یعنے یا ولی کے کہے بغیر خبر دیدے اور کنواری چپ ہو رہے مگر سنت یہی ہی کہ ولی نکاح سے پہلے خود آپ جاکے اجازت طلب کرے ورنہ یہ بھی غنیمت ہی کہ کسیکو اپنی طرف سے وکیل کرکے بھیجدے۔ نہ یہ کہ نکاح کے وقت کہین کونے مین سمٹ کے بیٹھ رہے۔ کنواری کا بغیر آواز کے رونا یا ہنس دینا بھی اجازت مین داخل ہی۔ اور بیوہ عورت کا نکاح بغیر اسکی زبان سے بولے نہین ہو سکتا ہی کیونکہ جو شرم کنواری کو ہوتی ہی وہ بیوہ کو نہین رہتی ہی۔ اور اجازت لینے کی ضرورت اسوقت ہی کہ عورت جوان ہو۔ اگر نابالغہ ہو چاہے کنواری ہو چاہے بیوہ اسکے نکاح کے لیے اسکے ولی کا قبول کرلینا کافی ہی۔ جسکو اور زیادہ تحقیقات منظور ہو فقہ کی کتابین دیکھے یا عالمون سے پوچھے ۱۲ منہ

تنویر الابصار متن در المختار کتاب النکاح باب الولی میں ہو نفذ نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضے ولی" **ترجمہ** "آزاد سمجھ والی جوان عورت کا نکاح بغیر اُسکے ولی کی مرضی کے درست ہی"
میری بہنو اگرچہ سابق میں عام دستور تھا کہ جب کوئی جوان عورت بیوہ ہو جاتی تو اُسکے ولی کو فقط اُسکے نکاح ہی کی نہ فکر پیدا ہو جاتی بلکہ اپنی طاقت بھر وہ جلد کر دینے کو اپنا فرض سمجھتا تھا (تمکو یاد ہو گا حضرت عمرؓ اپنی بیٹی حضرت حفصہ رضؓ کا دوسرا نکاح جلد ہی کر دینے کے لیے کسقدر کوشش فرما رہے تھے) تاہم اکثر اوقات خود بیوائیں بھی اپنے نکاح کی گفتگو آپ کر لیا کرتی تھیں۔ زیادہ نہیں ہم صرف پانچ سات نظیروں پر اکتفا کرینگے مگر نظیریں بھی کیسی چوٹی کی نظیریں جنکو نبوت کے خاندان سے تعلق ہی۔ اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہی۔ شروع کتاب سے لیکر اب تک ہمارا یہی قاعدہ رہا ہی کہ غالباً ہم اُن ہی معزز عورتوں کی نظیر لاتے ہیں جنکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یا تو باعتبار نسب کے قرابت قریبہ ہی یا آپ کی زوجۂ مطہرہ اور تمام مسلمانوں کی ماں ہونے کی اُنکو عزت حاصل ہی۔ اور کچھ شبہہ نہیں ہی کہ یہ دونوں قسم کی ستودہ صفات بیویاں تمام عرب اور عجم کی بیویوں کی سرتاج ہیں۔ پس تعظیم کے ساتھ انکا ذکر کرنا گویا کہ مدینے کی تمام پاکباز بیویوں کا ذکر کرنا ہی اور اسیوجہ سے ہمکو اسکی ضرورت نہیں ہی کہ بہت سی نظیریں پیش کرکے حاجت سے زیادہ تمھاری سمع خراشی کریں۔

اچھا اس تمہید کے بعد وہ نظیریں بھی سُن لو جنکا ابھی ہمنے وعدہ کر لیا ہی مگر کان دھر کے سنو اور عمل کرو۔ ام المؤمنین حضرت خدیجہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا نکاح کرنے کی گفتگو خود آپ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونہار آثار دیکھ کے خود ہی درخواست بھی کی تھی۔ زرقانی شرح مواہب۔ جلد اول۔ ذکر ام المؤمنین خدیجہ میں ہی کہ ابن سعد نے واقدی کے طریقے سے نفیسہ بنت منیہ سے روایت کی ہی وہ کہتی ہیں کہ "خدیجہ نہایت ہشیار۔ تیز فہم اور شریف عورت تھیں۔ اسکے علاوہ اُنکو وہ بزرگی اور بھلائی ملی جو اُنکو اللہ نے دی۔ خدیجہ قریش میں نسب کے اعتبار سے عمدہ تھیں اور رتبے کے اعتبار سے سب سے زیادہ جلیل القدر تھیں۔ اور مال کے اعتبار سے سب سے زیادہ دولتمند تھیں۔ اگر اختیار چلتا تو اُنکی تمام قوم کے لوگ اُن سے نکاح کرنے پر حریص تھے۔ اُنھوں نے خدیجہ سے نکاح کرنے کے لیے پیغام بھی بھیجے اور انکی تمنا ہیں

مال بھی بہت خرچ کیا - خدیجہ نے مجکو حیلہ کرکے (یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نہ معلوم ہونے پائے
کہ مین خدیجہ کی بھیجی ہوئی آئی ہون) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا - اور یہ وہ وقت تھا
کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ کے قافلے مین ملک شام سے پلٹ آچکے تھے - مین نے (حاضر ہوکے)
عرض کیا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم اپنی شادی کیلیے نہین کرتے ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم
میرے پاس کیا ہی جو مین شادی کرون -
(یعنی میرے پاس مال تو ہی نہین مین مہر کہانسے دون اور نان نفقہ کہان سے لاؤن)
مین - اگر آپ کو اسکی کفایت کردیجائے اور آپ کا نکاح ایسی عورت سے ٹھرایا جائے
جو صاحب مال بھی ہو اور صاحب جمال بھی - وہ عالی مرتبہ بھی ہو اور کفو بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم -
وہ کون عورت ہی مین - وہ خدیجہ ہین - محمد صلی اللہ علیہ وسلم - اور یہ میرے سلیے کیونکر ہو گا
(یعنی وہ مجسے کاہیکو کرینگی) پس مین چلی گئی اور اس سب بات چیت کی خدیجہ کو خبر دی -
اُنھون نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجا کہ آپ فلان وقت تشریف لائیے "-
ابن اسحاق کے نزدیک ہی کہ حضرت خدیجہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے نکاح کے
لیے اصالۃً عرض کیا اور کہا "ای میرے چچا کے بیٹے مین تیری قرابت اور تیرے اپنی قوم مین
عمدہ ہونے اور تیری امانت داری اور تیری خوش اخلاقی اور تیرے اپنی بات چیت مین سچے
ہونے کے سبب مین تیری طرف (یعنی تجسے عقد کرنے کی) خواہش مند ہوئی ہون" ان دونون
روایتون مین مطابقت یون ہی کہ حضرت خدیجہ رض نے پہلے نفیسہ بنت منیۃ سے کہلا کے آپ کی
مرضی دریافت کی جب اطمینان ہو گیا تو اصالۃً عرض کیا - غرض یہ سب ٹھیک ہو جانے کے بعد
آپ نے جاکر اپنے چچاؤن کو خبر دی تو آپ کے ساتھ حضرت حمزہ رض خدیجہ کے مکان پر آئے اور
نکاح ہوا ابن سعد کے نزدیک ہی کہ حضرت خدیجہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی کہا تھا
کہ آپ جائیے اور اپنے چچا سے کہیے کہ کل وہ میرے پاس جلد آئین - اور جب وے آئے تو خدیجہ نے کہا
"ای ابو طالب تم میرے چچا کے پاس جاؤ اور اُن سے کہو کہ مجکو تمھارے بھائی کے بیٹے سے
بیاہ دین" ان دونون روایتون مین یون تطبیق ہو سکتی ہی کہ پہلے حضرت خدیجہ کے بلانے
کے موافق ابو طالب آئے - ابو طالب اور خدیجہ کے چچا عمرو بن سعد کے درمیان مین پکی پڑھی

ہو گئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت حمزہ بھی تشریف لائے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ابوطالب نے خطبہ پڑھا اور ایجاب کیا حضرت خدیجہ رض کی طرف سے ورقہ بن نوفل نے خطبہ پڑھا اور قبول کیا۔ ابوطالب نے (ورقہ بن نوفل سے مخاطب ہو کے) کہا ہم چاہتے ہین کہ تمھارے ساتھ خدیجہ کے چچا بھی شرکت کرین " تو اُنکے چچا یعنی عمرو بن سعد نے کہا "اے قریش کے گروہ تم مجھپر گواہ رہو کہ مینے خویلد کی بیٹی خدیجہ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیٹے عبداللہ کو بیاہ دیا"۔

اس روایت سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت خدیجہ کا نکاح اُنکے چچا عمرو بن سعد نے کیا تھا شامی نے لکھا ہی "کہ جسکو اکثر علمار سیر نے ذکر کیا وہ یہ ہی کہ خدیجہ کو اُنکے چچا نے بیاہا تھا۔ سہیلی کہتے ہین کہ یہی صحیح ہی" مؤملی نے مبالغہ کر کے کہا ہی "کہ اسپر اتفاق ہی" اور بعضون نے لکھا ہی کہ خدیجہ کا نکاح خدیجہ کے بھائی عمرو بن خویلد نے کیا تھا اور ابن اسحاق نے اس بات پر یقین کیا ہے کہ خدیجہ کے باپ خویلد بن اسد نے کیا تھا اور اسیکو اختیار کیا ہی علامہ قسطلانی نے مواہب مین۔

خیر۔ اُنکا نکاح چچا کی بکڑتی سے ہوا ہو خواہ باپ کی بگڑتی سے مگر اسمین شک نہین کہ انھون نے کیا اپنی ہی رغبت اور اپنی کوشش سے بلکہ جو روایتین باپ کی بگڑتی بتا رہی ہین اور جنکو زرقانی شرح مواہب کی تیسری جلد ذکر ام المومنین خدیجہ مین احمد۔ طبرانی اور بزار سے نقل کر کے کئی روایتون کا ذخیرہ کر دیا ہی جنکو طوالت کے خوف سے ہم افسوس کے ساتھ چھوڑ دینے پر مجبور ہو گئے اُنکے دیکھنے سے ہم عشعش کر جاتے ہین کہ اللہ اکبر۔ حضرت خدیجہ رض کسقدر صاحب فراست عورت تھین۔ اور اُنھون نے کس مستعدی کے ساتھ کس شائستہ تدبیر سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عقد کرنیمین کامیابی حاصل کی میری بہنو تمکو تکلیف تو ہوئی مگر تمپر کھل گیا ہو گا کہ نیک نیت مقدس عورتین کس آزادی کے ساتھ اپنی شادی آپ تجویز کر لیتی تھین نہ اپنے عقد کی بات چیت کر لینے مین جھینپتی تھین نہ بناوٹ کو پاس آنے دیتی تھین۔ دیکھو باوجودیکہ حضرت خدیجہ کے اُنکے پہلے اور دوسرے خاوند سے لڑکے موجود تھے اور وہ چالیس برس کی ہو چکی تھین تاہم اُنھونے کسطرح بے روک ٹوک اپنا تیسرا نکاح آپ کر لیا۔

دوسری نظیر۔ زرقانی شرح مواہب جلد تین ذکر ام المومنین سودہ رض اور ام المومنین عایشہ رض مین احمد طبرانی۔ ابن سعد اور بیہقی سے روایت ہی کہ جب حضرت خدیجہ وفات پا گئین تو آپ کے پاس خولہ بنت حکیم۔ عثمان بن مظعون کی بیوی حاضر ہوئین اور عرض کیا "آپ شادی کیون نہین

کرتے ہین "حضرت صلی اللہ علیہ وسلم" "کس سے" خولہ "چاہیے کنواری سے کیجیے اور چاہیے بیوہ سے کیجیے - کنواری تو جو آپ کے نزدیک خدا کے تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہین اُنکی بیٹی عایشہ بنت ابی بکر ہین - اور بیوہ سودہ ہین زمعہ کی بیٹی جو آپ پر ایمان لائین جنھون نے آپ کی پیروی کی" حضرت صلی اللہ علیہ وسلم "تو تم جاؤ - دونون کو پیغام دو" (اسجگہ ہم حضرت عایشہؓ کا ذکر اسلیے چھوڑ دینگے کہ وہ نابالغہ تھین اور اُنکے نکاح کی گفتگو حضرت ابوبکر نے کی تھی) خولہ (سودہ کے پاس جاکے) "خدا نے تمکو کیا اچھی خیر اور برکت عطا فرمائی" سودہ "کیسی خیر اور برکت" خولہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو تمھارے پاس اپنے نکاح کا پیغام لیکے بھیجا ہی" سودہ "مین خوش ہوئی میرے باپ سے تم جاکے کہو" خولہ (سودہ کے باپ زمعہ کے پاس جاکے) "عبد اللہ کے بیٹے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھاری لڑکی کا پیغام دیا ہی" زمعہ "وہ کفو بزرگ ہین - اچھا سودہ کیا کہتی ہی" خولہ "وہ پسند کرتی ہین" زمعہ "تو تم (محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہدو تشریف لائین" حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے زمعہ نے حضرت سودہ کا نکاح آپ سے کر دیا -

تیسری نظیر - جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ابو سلمہ سے بیوہ ہوگئین اور عدت گذر گئی تو حضرت ابوبکر نے پیغام بھیجا - ام سلمہ نے انکار کیا (انکار کے یہ معنی نہ سمجھ لینا چاہیے کہ نفس نکاح سے انکار کیا - بلکہ حضرت ابوبکر کے ساتھ کرنے سے انکار کیا) حضرت عمر نے پیغام بھیجا اُن سے بھی انکار کیا - پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام بھیجا تو ام سلمہ رضؓ نے کہا "مرحبا ہی ساتھ رسول اللہ علیہ وسلم کے - مجھ مین تین باتین ہین (یعنی ڈرتی ہون مین کہ مجھسے کوئی ایسی بات نہ ظاہر ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مزاج گذرے) اول یہ کہ مین شدید الغیرت ہون (یہ اسلیے کہا کہ حد سے زیادہ غیرت بھی نہین اچھی ہوتی ہی) دوسرے یہ کہ مین لڑکے بالے والی عورت ہون تیسرے یہ کہ میرا یہان کوئی ولی نہین ہی جو بیاہ دے" تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود ام سلمہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اَمَّا مَا ذَکَرْتِ مِنْ غَیْرَتِكِ فَاِنِّی اَرْجُوا اللّٰہَ اَنْ یُّذْہِبَہَا عَنْكِ وَاَمَّا مَا ذَکَرْتِ مِنْ صِبْیَتِكِ فَاِنَّ اللّٰہَ سَیَکْفِیْہِمْ وَاَمَّا مَا ذَکَرْتِ مِنْ اَوْلِیَائِكِ فَلَیْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَوْلِیَائِكِ یَکْرَہُنِیْ ترجمہ جو تو نے اپنی شرم کا ذکر کیا سو مین اللہ سے امید کرتا ہون کہ وہ تجھسے شرم کو دفع کر دیگا - اور جو تو نے اپنے لڑکون کا ذکر کیا ہی سو اللہ اُنکے لیے

کفایت کریگا - اور جو تونے اپنے ولی لوگوں کا ذکر کیا ہی سو تیرا کوئی ولی مجکو برا نہ جانیگا -
علامۂ محمد بن زرقانی شارح مواہب نے نسائی کی روایت سے ایک عذر اور لکھا ہی وہ یہ کہ ام سلمہ نے یہ بھی کہا ما مثلی ینکح انا لا یولد لی ترجمہ ‹‹مجھی عورت سے نہین نکاح کیا جاتا ہی میرے (اب) لڑکے نہین ہوتے ہین›› (یعنی میری عمر اُتر چلی ہی) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس عذر کے جواب مین فرمایا انا اکبر منک یعنی مین تم سے زیادہ بوڑھا ہون - پس ام سلمہ نے اپنے بیٹے سے کہا ‹‹اپنی مان کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کردے›› چنانچہ اُنکے بیٹے نے اُنکا نکاح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کردیا - دیکھو مواہب اور زرقانی جلد تین ذکر ام سلمہ رضہ -
سو گوا - بہنو غور کی نگاہ سے دیکھو اور انصاف کرو حضرت اُم سلمہ کسقدر شرمیلی عورت تھین جسکو وہ خود تسلیم کرچکی ہین تب بھی اُنھون نے کسطرح اپنے نکاح کے لیے آپ بے جھجک بات چیت کی اور گو وہ بال بچے والی عورت تھین اُنکا کوئی ولی[۱] بھی موجود نہ تھا تاہم اُنکو اُنکے مبارک نکاح سے روکنے والی کوئی چیز نہو سکی -
چوتھی نظیر - حضرت ام حبیبہ اپنے خاوند عبید اللہ بن جحش کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کر گئی تھین عبید اللہ بن جحش وہان مرتد ہوکے مرگیا - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن امیہ ضمیری کو نجاشی (بادشاہ حبش) کے پاس بھیجا کہ وہ ام حبیبہ کا نکاح آپ سے کردے - نجاشی نے اپنی لونڈی ابرہہ کی زبانی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ام حبیبہ کے پاس کہلا بھیجا اور یہ خواہش کی کہ وہ کسی کو اپنا نکاح کرنے کے لیے وکیل کردین - ام حبیبہ رضہ نے اِس خوشی مین ابرہہ کو دو کنگن اور کچھ چاندی کی انگوٹھیان انعام دین اور اپنا عقد کرنے کے لیے خالد بن سعید کو وکیل کیا - نجاشی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور خالد بن سعید نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے ایجاب اور قبول کیا[۲] -
پانچوین نظیر - زرقانی شرح مواہب جلد تین ذکر زینب ام المساکین والمؤمنین مین ہی کہ

---

[۱] اگرچہ ام سلمہ کے دو بیٹے موجود تھے بلکہ ایک بیٹے نے انکا نکاح بھی پڑھا تھا لیکن دونون نابالغ تھے - ولی ہونے کی صلاحیت کسی کو نہ تھی ۱۲ منہ [۲] دیکھو مواہب ذکر ام حبیبہ ام المؤمنین ۱۲ منہ -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے اپنا نکاح کرنے کو کہا۔ اُنھون نے خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نکاح کا اختیار دیدیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو بیاہ لیا۔

چھٹی نظیر۔ جب حضرت میمونہ کو اُن سے نکاح کرنیکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام دیا اُنھون نے حضرت عباس رض (اپنے بہنوئی) کو اپنے نکاح کا اختیار دیا۔ حضرت عباسؓ نے اُنکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیاہ دیا[ف]۔

(ہندوستان کی بدقسمت سوگوارو ابھی تمپر وہ مبارک زمانہ نہین آیا ہو کہ تمھاری یا تمھارے وارثون کی مرضی پائے بغیر کسیکو پیغام بھیجنے کی ہمت پڑسکے۔ سردست تمکو اپنی رضامندی کی خوشبو پھیلانے کی آپ ضرورت ہی) اب مین صرف وہ مکالمہ عرض کرنے پر بس کرونگا جو حضرت علی رض اور حضرت ام کلثوم باپ بٹیی مین ہوا ہی۔ جس سے تم خود نتیجہ نکال سکوگی کہ انسان کو لائق ہی کہ اپنے دل کی بات صاف صاف کہے نہ یہ کہ بیہودہ بناوٹ اور لغو شرم کے ہاتھون بک جائے۔ اس دلچسپ حکایت سے تمکو یہ بھی معلوم ہوسکیگا کہ جوان بیوہ کو اسکے نکاح کے لیے خدا نے کس آزادی سے اختیار دیا ہی۔

اچھا وہ مکالمہ جسکو ساتوین نظیر یا خاتم النظائر کہنا چاہیے زرقانی شرح مواہب جلد تین حضرت بی بی کی صاحبزادی ام کلثوم رض کے بیان مین دولابی کی روایت سے حسن بن حسن بن علی سے یون مروی ہی لما تايمت دخل عليها اخواها فقالا لها ان اردت ان تصيبي بنفسك مالا عظيما لتصيبنه فدخل علی فحمد الله واثنى عليه وقال اى بنية ان الله قد جعل امرك بيدك فان احببت ان تجعليه بيدى فقالت يا ابت انى امرأة ارغب فيما ترغب فيه النساء واحب ان اصيب من الدنيا فقال هذا من عمل هذين ثم قام يقول والله لا اكلم واحدا منهما او تفعلين ففعلت فزوجها بعون بن جعفر۔ **ترجمہ** جب ام کلثوم بیوہ ہوگئین تو اُنکے پاس اُنکے دونون بھائی (یعنی حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسین) تشریف لائے اور فرمایا

ف دیکھو مواہب اور زرقانی جلد تین ذکر میمونہ ام المؤمنین۔ اور سنن نسائی کتاب النکاح ۱۲ منہ

ف یہ ام کلثوم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی ہین ۱۲ منہ

"اگر تو چاہے کہ تیرے نفس کو بہت مال ملے تو تجھے مل سکتا ہی" (یعنی اگر تجھکو کسی مالدار سے شادی کرنے کی خواہش ہو تو بڑے بڑے مالدار تمسے عقد کرنے مین اپنا فخر سمجھینگے) پس حضرت علی تشریف لائے۔ اللہ کی تعریف کی اور ثنا کہی اور فرمایا "ای میری چھوٹی بیٹی اللہ نے تیرے نکاح کا اختیار تجکو دیا ہی (یعنی تو جس سے چاہے اپنا نکاح کرے) اگر تیری خوشی مین آئے تو وہ اختیار مجکو دیدے" (یعنی مین جس سے چاہون تیرا نکاح کردون) ام کلثوم رض نے عرض کیا "ای میرے باپ مین عورت ہون۔ مجھے اُس چیز مین رغبت ہی جسمین عورتون کو رغبت ہوا کرتی ہی اور مین چاہتی ہون کہ مجھے کچھ دنیا ملے"۔ حضرت علی رض نے فرمایا "یہ ان دونون (یعنی حسنین) کا کام ہی" (یعنی یہ انھی کی سکھائی بات ہی) پھر حضرت علی یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے "قسم ہی خدا کی مین ان دونون مین کسی سے بات نہ کرونگا یا تو تو مجھے اختیار دے دے" پس ام کلثوم نے اختیار دیدیا حضرت علی رض نے عون بن جعفر سے انکو بیاہ دیا۔

جسطرح حضرت ام کلثوم رض نے اپنا نکاح اپنے باپ حضرت علی رض کی مرضی کے موافق کیا اسیطرح ہم تمکو بھی یہی صلاح دینگے کہ اپنے باپ چچا کی خوشی سے کرو مگر افسوس تو یہ ہی کہ وہ تمکو نفس شادی ہی کی اجازت نہ دینگے۔ تمھاری دنیا کا آباد ہونا انکو بھاتا ہی نہین۔ خدا جانے تمنے کیا خطا کی ہی جو وہ ہاتھ پاؤن دھو کے تمھارے پیچھے پڑگئے ہین۔ تم اُنکے ہاتھ جوڑو منتین کرو اور بن کیے کی خطا معاف کراؤ۔ خوشامد درامد جسطرح سے ہوسکے اُنکو راضی کرو۔ یہ تمکو کیا ہوگیا جو دم سادھے چپکی بیٹھی ہو۔ اپنے حق کے لیے اپنے وارثون سے کیون نہین جھگڑتی ہو۔ جب اپنا حق لینے پر تم آجاؤگی تو ہم نہین کہہ سکتے ہین کہ وہ کیونکر نہ دینگے دینگے اور ضرور دینگے پر تم ہمت بھی تو کرو۔ اول تو ہمکو بھی اُمید ہی کہ اگر انکو ہدایت ہوگئی اور خدا کرے ہوجائے تو تمھین کچھ بولنا بھی نہ پڑیگا۔ وہ تمکو تمھارے بغیر کہے کامیابی کی منزل مین پہونچا دینگے اور نہین تو جون ہین تمھاری زبان سے نکلا اور انکو آہٹ ملی دوہین وہ تمھاری شادی کی فکر کردینگے۔ اب کیا ایسے گئے گذرے ہوجائینگے کہ تمھاری زبان بھی کھلنے پر انکو غیرت نہ آئیگی۔ اگر وہ ایسی غفلت کی نیند سوئے ہون کہ کسیطرح منکنے کا نام ہی نہ لین تو پھر لاچار ہو کے ہم نہایت افسوس کے ساتھ وہی صلاح دینے پر

مجبور ہونگے جو پہلے عرض کر آئے ہین یعنی دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت کو گواہ کرکے اپنے کفو مین جس سے چاہو تم اپنا نکاح آپ کر لو۔ اگرچہ یہ بھی ڈر لگا ہوا ہی کہ زبانی لعن طعن کے سوا شاید تمکو جسمانی اذیت بھی پونہچائی جائے مگر اللہ کی خوشنودی کے لیے تم یہ بھی برداشت کر لو۔ تم اپنے وارثون کو اُسکے دل کے جلے پھپھولے پھوڑنے دو اور اپنے دل کو جلی کٹی کی بھرمارون سے چھلنی ہونے دو بلکہ اپنے نازک جسم کو ظاہری تکلیفون سے بھی اگر اتفاق پڑ جائے خستہ ہونے دو۔ ع بر سر فرزند آدم ہر چہ آید بگذرد۔ مگر دیکھو خدا کے لیے ہمت کا بازو نہ ٹوٹنے پائے۔ اگر چند روز کی تکلیف اُٹھالو گی اور نادانون کی نظر مین بُری بن لو گی تو ہمیشہ کے لیے سُکھ اور چین مین رہو گی اور اللہ میان کے ہان سو سو شہیدون کے برابر ثواب پاؤ گی اور کیون نہین جو شخص پُرفساد زمانہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتا ہی اُسکو سو شہید کے برابر ثواب ملتا ہی نہ کہ ایسی عمدہ سنت پر عمل کرنا جسکے بغیر جان کا نقصان ایمان کا نقصان۔ اللہ کی مخلوق کا نقصان۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا نقصان اور مسلمانون کی تمام قوم کا نقصان ہو رہا ہی۔ اگرچہ رانڈون کا نکاح کبھی اور کسی وقت ثواب سے خالی نہین ہی مگر ہمارے ایسے زمانے مین تو اُنکا نکاح کرنا یا اُنکے نکاح کے لیے جھگڑنا ایک اعلی درجے کی جہاد ہی۔

میری بہنو اگر تم جہاد کرکے اس مہم کو فتح کر جاؤ گی اور اِس جہالت بھرے رسم و رواج کے قلعے کو توڑ جاؤ گی تو اس قیمتی اور نمایان فتح کا ثمرہ کچھ تم ہی پر نہ محدود رہیگا بلکہ تمھارے پیچھے آنے والی بیواؤن کو یعنی جو عورتین تمھارے بعد قیامت تک بیوہ ہوتی رہینگی اُنکو بھی امن و امان نصیب رہیگا۔ وہ تمکو نہایت احسانمندی کے دل سے یاد کرتین اور دعائین دیتی رہینگی جسکا ثواب یقیناً تمھاری اچھی روح کو برابر پونہچتا رہیگا اور یون تو تمھاری دنیا کی طرح تمھارا دین بھی (جیسا کہ ہم اکثر مقامات مین سوجھاتے آئے ہین) برباد ہو رہا ہی۔ کم سے کم یہ کہ نکاح بغیر تم اپنے دلون کو ڈانوان ڈول ہونے سے نہین بچا سکتی ہو۔ اور جب دل ہی قابو مین نہ رہے تو تم ہی غور کرو اپنے پیدا کرنے والے کی بندگی کیونکر پوری پڑ سکتی ہی۔

میری اچھی بہنو۔ تم دودھون نہاؤ پوتون پھلو۔ خدا کرے دونون جہان مین خوشی اور کامیابی

تمھارے سامنے ہاتھ باندھے کھڑی رہے - مین تمسے اپنی بھلی یا بری خدمت کا عوض نہین چاہتا ہون ہان اگر مجھ غریب پر تمکو کچھ رحم آجائے تو اتنا سلوک کر چلو کہ میری اچھی نصیحت مان لو - تمھاری برکت سے مین اپنی قوم کے اچھے دن ان آنکھون دیکھ لون اور جب خدا کے سامنے جاؤن تو اپنے غیر محدود گناہون کی آمرزش کا یہ وسیلہ ساتھ لے چلون - میری نیک دل بہنو - دیکھو اب دیر نکرو آیا وقت ہاتھ سے جانے نہ دو - جھٹ پٹ اپنے نکاح کر لو - کہ در تاخیر آفتہاست بسیار طالب راز یان وارد

پانچوان باب رانڈون کا نکاح رواج پانیکی عمدہ اور نہایت عمدہ تدبیر کے بیان مین

پیارے بھائیو ذرا غور کرو جنت ملنے دوزخ سے بچنے نکاح بیوگان کے رواج پانیکی کیا صورت ہو - صورت کیا ہی جنکے اختیار مین ہی وہ بن پوچھے جانچے بیدھڑک بیاہ دین اور جو صاحب اختیار نہین ہین اختیار والون کو بلکہ خود رانڈون کو بھی سمجھا بوجھا کے راہ راست پر لائین ایک کام اور کرین جس سے امید کامل ہی کہ (انشاء اللہ) بہت جلد آسانی کے ساتھ کامیاب ہو جائین یعنی شہرون مین قصبون مین اور جہان کہین ممکن ہو دیہات مین بھی انجمنین قائم کی جائین اور ہر انجمن کے لئے کثرت رائے سے صدر انجمن - نائب صدر انجمن - منصرم اور نائب منصرم انتخاب ہون صدر انجمن سے لیکر ممبرون تک ایک کاغذ پر دستخط کرین جسکی پیشانی پر معاہدے کے طور پر لکھا ہو کہ ہم دل وجان سے رانڈون کے نکاح مین کوشش کرینگے اور رغبت دلاینگے - رانڈ اور رانڈون کا نکاح کر دینے والون ونیز رانڈون سے نکاح کرنیوالون کی ثنا وصفت کرینگے اور مذمت نہ کرینگے اور رانڈون کی اولاد سے انکی بھلی اولاد کی طرح بے تکلف شادی بیاہ کرتے رہینگے - اگر کسی جوان بیوہ پر ولایت ہمکو ہوگی تو بلا تامل اسکو بیاہ دینگے - اسکے بعد اور تمام خلایق سے دستخط کرانیکی کوشش کی جائے - اس کارروائی مین یہ فائدہ ہی کہ جھوٹی شرم اور یہ بیہودہ کا جھینپنا جو عالمگیر ہو رہا ہی دلون سے جاتا رہیگا - اور اگر دستخط کرانے کا اہتمام نہ بھی کیا جاوے تو صرف ذکر مذاکرے ہی کے چرچے مین آہستہ آہستہ اثر پڑتا رہیگا یہ بناوٹ کی حیا اور یہ بیہودہ غیرت ہی نہ فقط کافور ہو جائیگی بلکہ ہمت پڑیگی حوصلے بڑھینگے اور خاص کر کے اسوقت مین جب کہ انجمن کیطرف سے برانگیختہ کرنیوالی کارروائیان ہوتی رہین مثلاً بیواؤن کے عقد کر دینیوالے حضرات کا تقریری یا تحریری یا دونون طرح کا شکریہ ادا کیا جایا کرے اور جو صاحب کرین

اُنکو ہمآہنگی کے ساتھ تقریری یا تحریری یا دونون طریقون مین تاکید کیجایا کرے کچھ رغبت آمیز اور غیرت انگیز مضامین سے کام لیاجائے۔ انجمن کبھی کبھی نشست اور نشست مین اپنے سچے جان نثارون کی زبان سے خطبے تو سناتی ہی رہیگی مصلحت وقت کے موافق اُسکو قانون بنانیکی بھی ضرورت ہوگی۔ حضرات انجمن وہ بیش بہا قیمتی چیز ہی جسکا نتیجہ خاطرخواہ نکلنے کی ہمیشہ اُمید ہوا کرتی ہی۔ تجربے نے خوب ثابت کرکے دکھادیا ہی کہ بڑے بڑے مشکل مسئلے جو محال عادی اور ادراک ہونے سمجھے جاتے ہین انجمن کی برکت سے نہایت آسانی کے ساتھ چٹکی بجاتے حل ہوجاتے ہین اور بڑی بڑی سخت پیچیدہ گتھیان دم کے دم مین سلجھ جاتی ہین اور بہت سے عجیب وغریب دلچسپ اُمور نمایان ہوا کرتے ہین۔ سچ ہی یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ (اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہی) ع دو دل یک شود بشکند کوہ را۔ حضرات۔ انجمن ہماری اگلی سنت ہی۔ قرآن سے ثابت ہی۔ حدیث سے ثابت ہی خلفاء راشدین سے ثابت ہی۔ قولاً اور فعلاً منقول ہی۔ اگر طوالت کا خوف سدراہ نہوتا تو ممکن تھا کہ مین ہر ایک کی سند تفصیل کے ساتھ بتادیتا۔ تاہم میرا قلم ایسا بیمروت بھی نہین ہی جو اگر زیادہ نہین توکسیقدر بتائے اور انجان بھائیون کی تشفی کردیئے بغیر رک سکے۔ لیجئے مین بہت اختصار کے ساتھ عرض کئے دیتا ہون۔

گو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صلاح ومشورے کی ضرورت نہ تھی۔ آپ پر وحی نازل ہوتی تھی پھر بھی آپ صحابۂ کرام سے اکثر مشورہ کیا کرتے تھے۔ یہ کیون۔ امت کی تعلیم اور صحابہ کی طیب خاطر کے واسطے اور آپ کے بعد صحابہ کرام بھی جب ضرورت ہوتی مشورہ بغیر کام نکرتے سب جمع ہوکے صلاح کرلیتے تب آگے قدم دھرتے۔ افسوس ہمنے اس بے بہا انمول پونجی کی قدر نکی جو ہر حال مین قابل قدر تھی اور اُسکی حفاظت نکی جو ہر آن مین قابل حفاظت تھی۔ اسکا حق اُس قوم نے پورا کیا جسنے ہمسے لیا اور ہماری شاگردی کا دم بھرا۔ اسیکی بدولت اب اُسکو ہم فاتح اور حکمران دیکھتے ہین۔ اسیکی بدولت وہ لوگ مہذب کہلائے اسیکی بدولت اپنی قوم کے مصلح بنے۔ اسیکی بدولت چندین ہزار فتوحات فتح کئے اسیکی بدولت یورپ اور ایشیا مین بڑے اطمینان اور استقامت کے ساتھ حکومت کررہے ہین اور اپنے فرائض منصبی مین ایک لحظہ بھی غفلت نہین کرتے۔ نوبت باینجا رسید کہ اب اپنے آپ کو اُستاد کہتی ہوی

ہمکو شرم آتی ہے۔ قصہ مختصر انجمن ایک قدرتی آلہ ہے جو ہر جگہہ کام دینے کو مستعد ہے۔ مسلمانون اللہ پر بھروسہ کر کے بسم اللہ کرو اور انجمنین قایم کرو پھر قدرت خدا کا تماشہ دیکھو۔ خدا نے چاہا تمھارا مطلب برآئیگا اور تمکو حق تعالی جزائے خیر عنایت فرمائیگا وہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ اللہ اچھا کام کرنے والونکے اجر کو رائگان نہین کرتا ہے۔ صاحبو ہمت نہ ہار بیٹھو۔ جو ہمت ہار اٹھکے ہاتھ پانون پھول گئے اور وہ واقعی کچھ نہ کرسکا اور جسکی ہمت بلند ہے اُسنے بہت کچھ کرکے دکھادیا اُسنے وہ کیا جسکی کہین خواب وخیال مین بھی امید نہ تھی۔ اپنے رب سے لولگاؤ اور کام کرو اَلسَّعْيُ مِنِّيْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰهِ۔ ہمت مردان مدد خدا۔ ع

بہر کاریکہ ہمت بستہ گردد	اگر خارے بود گلدستہ گردد

چوتھے پارے سورۂ آل عمران کے سترھوین رکوع مین حق تعالی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے۔ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ **ترجمہ** جب تو ارادہ کر (یعنی کسی کام کا) اللہ پر بھروسہ رکھ۔ اللہ بھروسہ رکھنے والون کو دوست رکھتا ہے۔ ہان اتنی مہربانی اور کرو کہ بھروسہ ٹھیک رکھو اور اپنا کام کرتے رہو۔ اُکتا نہ جاؤ۔ چھوڑ نہ بیٹھو کہ کیا کرایا سب خاک مین ملجائے۔ اللہ مسبب الاسباب ہے وہ کسی نہ کسی طرح سے تمھاری محنت ضرور وصول کردیگا۔ تم اپنی دھن مین پکے نکلوگے تو خدا یقیناً تمھاری مدد فرمائیگا۔

بہرحال اُسکی رحمت کاملہ سے امید رکھو تیرھوین پارے سورے یوسف کے دسوین رکوع مین ہے وَلَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝۔ **ترجمہ** تملوگ اللہ کی رحمت سے نا امید مت ہو۔ اللہ کی رحمت سے کافرون کی قوم کے سوا اور کوئی نہین نا اُمید ہوتا ہے۔ پچیسوین پارے سورۂ شورے کے تیسرے رکوع مین ہے وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ **ترجمہ** اور اللہ اُسوقت مینہ اُتارتا ہے جب کہ لوگ نا اُمید ہو چکتے ہین اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے

ف ایسا ہی یہان بھی صدہا برس کی ناکامی مین اگرچہ اُمیدین منقطع ہو رہی ہون لیکن خداوند عالم خلاف توقع اپنی وسیع رحمت نازل فرماتا ہے۔

اللہ کی رحمت اور اُسکی قدرت پر جو لوگ ایمان درست رکھتے ہین وہ کبھی نہین

اور ہرگز نہین ناامید ہوے کے۔ ہمنے مانا کہ ناامیدی کی آگ ہر چار طرف بھڑک رہی ہے۔ لیکن جب کہ ہمارا پروردگار باران رحمت برسانے کو موجود ہی تو اس آگ کی ان شعلون سے زیادہ وقعت نہین ہی جو آدھی رات کے وقت جنگل مین مشتعل ہوتے دکھائی دیتے ہین اور خود بخود نظر سے غائب ہو جاتے ہین۔

ہان مگر تم اپنی تدبیر سے نہ چوکو۔ اپنی والی کرتے جاؤ پھر دیکھو پردۂ غیب سے کیا ظہور مین آتا ہی اور غیبی مدد تمھین کیونکر پہونچتی ہی۔ پیارے مسلمانو دیکھو مین پھر کہتا ہون تم مستقل ہو کے انجمن قائم کر دو۔ کوششین ہر قسم کی کرتے رہے مگر انجمن سے دلتنگ مت ہو۔ یہ تمھارے گاڑھے وقت مین تمکو بہت کچھ مدد پہنچائیگی۔ اگرچہ منزل مقصود تک پہونچتے پہونچتے تمکو بہت کچھ صنعطے اٹھانے پڑین اور کبھی ضعف کبھی قومی سرد مہری کے شبخون ہل چل ڈال دیتے رہین لیکن تم اسکی کچھ پروا نہ کرو اپنے دلون کو قوی رکھو انجام اچھا ہوگا۔

اسی انجمن کی بدولت تم اپنے آپ کو کامیابی کے تخت پر جلوس کرتے ہوئے پاؤ گے۔

لائق یہ ہی کہ ہر بڑے بڑے شہر مین ایک بڑی انجمن ہو اور قصبات و دیہات مین اسکی شاخین ہون۔ اور کیا لطف کی بات ہوگی اگر تمام ہندوستان کے ہمدرد قوم مل ملا کے ہر سال مختلف شہرون مین سالانہ جلسے کرتے رہین۔ (اور اسوقت مین اصل انجمن اور انجمن اعظم کا خطاب پانے کی مستحق یہی ہوگی۔ بڑے بڑے شہرون کی انجمنین بھی اسکی فروعات اور امدادی انجمنیں سمجھی جائینگی۔)

ہندوستان کی تمام اسلامی انجمنون کی خدمت مین ہم نہایت ادب سے گذارش کرتے ہین کہ وہ اپنے فرائض مین ایسا ہی سرگرم رہین جیسا کہ ہین لیکن کچھ تو بیکس بیواؤن کے حال پر بھی رحم فرمائین۔

جسطرح بیوائین واجب الرحم ہین ایسا ہی بیواؤن کی انجمن بھی واجب الرحم ہوگی۔ ظاہر مین تو یہ ہمدردی فقط بیواؤن کی ذات سے متعلق ہوگی لیکن درحقیقت مسلمانونکی ساری قوم سے ہوگی بلکہ اسلام اور شارع اسلام (یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) سے بھی کیا یہ ہماری شرمناک حالت رونے کے قابل نہین ہی کہ ہندو لوگ جیسے اس وحشی رسم کو

لے کے ہم خراب ہوئے ہین وہ تو کمیٹیون پر کمیٹیان کر رہے ہین مدراس ہین تو بہت بڑی کمیٹی ہی مدراس کے سوا اور بھی جابجا بیسیون کمیٹیان قائم ہین اور کامیاب بھی ہوتی جاتی ہین اور ہم مسلمان ہوکے سستی اور بے پروائی ہائے سستی اور بے پروائی کیسی رخنہ اندازی اور نیش زنی ہین اپنا فخر سمجھین ہندوون کی حالت قابل رحم ہی اُنکو اُنکے ارادے ہین مذہبی بحث سدراہ ہو رہی ہی اور تمکو تو اے مسلمانو تمھارا مقدس مذہب مدد دے رہا ہی اور اچھی طرح سے مدد دے رہا ہی۔ یہی وجہ ہی کہ کوشش اور جان فشانی زیادہ اور بہت زیادہ اگرچہ ہندوون نے کی ہی لیکن کامیابی جو مسلمانون کو ہوئی ہندوون کو اب تک تو نہین ہوئی (گو فی الجملہ ہوئی اُنکو بھی۔ اور کیون نہو خدا کسی کی محنت کو رائگان نہین فرماتا ہی۔)—

بہت مقامات ہین جہان مسلمانون کی متوسط درجے کی مستعدی سے عام رواج ہو گیا اور شاید کوئی ایسا منحوس ضلع ہو جسمین اکّا دُکّا رانڈون کا عقد بغیر کسی انجمن اور بغیر کسی بڑی کوشش کے نہو گیا ہو تو کیا حال ہوگا اُسوقت جبکہ انجمنین قائم ہونگی اور ہر چار طرف سے اہل اسلام کوشش کر رہے ہونگے۔ اُسوقت کنواریون کی طرح رانڈون کے عقد بھی عام طور پر ہونے لگینگے اور سوگوارین بلا خدشہ سوہاگنین بنینگی—

ہمارے نزدیک سب انجمنون کو ملکے ایک مرتبہ یہ بھی مسئلہ حل کر لینا چاہیے کہ عام طور پر کس عمر والی بیوہ کا نکاح ضروری سمجھا جائیگا اگرچہ اُسکے لیے کوئی خاص عمر قائم کرنا مشکل ہی۔

ہر ملک اور ہر اقلیم بلکہ ہر شخص کے قویٰ جدے جدے ہوتے ہین۔ یورپ جیسے سرد ملکون مین عورتین بہت زیادہ عمر تک شادیان کیا کرتی ہین۔ ابھی سینٹ اینڈروز فلم مین ۲۷- جولائی ۱۸۸۹ء کو ڈچز ٹرڈ ونے جو لارڈ ڈ سنر کی بیٹی ڈیوک منتروز کی بیوہ اور اُسکے بیٹے ڈیوک منتروز کی مان اور لارڈ گرانول کی ساس ہین

ستر برس کی عمر مین اپنی تیسری شادی ایک چوبیس برس کے لڑکے مسٹر مارکس ہنری ملر سے کی- اگرچہ یہ شادی حیرت کی نگاہ سے دیکھی گئی لیکن نہ اسوجہ سے کہ ہفتاد سالہ عورت نے شادی کی بلکہ اسوجہ سے کہ چوبیس برس کے لڑکے سے کی جو اپنے سوتیلے بیٹے ڈیوک منتروز سے بارہ برس چھوٹا ہی اور جسکا باپ پانچ برس دُلہن سے چھوٹا ہی-

احمد بن سلیمان عرف ابن کمال پاشا کی تصنیف رجوع الشیخ الی صباہ سے ظاہر ہی کہ عورت سے ملاقات کا لطف اٹھادن برس تک ہی اور اٹھاون کے بعد گوشت پوست اور تمام بدن ڈھل ڈھلا ہوجاتا ہی- منہ پر جُھرّیان پڑجاتی ہین- بڑھاپا دوڑ پڑتا ہی اور جب عورت اِس عمر کو پہونچتی ہی تو حیض منقطع ہوجاتا ہی- اور ہم اپنے بلند ہی ہند مین جہانتک غور کرتے ہین اُنچاس پچاس برس تک تو عورتین ضرور شادی کے قابل رہتی ہین اور تیس چالیس کے درمیان مین تو بالکل بھری جوانی گویا عین شباب کا زمانہ رہتا ہی- اور سچ پوچھو تو جو خطرناک حالت تیس چالیس برس کی عمر مین ہوتی ہی وہ بہت کم سنی مین نہین ہوتی- رجوع الشیخ الی صباہ مین ہی اِنَّ الرجل اذا کبر زاد حیاؤہ والمرءۃ اذا کبرت قل حیاؤھا والرجل اذا کبر یکمل عقلہ وتضعف شھوتہ والمرءۃ ینقص عقلھا وتقوے شھوتھا **ترجمہ** مرد جب کبیر السن ہوتا ہی اُسکی حیا بڑھ جاتی ہے اور عورت کبیر السن ہوتی ہی تو حیا کم ہوجاتی ہی- اور مرد جب کبیر السن ہوتا ہی اُسکی عقل کامل ہوجاتی ہی- اور شہوت ضعیف ہوجاتی ہی- اور عورت کی عقل گھٹ جاتی ہی اور شہوت قوی ہوجاتی ہی-

خیر کچھ ہو پونچھ جانچ و نیز غور کامل کے بعد جس امر پر ہماری رائے مستقل ہوئی ہی اور جسپر ہمارے لائق دوستون نے اتفاق کیا ہی- یہ ہی کہ چالیس برس والی بیوہ کے نکاح کی نہایت سخت ضرورت ہی اِس عمر والی بیوہ کا عقد کامل اہتمام سے کرنا چاہیے اور چالیس کے بعد جسکا جیسا جثہ اور جسکے جیسے قوٰی ہون جسکا جی چاہے کرے اور جسکا جی چاہے نہ کرے-

خاتمہ اختتام حجت کے لیے آخری نصیحت مین

عام خاص - امیر غریب - عالم فاضل - پڑھے اَن پڑھے - سیدزادے - پیرزادے - شیخ زادے - مغل پٹھان سب پیارے گروہون اور پیاری قومون کی خدمت مین بصد عجز و نیاز و بہزار امید گذارش ہی کہ خدا کے لیے اپنی بیوہ بہن بیٹیون کی حالت زار پر مہربانی کرو دل و جان سے کوشش کرکے اُنکے عقد کرد و اپنے مقدس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی موئی سنت زندہ کرنے کی عزت حاصل کرو اور اِس راہ کو (جسمین صدہا بچھو اور کالے ریچھ بھیڑیے شیر چیتے طرح طرح کے لاگن کیڑے اور درندے بھرگئے ہین جو حقیقت مین شیاطین اور دل کے وسوسے ہین غریب مسافرون کی عزت آبرو کے بھوکے خون کے پیاسے جان لینے پر قسم کھائے اڑے ہین) صاف کرو - اپنی قوم اپنے مالک کی مخلوق اپنے اچھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو امان دو - نڈر کرو اور جان بچاؤ جو تمپر فرض ہی اور جسکو تم کرسکتے ہو - تمھین خدا کی قسم تم نکاح کے دو بول کا اسم اعظم پڑھ کے دم کرد و سارا طلسم ٹوٹ جائے - یہ تمام شیاطین اور وسوسے جو خطرناک حیوانات کی صورت بنکے ڈرا رہے ہین دم کے دم مین نیست و نابود ہو جائین حرف غلط کی طرح اُڑ جائین اور لوح محفوظ پر تمھارے نام شکنندۂ طلسم کے لقب سے لکھے جائین - جسکے بدلے تمھارے مکان دوزخ سے ڈھائے جائین اور بہشت مین طرح طرح کے بالا خانے - قسم قسم کے باغات - قسم قسم کے پانی اور میوے - انواع انواع کے شاہانہ جوڑے گھوڑے اور تخت رَوان - انواع انواع کے مصاحب اور خادم - حوران بہشتی اور غلمان - روپہلے سنہلے کنگن اور برنگ برنگ کے زیور جو کسی نے دیکھے نہ سنے تمھارے لیے حاضر ہین - تمام نعمتین جنکا شان و گمان نہین موجود ہو جائین -

جن چیزون کا جی چاہے فوراً مل جاہین (آمین یارب العالمین) اور مزا یہ کہ بہشت اور بہشت کی تمام نعمتین ابدی ہون گی اُنکو خزان کی ہوا کبھی جھونکا نہ دے سکیگی۔ اور خدا نہ کرے اگر یہی گاڑھی غفلت رہی تو کچھ اسی زمانے مین نہین بلکہ آیندہ ہمارے جانشینون کے لیے بہت بڑا خطرہ ہی۔ ہماری اولاد کے لیے سم قاتل اور زہر ہلاہل ہی کیونکہ یون ہی روز بروز بیحیائی اور بیغیرتی بڑھتی جائیگی۔

ہم اپنے لڑکپن کا زمانہ یاد کرتے ہین جو شرم جو حیا اُسوقت تھی اب نہین ہی اور جو اب ہی آگے چلکے یہ بھی نہ رہیگی۔

علاوہ برین شاہی کے زمانے مین عورتون کو خوف تھا کہ اگر ہم ذرا بھی بیحیائی کرینگے گردن ماری جائیگی،، اور اب اسکا ڈر نہین رہا وہ ڈھیٹ ہو گئین اور ہوتی جاتی ہین۔ یہ صحبت کا اثر جو باقی ہی چند روز مین آہستہ آہستہ یہ بھی تشریف لیجائیگا۔

الغرض ابھی تو چوری چھپے ہی پھر کُھلّم کُھلّا ہو گی جسکا وبال ہم گمراہی کے پیشواؤن اور ہماری روح بیواؤن کو چکھنا پڑیگا۔ دوزخ اور دوزخ کی بھڑکتی آگ جس سے دنیا کی آگ پناہ مانگ رہی ہی۔ دوزخ کے زہریلے بچھو اور کالون دوزخ کے طوق بیڑیون۔ ہتکڑیون اور زنجیرون۔ دوزخ کے آگ بھرے کنوون اور دہکتے پہاڑون۔ دوزخ کے کھولتے پیپ ملے پانیون کنٹیلے کھانون تھوہڑون اور دوزخ کے دوسرے طرح طرح کے عذابون سے پالا پڑیگا۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا۔

ہم سب مسلمانون کا فرض ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مُردہ سنت زندہ کرین جسمین دین دنیا دونون جہان کی بھلائی پائین جسکے سبب جوان جوان بیوائین دلی ارمان نکالین۔ جوانی کا سُکھ دیکھین۔ سنوار سنگار کرین۔ اپنی ہمسنون کو بناؤ چناؤ کرتے۔ مسی سرمہ لگاتے۔

جوانی کے اُمنگ مین اتراتے خوش فعلیان کرتے ہنسی خوشی مین بسر کرتے عیش وعشرت کی داد دیتے وغیرہ وغیرہ دیکھکر خون کے آنسو نہ بہائین دل نہ جلائین جان نہ گنوائین۔ ہرطرحکا اطمینان رکھین۔ مرگی۔ غشی۔ وعندہ۔ گھومنی۔ خفقان اور کابوس وغیرہ وغیرہ جن عوارض کا ذکر پہلے حصے کے تیسرے باب مین گذرا اور جن مین سب سے بڑے عالمگیر مرض اختناق رحم سے نجات پائین۔ خواہش نفسانی اور فریب شیطانی سے بچتے رہین اپنی عزت حرمت لاکھون سے زیادہ انمول آبرو پر بھروسہ کرسکین اور اولاد سے پھلی پھولی رہین اولاد صالح ہو تو دین دنیا مین فلاح پائین۔ نسل انسانی بڑھے امت محمدیہ ترقی پائے جو نکاح کی علت غائی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دلی تمنا ہی۔

اگرچہ اسوقت اُس پر درد قلم کا روکنا کوئی آسان بات نہین ہی۔ جی یہی کہتا ہی کہ "ہان اور آگے ہی بڑھتے چلو"، گویا ایک دریا ہی کہ اُمڈا چلا آتا ہی لیکن آخر اسکی بھی کوئی حد ہی۔

یون تو جتنا لکھتے جاؤ اور نئے اچھوتے مضامین نکلتے آئینگے۔ مضامین کا خاتمہ تو ہونیکا نہین مگر حضرت کاتب صاحب چل بسینگے۔ اگر قوم کو سمجھ ہی تو اسقدر اُنکے لیے صرف کافی ہی نہین بلکہ ضرورت سے زیادہ ہی۔

اپنی دانست مین ہم ساری ضروری حجتین تمام کرچکے۔ کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا جو کہنا تھا کہہ چکے پھر بھی بیواؤن کے وارثون کی خدمت مین کچھ نکرعرض کیے بغیر ہم قلمزنی سے باز نہین رہ سکتے۔

اے رانڈون کے وارثو اے سوگوارون کے داورسو جو تکالیف اور جو پیچ وتاب ان خستہ جگر رانڈون پر آپ ملاحظہ فرما رہے ہین وہ ایک شمہ ہی اُن خونخوار بلاؤنکا جو دن رات جونکون کی طرح اُنکے سارے تن بدن سے لیکر کلیجے اور دل تک کا خون پی پی کے جان نکالنے پر اڑی ہین۔

اِن بیچارون کے غم طلبیون پر خوبی جو کون کا چھوڑا ناؤنکے گئے خون کے بدلے

اور اچھا خون پیدا کرنیکا علاج کرنا جو حقیقت مین نکاح ہی تمپر واجب اور فرض ہی
سمجھین اُسی کی قسم جسکے قبضۂ قدرت مین تمھاری جان ہی دوڑ و خبر لو اور
جلدی سے نکاح کرو جو زبان حال سے کہہ رہی ہین ؎ بلبلم رسیدہ ام
تو بیا کہ زندہ مانم پسِ ازانکہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد ۔ اور اگر نکروگے تو
قیامت کے دن شاہنشاہ عادل کی عدالت عالیہ مین جب کہ بڑے بڑے
خاص بندے نفسی نفسی پکار رہے ہونگے تم مجرمون کے دامن ہونگے اور ان
مظلوم رانڈون کے ہاتھ ہونگے۔
پھر کیا ہوگا فرد قرارداد جرم مرتب کیجائیگی جرم ثابت ہوگا حکم سزا سنایا
جائیگا اور طرح طرح کے عذاب ہونگے۔ پھر یہ بھی خوب سمجھ لو جیسے تو حق سبحانہ
وتعالیٰ کی رحمت بڑی ہی ویسا ہی اُسکا عذاب بھی سخت ہی۔ اُسکی رحمت
سے زیادہ کسیکی رحمت نہین اور اُسکے عذاب سے زیادہ کسیکا عذاب نہین
اُسکے مجرمون کا قیدخانہ اندھیری دوزخ ہی جسمین بڑے بڑے صدہا طرح
کے سخت سخت عذاب ہین جنکے بیان کے لیے بہت بڑے دفتر کی
ضرورت ہی تب بھی پورا نہین پڑ سکیگا۔
ایک ادنیٰ سی بات ہی کہ اُسکی آگ اِس شدّت سے بھڑک رہی ہی کہ دنیا
کی آگ کو کون کہے خود دوزخ کی آگ ایک دوسری سے پناہ مانگ رہی
ہی رَبِّ اَکَلَتْ بَعْضِیْ بَعْضًا اے میرے پروردگار میری بعضی آگ بعضی
آگ کو کھائے جاتی ہی کی صدا جہنم پکار رہی ہی۔ زور اسقدر ہے کہ جب
میدان قیامت مین لائی جائیگی ستر ہزار تو اُسمین باگین ہونگی اور
ہر ہر باگ کو ستر ستر ہزار فرشتے تھامے ہونگے جسکا ایندھن آدمی ہونگے
اور پتھر۔ ہائے اُسمین مجرم لوگ کس بیکسی کی حالت مین جلائے جاوینگے۔
اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا۔
ای ایمان والو اور اے ایمان والیو اللہ و رسول کا حکم سمجھا کے بوجھا کے

ڈرا کے منا کے سب طرح سے تمکو سنا دیا گیا - اب آگے چاہو تم مانو یا نہ مانو ہم صرف ناصح ہین -
ہمارا کام اتنا ہی ہی کہ سچے دل سے تمکو نصیحت کردین کچھ حاکم تو ہین نہین -
مانوگے تو اپنے لیے اور نہ مانوگے تو اپنے لیے ہان اگر مانوگے غریب رانڈون کو بیاہ دوگے
تو تمھاری جوتیون کے صدقے تمھارے ساتھ ہم ناصحون کو بھی ثواب ملجائیگا اور
نہ مانوگے تو قبر مین حشر مین میدان حساب مین اور دوزخ مین تم آپ بھگتوگے
سزا پاوگے جسکے سزاوار ہو کچھ ہمارا نقصان نہوگا بلکہ خدا‌ے رحیم کی رحمت
کاملہ سے کچھ نہ کچھ ثواب ہم ناصح لے ہی مرینگے -
ہمارا ثواب کہین نہین گیا ہی ناکہ تب بہت ملتا اب تھوڑا ہی سہی مگر تمھارا چھٹکارا
نہین ہونے کا تمھارا کوئی عذر زمین و آسمان کے زبردست اور عادل بادشاہ
کے روبرو نہ سنا جائیگا اور سنا کیونکر جائے کوئی عذر قابل سماعت ہو بھی تو سہی -

دعا

ای خدا ای غریبون کے سننے والے تو ہی ہو حاجت مندون کی حاجت برلانے والا
تو ہی ہی بیکسون کی فریاد پر پہونچنے والا - تو اپنی کریمی اور اپنی ربوبیت کے
صدقے عقد بیوگان کی برائی دلون سے کھودے اور بھلائی سوجھادے - جوان
جوان بیواؤن کے نکاح ہونے لگین - تیری مظلوم لونڈیان رنڈاپے کے
وبال سے نجات پائین - نکاح کرلینے والی بیوائین اور انکے نکاح کردینے والے
دنیا مین نیک نام رہین اور آخرت مین رستگار رہین - جہنم سے بچین جنت مین
پونہچین - دنیا مین صراط مستقیم پر رہین اور آخرت مین پل صراط سے پار ہون
اے مجیب الدعوات جسطرح تو نے اپنے اس عاجز بندے کو لکھنے کی توفیق دی ہے اسیطرح
قبول بھی فرما اپنے عام خاص سب بندون کو نفع پونہچا اور انکے دلون کو صاف کردے -
آمین برحمتک یا ارحم الراحمین - والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین
واٰلہ الطاہرین وصحبہ المطہرین والمؤمنین والمؤمنات کلہم اجمعین
واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین ط

خاتمۃ الطبع

سنہ ۱۳۰۸ ہجری میں جب کہ مصنف مؤآئمہ ضلع الہ آباد میں تھا۔ بعض احباب کی ترغیب سے بیواؤں کی ہمدردی میں ایک جلسہ کیا۔ اور تقریر کی۔ حاضرین میں کچھ ایسا جوش پایا گیا کہ مصنف کا جوش اور دوبالا ہوا۔ مظلوم بیواؤں کی ہمدردی کی آگ دل ہی دل میں بھڑکنے لگی۔

سنہ ۱۳۰۳ ہجری میں اس باب خاص میں ایک رسالہ لکھنے کا دھیان بندھا۔ حضرت مولانا العلام استاذنا القمقام مولوی حافظ حاجی ابوالحسنات محمد عبد الحی قدس سرہ کی خدمت میں عرض کیا تو مولانا مرحوم نے بہت خوشی سے اجازت دی چنانچہ ماہ مبارک سنہ ۱۳۰۳ ہجری میں ایک مختصر رسالہ دو جزو کا لکھ کے حضرت مولانا کی خدمت میں درخواست کی کہ ایک نظر ملاحظہ فرمالیں۔ خود مولانا کو بھی اس باب میں دلچسپی تھی مگر افسوس کہ مولانا کو دماغی عارضہ نے مہلت نہ دی اور زندگی کے دن پورے ہو گئے۔ پھر ایام قیام مؤآئمہ میں وہ رسالہ صاف کیا گیا۔ اور صاف کرتے وقت ایک بڑی ضخیم کتاب ہو گئی۔ اور جب بڑی کتاب کی صورت نظر آئی تو بخیال سہولت ناظرین حصص و ابواب پر منقسم ہوئی اور سنہ ۱۳۰۶ ہجری مطابق شروع سنہ ۱۸۸۹ء میں طیار ہوئی۔ چھاپنے کے لیے ایک مطبع میں دی گئی۔ وہاں دیر ہوئی یعنی پندرہ مہینے میں صرف تین جزو چھپے۔ بمجبوری واپس لے کے مطبع انوار محمدی میں از سر نو چھاپنے کو دی گئی۔ از سر نو اسلیے کہ پہلے رسمی کاغذ پر چھپتی تھی اور اب بصلاح و مشورہ سیٹھ حاجی رحمت اللہ صاحب تاجر بمبئی عمدہ ولایتی کاغذ پر عمدہ روشنائی سے چھاپنے کی تجویز ہوئی۔ اور کاغذ بمبئی سے خرید کیا گیا۔ اتفاقات قضاء قدر سے دیر اس مطبع میں بھی ہوئی مگر الحمد للہ کہ ڈھائی برس کے بعد زیور طبع پہن کے سنہ ۱۳۱۱ ہجری مطابق سنہ ۱۸۹۳ء میں نکلی۔ خدا قبول فرمائے اور اپنے عام خاص سب بندوں کو نفع پہونچائے۔ آمین

معذرت مجھے خود آپ کھٹکا ہے کہ یہ طول کتاب بحیثیت طوالت کے اکثر ناظرین کو خوش نہ آئیگی لہذا میں عاجزی کے ساتھ عذر کرتا ہوں کہ اگر مختصر لکھی جاتی تو مختصر بہت سی کتابیں موجود ہیں پھر کیا ہوگا کہ منظور یہ ہوا کہ قوم کو ہر طرح سے سمجھایا جائے اور کوئی عذر قوم کے نزدیک ایسا باقی نہ رہے جسکی تشفی نہ کر دی جائے تو ضرور ہوا کہ طوالت کا خوف نہ کر کے لکھا جائے پھر بھی بہت کچھ مختصر کر کے لکھا ہے اور بہت سے موقع مختصر کر دیا ہے بہت سے مضامین لکھ کے کاٹ دیے ہیں تاہم بھی ناظرین کی خدمت میں معذرت کرتے ہیں اور انکو صلاح دیتے ہیں کہ اگر ایک دم دیکھنا ممکن نہ ہو تو آہستہ آہستہ ملاحظہ فرمائیں اور فہرست مضامین جو ہے اس میں سے جس بیان کو جس وقت چاہیے دیکھ لیا کریں اور اس طرح چند روز میں کل کتاب پڑھ جاتی ہو سکتی ہے